ڈاکٹر شہزاد احمد کی

نعت شناسی

ایک اجمالی جائزہ

تحقیق و تنقید

شفقت فرید

ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعت شناسی

(ایک اجمالی جائزہ)

تحقیق و تنقید

شفقت فرید

حُسنِ ادب فیصل آباد

ASIAN RESEARCH INDEX

''جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں''

کتاب: ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعت شناسی

(ایک اجمالی جائزہ)

محقق: شفقت فرید

حروف بندی: مسعود میاں

رابطہ: 0304-0492661

سرورق: عارف حسین عارفؔ

ناشر: حُسنِ ادب، فیصل آباد

اشاعت: 2021

قیمت: 500

ARI ID: 1689952632807

OPEN ACCESS

cc BY

ECO FRIENDLY

Licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

انتساب

اُستادِ محترم

ڈاکٹر نوید عاجز

کے نام

جن کی وساطت سے مجھے ڈاکٹر شہزاد احمد جیسی نابغۂ روزگار شخصیت کی
نعت شناسی پر مقالہ تحریر کرنے کا موقع فراہم ہوا۔

قطعہ تاریخِ اشاعت

(ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعتیہ خدمات)

حضرتِ شہزاد احمد پر عروس
کام شفقت نے کیا جو ، خوب ہے
کیوں نہ ہو اس کی اشاعت ناگزیر
اس کا چھپنا جب بہت مرغوب ہے
یہ خراجِ عشق ہے اُس کے حضور
جو خدائے پاک کا محبوب ہے
اُس کو بتلا ''خدمتِ شاہِ انام''
سال اشاعت کا جسے مطلوب ہے

۱۴۴۲ھ

ازقلم

صاحبزادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی

موہنیاں شریف، گجرات

حسنِ ترتیب

دیباچہ	شفقت فرید	7
ڈاکٹر شہزاد احمد: احوال و آثار		9
ڈاکٹر شہزاد احمد بطور محقق و نقاد		34
ڈاکٹر شہزاد احمد کی نقد نگاری		87
ڈاکٹر شہزاد احمد کی تدوین نگاری		93
ڈاکٹر شہزاد احمد بطور مدیر		114
ڈاکٹر شہزاد احمد بطور تذکرہ نگار		126
ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعتیہ شاعری		186
ڈاکٹر شہزاد احمد کی شاعری کا فکری جائزہ		191
ڈاکٹر شہزاد احمد کی شاعری کا فنی جائزہ		207
نعتیہ ادب میں ڈاکٹر شہزاد احمد کا مقام و مرتبہ		218

تاثرات و تحسین

منظوم تبصرہ و قطعۂ تاریخ	حافظ عبدالغفار حافظ	228
خراجِ محبت و عقیدت	احمد خیال	229
ارمغانِ محبت در صنعت توشیح	جمشید کمبوہ	230
منظوم خراجِ تحسین	عزیز الدین خاکی	231
ناشرِ شانِ نبیؐ (نظم)	عارف قادری	232
محققِ نعت: ڈاکٹر شہزاد احمد	ڈاکٹر محمد سہیل شفیق	233
خادمِ نعت	سید صبیح رحمانی	235
ڈاکٹر شہزاد احمد کی ادبی خدمات کا اجمالی جائزہ		237
کتابیات		245

نعت

چراغ بزمِ ایماں ہو ، حبیبی یا رسول اللہ!
امیرِ بزمِ دوراں ہو ، حبیبی یا رسول اللہ!
تمھارے نور کے جلوے ، ہوئے چاروں طرف روشن
جمالِ نورِ یزداں ہو ، حبیبی یا رسول اللہ!
نبی آئے زمانے میں ، کوئی تم سا نہیں آیا
حبیبِ ذاتِ رحماں ہو ، حبیبی یا رسول اللہ!
تمھیں اللہ نے کس شان سے یہ مرتبہ بخشا
رئیسِ بزمِ امکاں ہو ، حبیبی یا رسول اللہ!
تمھارے ذکر سے آقا زمانہ فیض پاتا ہے
بہارِ فیضِ ساماں ہو ، حبیبی یا رسول اللہ!
تمھاری یاد کو کیوں نہ قرارِ زندگی سمجھیں
قرارِ نور ساماں ہو ، حبیبی یا رسول اللہ!
یہ شہزادِ حزیں آقا ! تمھارا نام لیوا ہے
تمھیں اس کے نگہباں ہو ، حبیبی یا رسول اللہ!

دیباچہ

اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں جو نہایت مہربان ،نہایت رحم کرنے والا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کی بابرکت ذات کے لیے ہیں جو لائقِ حمد و ثنا ہے اور درود و سلام آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی آل پر جن کے صدقے مجھ حقیر کو موقع ملا کہ ''ڈاکٹر شہزاد احمد کی علمی و ادبی خدمات'' پر تحقیق کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس تحقیقی کام کو تکمیل آشنا کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اس لیے اس پاک ذات کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ اُسی ذات نے دورانِ تحقیق آنے والی مشکلات کو دور کیا۔

رفاہ انٹرنیشنل یونی ورسٹی فیصل آباد کیمپس میں جن محنتی، لائق اساتذہ کی سرپرستی میں کام کرنے کا موقع ملا؛ اُن میں ڈاکٹر آنسہ اعوان، ڈاکٹر منظور احمد طاہر، ڈاکٹر آصف اعوان، ڈاکٹر جمیل اصغر، اخلاق حیدر آبادی اور فاروق بیگ کے نام نمایاں ہیں۔ انھیں ہستیوں کی شفقت کی بدولت طلبا میں علم کی شمع روشن ہے۔

ڈاکٹر شہزاد احمد شعبہ نعت کے نامور محقق ہیں، اس لیے میں نے اس موضوع کو مبارک خیال کرتے ہوئے کام کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اس کے بعد کے مراحل میں میرے اُستاد فاروق بیگ نے میری بھرپور راہنمائی فرمائی۔

میرا یہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ ''ڈاکٹر شہزاد احمد: احوال و آثار'' میں موصوف کے نجی احوال، نعتیہ خدمات، تخلیقات اور شخصیت کے نمایاں پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ باب دوم ''شہزاد احمد بطور محقق و نقاد'' میں ڈاکٹر شہزاد احمد کے پی ایچ ڈی کے مقالے ''اُردو نعت پاکستان میں'' کا تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے اس کے بعد اُن کے مضامین میں رنگِ تنقید کو نمایاں کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ باب سوم ''ڈاکٹر شہزاد احمد بطور مدون و مدیر'' میں اُن کی مرتب کردہ مختلف کلیات اور کتب کی روشنی میں بحیثیت مدون اُن کی خدمات کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ اسی باب میں ڈاکٹر شہزاد احمد کی صحافتی کردار کو ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی کی روشنی میں جانچنے کی سعی کی گئی

ہے ۔باب چہارم'' ڈاکٹر شہزاد احمد بطور تذکرہ نگار'' میں اُن کے نمایاں تذکروں اور نعتیہ انتخابات کی خصوصیات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مقالے کا آخری باب'' ڈاکٹر شہزاد احمد بطور شاعر'' ہے۔اس میں اُن کی شاعری کا فکری وفنی جائزہ لے کر اس کے محاسن اُجاگر کیے گئے ہیں۔آخر میں ماحصل ہے جس میں فروغِ نعت کے حوالے سے موصوف کی خدمات کا مجموعی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مقالے کے مواد کی فراہمی ایک مشکل ترین کام تھا مگر میرے پاس ڈاکٹر شہزاد احمد کے لیے شکریہ کے الفاظ نہیں جنھوں نے اپنی طبیعت کی خرابی اور تحقیقی مصروفیت کے باوجود مواد کے حصول میں میری مدد کی جس کے بغیر مقالہ کی تکمیل میرے لیے ناممکن تھی۔اس کے علاوہ میں گورنمنٹ فریدیہ ایسوسی ایٹ کالج پاک پتن کے قابلِ احترام استاد نوید عاجز کا بھی مشکور ہوں جنھوں نے دورانِ مقالہ ہر مرحلے پر میری بھرپور حوصلہ افزائی کی۔میں اپنے والدین اور زندگی کی ہمسفر ثانیہ شفقت کا بے حد مشکور ہوں جنھوں نے ہر قدم پر میرے لیے دعائیں کیں اور اپنے دوست احباب خاص طور پر مظہر فرید ایڈوکیٹ، غلام حسن خاں کا شکر گزار ہوں جنھوں نے میرے گھریلو معاملات میں میرا ساتھ دیا۔

میں اپنے اسکول کے پرنسپل محمد عمر بھٹی وجملہ اسٹاف، قابلِ احترام اساتذہ چودھری غلام حیدر، چودھری محمد شبیر حسین، رفیق خان بلوچ، محترمہ حفیظ فاطمہ اور اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر فیاض احمد خاں کا بے حد مشکور ہوں جنھوں نے مقالہ لکھنے کے لیے وقت فراہم کیا اور آخر میں مسعود میاں کا مشکور ہوں جنھوں نے مقالے کو بروقت کمپوز کر کے میرے کام کو آسان بنایا۔ یہاں نعت لائبریری شاہدرہ، لاہور کے مہتمم چودھری محمد یوسف ورک (مرحوم) اور اُن کے معاون معروف نعت خواں ارسلان احمد کی محبتوں کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے، جنھوں نے لائبریری سے استفادے کی سہولت فراہم کی۔

شفقت فرید

ڈاکٹر شہزاد احمد: احوال و آثار

ڈاکٹر شہزاد احمد کاروانِ نعت کے وہ سرخیل ہیں جنھوں نے فروغِ نعت کو اپنی زندگی کا اولین مقصد بنا رکھا ہے۔ وہ پچاس سال سے نعت کی ترویج کے لیے کوشاں ہیں۔ نعتیہ ادب کا شعبہ تحقیق ہو، شعبہ تدوین ہو یا تنقید، وہ ہر میدان میں پیش پیش ہیں۔ یہ مقالہ اُن کی علمی و ادبی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس میں اُن کی نعتیہ خدمات کا جائزہ، تخلیقات کا تعارف اور اُن کی شخصیت کے مختلف گوشوں کو اُجاگر کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

خاندانی پس منظر

ڈاکٹر شہزاد احمد کا خاندان رواداری، تقویٰ، طہارت اور اکل حلال کے حصول کے لیے بہت مشہور رہے۔ آبا وَاجداد کا تعلق حبیب گنج علی گڑھ (انڈیا) سے ہے۔ یہ خاندان پٹھانوں کے قبیلے ''یوسف زئی'' سے تعلق رکھتا ہے جب کہ ڈاکٹر شہزاد احمد کی والدہ محترمہ کی نسبت ''آفریدی'' قبیلے سے ہے۔ والد کے خاندان کے مورثِ اعلیٰ حافظ ننھے خان تھے جو پابندِ شریعت اور صوم وصلوٰۃ کے دل دادا تھے انھیں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وراثت میں ملا تھا۔ صحیح العقیدہ مسلک حق اہل سنت والجماعت کے پیروکار تھے۔ تمامی انبیائے کرام علیہم السلام، اہل بیت اطہارؓ، صحابہ کرامؓ، اولیائے کاملینؒ بالخصوص حضرت پیران پیر، روشن ضمیر، غوث الاعظم دستگیر رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ خواجگان، سلطان الہند، حضور غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں میں شامل تھے۔

اس خاندان کے مورثِ اعلیٰ قبلہ حافظ صاحب کے چار فرزند ارجمند تولد ہوئے: اصغر خان، اکبر خان، صفدر خان، اشرف خان۔ ان سطور میں صرف ڈاکٹر شہزاد احمد کے دادا صفدر خان کا ذکر خیر مقصود ہے جو حافظ صاحب کے تیسرے نمبر کے صاحبزادے ہیں۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے سات صاحبزادوں اور دو صاحبزادیوں سے نوازا ہے۔

صفدر خان کی اولادوں میں بالترتیب عبدالسلام خان، عبدالجمیل خان (والد گرامی ڈاکٹر شہزاد احمد) عبدالصمد خان، ظہور فاطمہ، عبدالرالعلی خان، عبدالقدیر خان، عبدالسمیع خان، نور فاطمہ اور عبدالوسیع خان کے نام شامل ہیں۔

صفدر خان کی خوش نصیبی ہے کہ ان کا خاندان سب بھائیوں سے زیادہ کثیر العیال ہے۔ اس سے قبل کی سطور میں صفدر خان کی اولادوں کے اسمائے گرامی رقم ہوئے ہیں۔ اب صفدر خان کے دوسرے نمبر کے صاحبزادے عبدالجمیل خان مرحوم و مغفور کا ذکر مقصود ہے، عبدالجمیل خان، ڈاکٹر شہزاد احمد کے والد ماجد ہیں۔

عبدالجمیل خان (ولد صفدر خان) کی زوجہ رئیسہ بیگم مرحومہ ہیں۔ ڈاکٹر شہزاد احمد والد کی طرف سے "یوسف زئی" اور والدہ محترمہ کی جانب سے "آفریدی" پٹھان ہیں یعنی مادر پدر دونوں حوالوں سے "خان" ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد کے والد گرامی عبدالجمیل خان مرحوم کے ہاں سات اولادیں تولد ہوئیں۔ ان کی تفصیل علیٰ الترتیب درج ذیل ہے: شکیل احمد خان، نفیس احمد خان، کشور جہاں (چھمی بیگم)، مہزر جہاں (ستارہ بیگم)، نواب احمد خان، کوثر جہاں اور شہزاد احمد خان۔

ا۔ عبدالجمیل خان، مرحوم و مغفور کی اولادوں کی تفصیل مختصر انداز میں ضبطِ تحریر میں لائی جارہی ہے۔ عبدالجمیل خان کے سب سے بڑے فرزند شکیل احمد خان (زوجہ سعیدہ بیگم) ہیں۔ ساری زندگی کشیدہ کاری کے فن سے وابستہ رہے۔ لاولد تھے۔ اپنے چھوٹے بھائی نواب احمد خان سے ایک بیٹا کامران احمد خان گود لے لیا تھا۔ شکیل احمد خان انتقال کر چکے ہیں۔ اب کامران احمد خان اپنی والدہ کے ساتھ ہیں۔

۲۔ نفیس احمد خان (زوجہ نسیم بیگم) عبدالجمیل خان کے دوسرے نمبر کے صاحبزادے ہیں۔ یہ بھی لاولد تھے۔ ساری زندگی ملازمت کی۔ ملر اینڈ پف سے وابستہ رہے۔ مالکان سے بگاڑ کے بعد یونین کے کیس بھی نمٹاتے رہے۔ بعدازاں سیلز مین کے طور پر دوائیں سپلائی کیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کی چھوٹی بیٹی سعدیہ شہزاد کو گود لینا چاہتے تھے کہ میں اس کی پرورش

اور تربیت کروں گا لیکن ڈاکٹر شہزاد احمد کی والدہ ماجدہ اس امر کے لیے تیار نہ ہوئیں۔ نفیس احمد خان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔

۳۔ چھمی بیگم (زوجہ عبدالسلام خان مرحوم) ڈاکٹر شہزاد احمد کی بڑی بہن ہیں۔ حیدر آباد (سندھ) کے علاقے ہیر آباد نزد ڈاکٹر کالونی میں قیام پذیر ہیں۔ عبدالسلام خان ریڈیو اور ٹی وی کے زبردست ماہر تھے۔ اس کام کے حوالے سے صفِ اوّل کے لوگوں میں شامل تھے۔ چھمی بیگم کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑا بیٹا عبدالقادر خان عرف شاہد پپو، منجھلا بیٹا عبد السلیم خان عرف ببو (انتقال کر چکا ہے)، محمد ندیم خان اور بیٹیوں میں بڑی بیٹی بے بی اور چھوٹی بیٹی امرین شامل ہیں۔ ندیم کے علاوہ سب شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔

۴۔ مہر جہاں (زوجہ سردار نبی خان مرحوم) ڈاکٹر شہزاد احمد کی منجھلی بہن ہیں۔ شاہ فیصل کالونی نمبر ۳ کراچی میں مقیم ہیں۔ سردار نبی خان پی آئی اے میں اکاونٹینٹ تھے۔ اولاد کی تعلیم وتربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ ان کے لڑکوں میں جاوید سردار خان، نوید سردار خان، عادل سردار خان، راشد سردار خان، کاشف سردار خان، راحیل سردار خان جب کہ لڑکیوں میں رانی ارم، کرن اور صبا شامل ہیں۔ ستارہ بیگم کے تمام بچے شادی شدہ اور ایک کے علاوہ صاحبِ اولاد ہیں۔

۵۔ نواب احمد خان (زوجہ شہناز بیگم) تیسرے نمبر کے صاحبزادے ہیں۔ نواب احمد خان کی اولاد میں عدنان احمد خان، کامران احمد خان، عمران احمد خان، عرفان احمد خان اور ثوبیہ بیگم شامل ہیں۔ نواب احمد ڈرائیونگ کے شعبے سے وابستہ رہے۔ زندگی مشکلات میں رہتے ہوئے گزاری۔ زیادہ تر گھر سے باہر رہے۔ انتقال کر چکے ہیں۔ تمام بچے اور بچی ماشاءاللہ شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ واضح رہے کہ ڈاکٹر شہزاد احمد کے تینوں بڑے بھائی انتقال کر چکے ہیں۔

۶۔ کوثر جہاں (زوجہ محمد حنیف خان) ڈاکٹر شہزاد احمد کی بڑی بہن ہیں لیکن وہ ترتیب کے لحاظ سے بہنوں میں چھوٹی ہیں۔ ان کے شوہر محمد حنیف خان پرائیویٹ نوکریوں پر گزارا کرتے ہیں۔ دونوں میاں بیوی نے کافی محنت اور لگن سے اپنے بچوں کی تربیت کی ہے۔ چار بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ مستقل قیام لطیف آباد نمبر ۱۰ حیدر آباد سندھ میں ہے۔

۷۔ڈاکٹر شہزاد احمد (زوجہ فرزانہ یاسمین) بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں اُن کے چار بچے ہیں۔ڈاکٹر صاحب کے چاروں بچے نعت خوانی سے جڑے ہوئے ہیں۔اُن کا تعارف آئندہ سطور میں کیا جائے گا۔

پیدائش

شہزاد احمد صاحب کا پورا نام شہزاد احمد خان ہے۔ وہ ۲۴، اکتوبر ۱۹۶۰ء کو حیدرآباد (سندھ) ریشم گلی میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد عبدالجمیل خان یوسف زئی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جب کہ اُن کی والدہ رئیسہ بیگم آفریدی قبیلے سے تعلق رکھتی ہیں۔ڈاکٹر شہزاد احمد کے آباؤ اجداد ہندوستان کے علاقے حبیب گنج علی گڑھ کے رہنے والے تھے۔(۱)

ڈاکٹر شہزاد احمد کا خاندان ہجرت کے بعد حیدرآباد (سندھ) میں رہائش پذیر ہوگیا۔ یہاں اُن کے والد کا نکل پالش کا ایک کارخانہ تھا۔ اُن کے والد صاحب قائداعظم کی سیاسی جماعت مسلم لیگ سے دلی لگاؤ رکھتے تھے۔ جب مہاجروں کا بحری جہاز بمبئی سے کراچی کے لیے رخصت ہونے لگا جس میں اُن کے والدین سوار تھے تو قائداعظم نے انھیں خود رخصت کیا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم لیگ سے اُن کی وابستگی آخری دم تک برقرار رہی۔(۲) وہ نماز کے پابند تھے اور اولیاء اللہ سے محبت کرنے والے تھے۔ دوستوں، رشتہ داروں اور تعلق داروں سے خوش اخلاقی سے ملتے تھے۔ڈاکٹر شہزاد احمد اپنے چھ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں۔

گھر میں سب سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے والد صاحب ڈاکٹر شہزاد احمد سے بہت محبت کرتے تھے اور ہر طرح سے اُن کا خیال رکھتے تھے۔قوالی کی محفلوں کے لیے اجازت بھی ڈاکٹر شہزاد احمد کو با آسانی مل جایا کرتی تھی جب کہ عام دنوں میں ڈاکٹر شہزاد احمد کے لیے مغرب سے پہلے گھر آنا ضروری ہوتا تھا۔ان کے والد خود محفل میں جا کر دیکھتے تھے اور اُنھیں سنتے تھے۔ یہ اُن کے والد کی تربیت کا ایک انداز تھا۔ وہ اپنے بچوں کے ماحول پر گہری نظر رکھتے تھے۔

۱۹۷۶ء میں ڈاکٹر شہزاد احمد حیدرآباد سے کراچی آ گئے اور شاہ فیصل کالونی نمبر۳ میں مقیم ہوئے۔ چار سال کے بعد اُن کے والدین بھی کراچی منتقل ہوگئے اور یہیں ۶، اکتوبر ۱۹۸۳ء میں اُن

کے والد عبدالجمیل خان نے وفات پائی اور عظیم پورہ شاہ فیصل کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔(۳)

تعلیم

ڈاکٹر شہزاد احمد نے ابتدائی اور ثانوی تعلیم حیدر آباد (سندھ) سے حاصل کی۔ اُنھوں نے ۱۹۷۵ء میں میٹرک بھی حیدر آباد کے گورنمنٹ ماڈرن ہائی اسکول لطیف آباد نمبر ۹ سے کیا۔ اس کے بعد وہ کراچی چلے آئے۔ ۱۹۷۹ء میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ کراچی سے ایف اے کیا۔ سندھ یونی ورسٹی جام شورو سے پرائیویٹ امیدوار کے طور پر ۱۹۸۲ء میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد اُنھوں نے ۱۹۸۶ء میں ایم اے اسلامیات کیا۔ یہ ڈگری اُنھوں نے وفاقی اُردو یونی ورسٹی، کراچی سے حاصل کی۔

اُن کی تعلیمی زندگی کا سب سے بڑا اعزاز پی ایچ ڈی (اسلامیات) ہے۔ اُنھیں ۲۶ ستمبر ۲۰۱۲ء میں کراچی یونی ورسٹی، کے شعبہ معارف اسلامیہ کی جانب سے پاکستان میں نعتیہ شاعری کی تاریخ اور ارتقا کے تحقیقی جائزے کے حوالے سے "اُردو نعت پاکستان میں" کے موضوع پر ایک وقیع مقالہ تحریر کرنے پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری سے نوازا گیا۔ اُن کا یہ مقالہ قیامِ پاکستان کے بعد کے نعتیہ منظرنامے کا جامع اور تفصیلی احاطہ کیے ہوئے ہے جس کا جائزہ آئندہ ابواب میں پیش کیا جائے گا۔

شادی و اولاد

ڈاکٹر شہزاد احمد ۱۶ فروری ۱۹۸۹ء میں فرزانہ یاسمین کے ساتھ شادی کے بندھن میں بندھ گئے۔ اُن کی اہلیہ نے B.Sc تک تعلیم حاصل کی ہے اور اب وہ بچوں کی پرورش اور گھر ،گھرہستی میں مشغول رہتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو اللہ رب العزت نے دو بیٹیوں اور دو بیٹوں سے نوازا ہے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ عائشہ کنول شہزاد ۲۔ سعدیہ شہزاد ۳۔ محمد حسان شہزاد ۴۔ محمد بلال شہزاد

سب سے بڑی بیٹی عائشہ کنول ۷ دسمبر ۱۹۸۹ء کو شاہ فیصل کالونی نمبر ۲ کراچی میں جمعرات کے دن پیدا ہوئیں۔ یہ پہلی اولاد ہونے کی وجہ سے دادی جان کی چہیتی، ماں کی لاڈلی اور باپ کی نورِ نظر ٹھہریں۔ عائشہ کنول بچپن سے ہی ذہین تھیں۔ اُن کی سنگت کتابوں سے

رہی۔ کتب بینی کے ساتھ گھر کی ذمہ داریوں کو بھی انھوں نے خوبی سے نبھایا۔ اپنی عمر سے بڑے کام کیے۔ عائشہ کنول نے ٹیکسٹائل انجینئرنگ میں BE کی ڈگری NED یونیورسٹی سے حاصل کی ہے۔ اُن کی شادی ارسلان احمد قریشی (BE ٹیکسٹائل انجینئر) کے ساتھ ہوئی ہے۔ وہ شادی کے بعد کینیڈا میں مقیم ہیں۔ ان کو اللہ نے دو بیٹیوں سے نوازا ہے۔ وہ خوش الحان نعت خواں ہیں اور کینیڈا میں بھی اپنی نعت خوانی کی میراث کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

سعدیہ شہزاد دوسری بیٹی ہیں وہ ۱۵ دسمبر ۱۹۹۱ بروز اتوار لیاقت نیشنل ہسپتال نیشنل سٹیڈیم روڈ کراچی میں بوقت دوپہر ایک بجے اس کارخانۂ قدرت میں تولد ہوئیں۔ دوسری بیٹی ہونے کی وجہ سے اور اپنی معصوم شرارتوں کے سبب سب کی توجہ اُنھیں حاصل رہی۔ بچپن ہی سے اپنی بڑی بہن پر رعب جمایا۔ جس کھلونے سے عائشہ کنول کھیلتی تھیں وہی کھلونا اب سعدیہ شہزاد کو بھی چاہیے ہوتا تھا۔ ہر چیز مفاہمت یا پیار سے نہیں بل کہ چھین جھپٹ کر حاصل کر لینا عادت بن گئی تھی مگر ان باتوں میں بھی محبت کا عنصر شامل ہوتا تھا۔

سعدیہ شہزاد میں بَلا کی پھرتی اور ہمہ وقت کچھ نہ کچھ کرتے رہنے کی عادت فطری طور پر ودیعت تھی۔ دونوں بہنیں مل کر خوب کھیلتیں اور لڑتی رہتی تھیں۔ بچپن میں دونوں کی معصومانہ باتیں اور شرارتیں سب کا دل موہ لیا کرتی تھیں۔ پڑھائی کو اپنے اوپر سوار نہیں کیا۔ کتابوں سے دور رہ کر بھی اچھے نمبروں سے امتحانات پاس کرتی رہیں۔ سعدیہ شہزاد نے ''ماس کمیونی کیشن'' میں ماسٹرز کیا ہے۔ اس کے علاوہ BE انجینئرنگ مکمل کی ہے اور اب ''ماس کمیونی کیشن'' کے ایڈورٹائزنگ کے حوالے سے ایک پرائیویٹ ادارے میں ملازمت کر رہی ہیں۔

دو بیٹیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو محمد حسّان شہزاد کی صورت میں بیٹے سے نوازا۔ محمد حسان ۷ جون ۱۹۹۴ء کو منگل کے دن صبح تقریباً گیارہ بجے شاہ فیصل کالونی نمبر ا ،کراچی میں پیدا ہوئے۔ بقول ڈاکٹر شہزاد احمد: ''دو بیٹیوں کے بعد گھر میں بیٹے کی پیدائش دیدنی تھی۔ ہر کوئی مبارک باد اور سلامتی کی دعائیں دے رہا تھا۔ غرض کہ ہر طرف سے تحسین کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ صرف اپنے ہی نہیں بل کہ اس میں پرائے بھی حصہ ملا رہے تھے۔

صحت مند بہت تھے، گول گول اور بڑی آنکھیں سب کو متوجہ کر لیتی تھیں۔ جسے دیکھو وہ آنکھوں کے سحر میں کھو جایا کرتا تھا۔'' اُنھوں نے انٹر کے بعد ذاتی کاروبار سے وابستگی اختیار کر لی ہے۔ یہ بڑا بیٹا ہے اور گھر کی ذمہ داریوں میں والد کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا ہے۔

محمد بلال شہزاد بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں۔ وہ ۱۲ اگست ۱۹۹۶ء کو سوبھراج میٹرنٹی ہسپتال، برنس روڈ، اردو بازار، کراچی میں صبح پونے گیارہ بجے کے قریب پیدا ہوئے۔ اپنے تینوں بڑے بھائی بہنوں کے حصار میں رہے۔ چھوٹے ہونے کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ لیے جاتے رہے، دادی جان کے ساتھ کھیلنا، کھانا اور سونا اُن کے معمولات میں شامل تھا۔ بہت زیادہ سمجھ دار، ذہین اور حساس طبیعت بچپن سے پائی تھی۔ زبان سے زیادہ نظروں کے اشاروں کو سمجھتے تھے۔ وہ اپنی تعلیمی زندگی جاری رکھے ہوئے ہیں اور سافٹ ویئر انجینئرنگ کے آخری سال میں ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد کے چاروں بچے ماشاء اللہ نعت خواں ہیں۔ انھوں نے اپنے بچوں کو نعت خوانی کے رستے پر چلانے کے لیے ان کی تربیت کا باقاعدہ انتظام فرمایا ہے۔ معروف نعت خواں سید عبدالرحمان قادری مرحوم نعت خوانی میں ان کے بچوں کے اُستاد ہیں۔ وہ ڈاکٹر صاحب کے گھر تشریف لاتے اور بچوں کو نعت خوانی کی مشق کروایا کرتے تھے۔ محمد بلال شہزاد مختلف ٹی وی چینلز پر نعت خوانی کی سعادت حاصل کر چکے ہیں جن میں میٹرو ٹی وی اور کیپیٹل ٹی وی قابلِ ذکر ہیں نیز وہ مرکزی انجمن عندلیبانِ ریاضِ رسولؐ، کراچی کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی سالانہ ''کل پاکستان محفلِ نعت'' میں بارہا شرکت کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔ (۴) محمد حسان شہزاد نعت خوانی کے ساتھ نقابت کا بھی ذوق رکھتے ہیں۔ اکثر محافل میں انھیں نقیبِ محفل کی حیثیت سے مدعو کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر شہزاد احمد کے گھر کا ماحول نعت کے رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ وہ نعت پڑھتے ہیں، نعت لکھتے ہیں اور نعت سنتے ہیں۔ اگر کوئی مہمان بھی آ جائے تو موضوعِ سخن نعت ہی ہوتا ہے۔ کبھی نعت کا کوئی مجموعہ کلام یا دیوان مرتب ہو رہا ہوتا ہے تو کبھی نعت کا تذکرہ ترتیب دیا جا رہا ہوتا ہے۔ الغرض اُن کے بچوں نے نعت کے اس پاکیزہ ماحول میں پرورش پائی ہے۔ اسی

باعث سارا گھرانہ جذبہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرشار ہے۔

ملازمت

ڈاکٹر شہزاد احمد ۲، فروری ۱۹۸۲ء کو ایک سرکاری ادارے میں ملازم ہوئے۔ اکتوبر ۲۰۲۰ء میں وہ ساٹھ سال پورے کرنے کے بعد اپنی ملازمت سے سبکدوش ہو گئے۔ انھوں نے اپنی ساری سروس نہایت فرض شناسی سے مکمل کی۔

نعت خوانی

ڈاکٹر شہزاد احمد ۱۹۷۲ء سے نعت خوانی سے وابستہ ہیں۔ نعت سے محبت اُنھیں نعت گوئی اور پھر تحقیق و تدوین کی طرف لے آئی۔ میٹرک سے قبل اپنے لڑکپن میں وہ قوالی سننے گئے اور وہاں ''عبدالرحمٰن کانچ والے'' سے متاثر ہو گئے۔ یوں وہ اپنی قوال پارٹی میں شوقیہ کانچ بجانے لگے۔ واقعہ یوں ہے کہ اُن کا گھر لطیف آباد ۱۲ نمبر ائیر پورٹ روڈ پر واقع تھا۔ وہ انکروچمنٹ میں آگیا تو قد مچے اُٹھاتے ہوئے اُن کی دائیں ٹانگ ٹخنے اور پنجے کے درمیان سے ٹوٹ گئی۔ دو سال بستر پر رہنا پڑا۔ اس کے بعد بیساکھیوں پر چلنے لگے۔ ۱۹۷۲ء میں شبِ برات کو ایک دوست کے ساتھ جامع مسجد اقصیٰ میں نعت خوانی سننے گئے تو نقیب محفل نے اُنھیں بھی نعت پڑھنے کی دعوت دے دی۔ اُنھوں نے جھجکتے ہوئے پہلی بار قوالی کے یہ نعتیہ اشعار پیش کیے:

نہ کلیم کا تصور نہ خیالِ طورِ سینا
میری آرزو محمد ، میری جستجو مدینہ

اس کے بعد جھجک دُور ہو گئی اور وہ باقاعدہ نعت خوانی کی محافل میں شریک ہونے لگے۔ اُن کے اِس ذوقِ نعت کو مزید تقویت اُن کے شفیق اساتذہ سے ملی۔ (۵)

اساتذہ کرام

ڈاکٹر شہزاد احمد کو ایسے اساتذہ میسر آئے جو جذبۂ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرشار تھے۔ اُن میں پہلا نام مولانا اختر الحامدی کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے پہلی سے نویں جماعت تک مولانا سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت علامہ سید محمد ہاشم فاضل شمسی رحمتہ اللہ علیہ اور

حضرت مولانا عبدالقدوس قادری (خطیب و امام) مرکزی جامع مسجد لطیف آباد نمبر ۸ کی خصوصی شفقت بھی اُن کے شامل حال رہی۔ ایسے نیک طینت اساتذہ نے ڈاکٹر صاحب کے دل میں عشقِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شمع روشن کردی۔ اُنھیں کراچی میں علامہ شمس بریلوی کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ اس کے علاوہ بابا سید رفیق عزیزی یوسفی تاجی رحمتہ علیہ اور ڈاکٹر صاحب کے مقالے کے نگران پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید (پرنسپل طارق بن زیاد کالج) کی معیت اور سرپرستی کا اعزاز حاصل ہے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا خان بریلوی میں منعقد ہونے والی ابتدائی محافل میں سب سے اہم اور کم عمر نعت خواں ڈاکٹر شہزاد احمد ہی ہوتے تھے۔

فنِ نظامت

ڈاکٹر شہزاد احمد کے فنِ نظامت کا سلسلہ ۱۹۷۲ء میں حیدر آباد سے شروع ہو گیا تھا مگر اس سلسلے کو پرواز کراچی آنے کے بعد ملی۔ کراچی میں رہائش پذیر ہونے کے بعد ڈاکٹر شہزاد احمد نعت خوانی کی محافل میں نہ صرف شریک ہوتے بل کہ نظامت کے فرائض بھی انجام دیتے۔ ایک بار رمضان شریف کے تیس روزوں میں تیس سلام پڑھنے کا اہتمام کیا گیا جس سے اُنھیں یہ سلام جمع کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ ''سلام رضا'' کے عنوان سے سلاموں کا ایک انتخاب ڈاکٹر شہزاد احمد صاحب کے ذوق سلام کی تکمیل کی ایک کڑی ہے۔ انھوں نے نعت خوانی اور فنِ نظامت کو اپنے تک ہی محدود نہیں رکھا بل کہ نوجوان نسل میں بھی اسے منتقل کیا۔ اس حوالے سے اُن کے شاگردوں میں شہزاد ندیم (انجینئر)، محمد عرفان عرفی (صحافی)، ڈاکٹر نثار احمد (حیدر آباد)، انصار احمد (حیدر آباد)، عبدالقیوم (حیدر آباد)، محمد طارق قریشی، فیاض احمد اور ابرار حسین (کراچی) کے نام نمایاں ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ڈاکٹر صاحب کے بے شمار شاگرد ہیں جو اپنی اپنی بساط کے مطابق فروغ نعت کی شمع روشن کیے ہوئے ہیں۔

نعت گوئی

نعت خوانی کی محافل میں تواتر سے شرکت نے ڈاکٹر شہزاد احمد کی توجہ نعت گوئی کی طرف مبذول کرائی۔ ۱۹۸۸ء میں اُن کے دوست محمد عالم صدیقی کے چھوٹے بھائی نے شاہ فیصل کالونی نمبر ۵ کراچی میں منعقدہ ساٹھ روزہ محفل نعت میں اپنی نعت لکھ کر اصلاح کے لیے ڈاکٹر

صاحب کو دی۔ اُس نوجوان کی نعت ایسی پُرسوز اور اثر آفریں تھی کہ اُسی زمین میں ایک نعت ڈاکٹر صاحب کی بھی ہوگئی۔ ڈاکٹر صاحب کی اس پہلی نعت کا مطلع یوں ہے:

نصیبے کو اپنے جگا کے تو دیکھو
شہ دیں کو دل میں بسا کے تو دیکھو(۶)

اگلے روز ڈاکٹر صاحب نے دونوں نعتیں محقق نعت رشید وارثی کو دکھائیں تو اُنھوں نے حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے اُنھیں نعت گوئی کی طرف توجہ کرنے کا کہا۔ اس حوصلہ افزائی کے باوجود اُنھوں نے نعت گوئی کو مستقل طور پر نہیں اپنایا۔ اُن کا زیادہ تر نعتیہ کلام مختلف محافل میں دیے گئے مصرع ہائے طرح پر مشتمل ہے یا کسی خاص تحریک پر لکھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر عزیز الدین خاکی جب ''یا رسول اللہ'' کی ردیف میں نعتیہ انتخاب ''حبیبی یا رسول اللہ'' ترتیب دینے لگے تو اُنھوں نے ڈاکٹر صاحب سے بھی نعت لکھنے کی فرمائش کی، ساتھ یہ بھی کہا کہ ''آپ کی نعت کے بغیر انتخاب شایع نہیں کروں گا۔'' یوں ڈاکٹر صاحب نے جو نعت لکھی، اس کا مطلع درج ذیل ہے:

چراغِ بزم ایماں ہو ، حبیبی یا رسول اللہ!
امیر بزم دوراں ہو، حبیبی یا رسول اللہ!

عزیز الدین خاکی کے اس نعتیہ انتخاب کا عنوان ڈاکٹر صاحب کی مذکورہ نعت کی ردیف ''حبیبی یا رسول اللہ'' پر ہے اور واضح رہے کہ اس انتخاب میں حبیبی یا رسول اللہ کی ردیف میں صرف ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعت ہے۔(۷)

ڈاکٹر شہزاد احمد نے اپنی شاعری کو کبھی اولین ترجیح نہیں دی۔ اسی باعث ان کا نعتیہ کلام منظر عام پر نہیں آسکا۔ جو کلام مختلف رسائل و جرائد میں شایع ہوگیا وہی محفوظ ہے۔ پروفیسر نوید عاجز نے اُن کے غیر مطبوعہ کلام میں سے حمد، نعت اور مناقب پر مبنی ایک مختصر انتخاب فنی محاسن کے ساتھ ترتیب دیا ہے جس کی کاپی راقم کے پاس موجود ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کا کچھ غیر مطبوعہ نعتیہ کلام ماہنامہ ''کاروانِ نعت'' لاہور کے شمارہ نمبر ۷ جولائی ۲۰۲۰ میں پروفیسر نوید عاجز کے مضمون ''ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعت'' کے عنوان سے شایع ہو چکا ہے۔

نعتیہ سرگرمیاں

نعت سے ڈاکٹر شہزاد احمد کی وابستگی کئی عشروں پر محیط ہے۔ وہ اسکول کے زمانے سے ہی نعت خوانی کی محافل میں دلی رغبت سے شریک ہوتے رہے ہیں۔ نعت سے اُن کی محبت میں عمر بڑھنے کے ساتھ اضافہ ہی ہوا ہے۔ ایک بات اور جس کی وضاحت یہاں ناگزیر ہے، وہ ہے اُن کی قائدانہ صلاحیت۔ ڈاکٹر شہزاد احمد ہر کام کو ایک خاص نظم وضبط کے ساتھ انجام دینے کے عادی ہیں۔ اُنھوں نے بچپن میں اسکول اور محلے کی سطح پر دوستوں کے ساتھ مل کر مذہبی بیداری اور فروغِ نعت کے سلسلے میں تنظیم سازی کر رکھی تھی۔ اسکول کی اس ابتدائی تربیت سے انھوں نے آگے چل کر نعت خوانی کے میدان میں خاص طور پر نمایاں خدمات انجام دیں۔ ایک ہی وقت میں نعت خوانی اور فنِ نظامت کے پچاس پچاس طلبہ اُن کے زیرِ تربیت رہے۔ اُن کی فروغ نعت کے حوالے سے بنائی گئی چند تنظیموں اور دیگر نمایاں خدمات کا اجمالی جائزہ پیشِ خدمت ہے۔

۱۔ بزم محبانِ رسول (لطیف آباد، حیدر آباد)

ڈاکٹر شہزاد نے ۱۹۷۲ء میں مرکزی جامع مسجد لطیف آباد یونٹ نمبر ۸ میں اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اس تنظیم کی بنیاد رکھی۔ اس کا مقصد مبارک راتوں میں مسجد میں چراغاں کرنا، مسجد کی صفائی کرنا اور ہر جمعے بچوں کو نعت خوانی سکھانا اور اصلاحِ نماز تحریک کو عام کرنا تھا۔ یہ ڈاکٹر صاحب کے بچپن کی یادگار تحریک ہے۔

۲۔ بزم غلامانِ رسول (لطیف آباد، حیدر آباد)

۱۹۷۴ء میں سکول کی سطح پر بین المدارس نعت خوانی کے مقابلے منعقد کروانے کے لیے بنائی گئی۔ یہ سلسلہ ۱۹۷۵ء میں ڈاکٹر صاحب کے میٹرک کر کے فارغ التحصیل ہونے کے باعث اختتام پذیر ہوا۔

۳۔ انجمن یارسول اللہ (شاہ فیصل کالونی، کراچی)

جون ۱۹۷۸ء میں شاہ فیصل کالونی نمبر ۳، کراچی میں نعت خوانی کے فروغ کے لیے اس تنظیم کی بنیاد رکھی۔ اس کے علاوہ بچوں کی دینی تعلیم کے لیے پہلے مدرسہ تعلیم القرآن اور پھر مدرسہ منہاج

القرآن قائم کیا یہ پہلے کرائے کی دکانوں میں تھا بعد میں اس کے لیے ۶۵ ہزار روپے میں ایک کارنر بلڈنگ خریدی۔ یہ مدرسہ آج بھی حفظ و ناظرہ کی قرآنی تعلیم کو عام کر رہا ہے۔

۴۔ پاکستان بزم نعت (کراچی)

۱۹۸۰ء میں مدرسہ منہاج القرآن میں نعت کے فروغ کے لیے الگ سے اس تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کا مقصد لائبریری کا قیام، نعت خوانی کا فروغ اور اشاعت نعت تھا۔

۵۔ بزم حیات النبیؐ (کراچی)

۱۹۸۰ء میں جب ڈاکٹر شہزاد احمد کے والدین حیدر آباد سے کراچی آئے اور شاہ فیصل کالونی نمبر ۵ میں مقیم ہوئے تو یہاں ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۸۳ء میں تنظیم ہذا کی بنیاد رکھی۔ اس تنظیم کے ذمے محافل میلاد اور سیرت کے جلسوں کا انعقاد ہوتا تھا۔ اس دور میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے نعت خوانی کو نئی تحریک کی صورت عطا کر دی اور ربیع الاوّل میں نعت خوانی کی محافل روزانہ کی بنیاد پر گھر گھر منعقد ہونے لگیں۔ اس بارے میں ڈاکٹر شہزاد احمد بتاتے ہیں:

> ”جب میں شاہ فیصل کالونی نمبر ۵ میں رہائش پذیر ہوا تو وہاں نعت خوانی کا کوئی ماحول نہیں تھا۔ البتہ کبھی کبھی میلاد خواں گلزار صاحب کی محفلیں دیکھنے کو ملتی تھیں یا کہیں کوئی قوالی کی محفل منعقد ہو جاتی تھی۔ میں نے یکم ربیع الاول سے ۱۲، ربیع الاول تک روزانہ کی بنیادوں پر محفل نعت خوانی کا اہتمام کیا۔ یہ محفل ہر روز کسی نہ کسی دوست کے گھر میں منعقد ہوتی۔ ان محافل کو اتنی پذیرائی ملی کہ آئندہ سالوں میں یہ سلسلہ ۳۰ روزہ سے بھی بڑھ کر مسلسل ۶۰ روزہ محفل نعت کی صورت اختیار کر گیا۔“(۸)

۶۔ انجمن ترقی نعت (ٹرسٹ) کراچی

ڈاکٹر صاحب نے ۱۹۸۵ء میں فروغ نعت کی غایت سے ”انجمن ترقی نعت ٹرسٹ“ پاکستان کی بنیاد رکھی۔ اس ٹرسٹ میں پچاس کے قریب نعت خوانوں کی تربیتی کلاسز کا اہتمام کیا گیا ہفت روزہ درسِ قرآن اور محفل نعت کا انعقاد تسلسل سے جاری رہا۔ نقابت کی تربیت بھی دی

جاتی تھی۔ یہاں سے مستفیض احباب میں محمد فیاض احمد، محمد ابرار حسین، محمد طارق قریشی، افضال حسین، زاہد حسین، عبدالرحمٰن قمر اور نقی زیدی کے نام نمایاں ہیں۔ یہاں نعت کی ایک شاندار لائبریری کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ جہاں بہت سے محبانِ نعت اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے تشریف لایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کی مرتب کردہ کئی کتابیں اس کے تحت شایع ہوئیں۔

۷۔ نعتیہ کتب کی اشاعت

ڈاکٹر شہزاد احمد نے ۱۹۸۹ء میں خالص نعتیہ کتب کی اشاعت کی غرض سے اردو بازار کراچی میں العائشہ کمپوزنگ سنٹر اور ایچ بی آرٹ پرنٹرز قائم کیے۔

۸۔ ماہنامہ حمد و نعت کراچی کا اجرا

جون ۱۹۸۹ء میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے دنیائے نعت کے تیسرے ماہنامے ''حمد و نعت'' کراچی کا اجرا کیا۔ یہ ماہنامہ تسلسل کے ساتھ شایع نہ ہو سکا۔ مختلف اوقات میں اس کے ۱۲ شمارے منظرِ عام پر آئے۔ آخری شمارہ ۲۰۱۷ء میں چھپا۔ ۲۰۱۵ء میں عارضۂ قلب میں مبتلا ہونے کے باعث اب اس کی اشاعت کا کام سست روی کا شکار ہے۔

۹۔ حمد و نعت ریسرچ فاؤنڈیشن

حمد و نعت کے شعبہ میں نئے محققین کی راہنمائی کے لیے ڈاکٹر شہزاد احمد نے ۲۰۰۱ء میں ''حمد و نعت ریسرچ فاؤنڈیشن'' قائم کی۔ یہ پاکستان کی سب سے پہلی نعت لائبریری ہے جو حیدر آباد میں قائم ہوئی اور بعد ازاں ڈاکٹر صاحب اسے کراچی لے آئے۔ اب تک سینکڑوں ایم فل اور پی ایچ ڈی اسکالرز ریسرچ فاؤنڈیشن کی لائبریری سے استفادہ کر چکے ہیں۔ اس میں ہزاروں نعتیہ کتب اور رسائل و جرائد موجود ہیں اور یہ ملک اور بیرون ملک کے طلبہ کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں۔ واضح رہے کہ یہ انجمن ترقی نعت ٹرسٹ کے زیر اہتمام قائم ہے۔

۱۰۔ پی ایچ ڈی کا اعزاز

''اُردو نعت پاکستان میں'' ڈاکٹر شہزاد احمد کا پی ایچ ڈی اسلامیات کا مقالہ ہے جس میں پاکستانی نعت کی مختلف جہات عمدگی سے بیان ہوئی ہیں۔ یہ مقالہ پروفیسر محمد سعید (پرنسپل طارق

بن زیاد کالج، کراچی) کی زیرِ نگرانی مکمل ہوا۔ اس مقالے پر ۲۶ ستمبر ۲۰۱۲ء میں جناب شہزاد احمد ڈاکٹریٹ کے اعزاز سے نوازے گئے۔

تخلیقات

ڈاکٹر شہزاد احمد نعتیہ ادب کی تدوین، تذکرہ، تحقیق اور تنقید کے مردِ میدان ہیں۔ اُنھوں نے بیسیوں کتابیں مرتب کی ہیں اور نعتیہ شاعری کو محفوظ کرنے کی سعی کی ہے۔ اس کے علاوہ وہ نعتیہ صحافت سے بھی وابستہ ہیں۔ آپ ماہ نامہ ''روحانی ڈائجسٹ'' (کراچی) میں سب ایڈیٹر، ماہ نامہ ''نوائے نعت'' (کراچی) میں سب ایڈیٹر، ماہ نامہ ''مینٹل ہیلتھ'' (کراچی) میں سب ایڈیٹر، ، ماہ نامہ ''المفکر'' (کراچی) میں سب ایڈیٹر رہے اور اب ماہنامہ ''حمد و نعت'' (کراچی) کے موسس اور ایڈیٹر ہیں نیز طارق بن زیاد کالج شاہ فصل کالونی نمبر ۳ میں اسسٹنٹ پروفیسر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی ، جولائی ۱۹۹۰ء میں جاری کیا۔ بارہ شمارے شایع ہوئے جن کا تفصیلی تعارف اُن کی صحافتی و ادارتی خدمات کی ذیل میں کیا جائے گا۔ مختلف شعبوں میں آپ کی مطبوعہ کتب درج ذیل ہیں:

تحقیق

۱۔ ''اردو نعت پاکستان میں'' (مقالہ پی ایچ ڈی) حمد و نعت ریسرچ فاؤنڈیشن، کراچی، ۲۰۱۴ء

۲۔ ''اساسِ نعت گوئی'' رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۱۶ء

۳۔ ''اردو میں نعتیہ صحافت'' رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۱۶ء

۴۔ ''نعت رنگ کے پچیس شمارے'' (اجمالی تعارف) نعت ریسرچ سینٹر، کراچی، ۲۰۱۵ء

۵۔ ''شاعر علی شاعر کی نعتیہ وادبی خدمات مع مختصر انتخاب'' رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۱۶ء

تذکرہ نگاری

۱۔ تذکرہ ''لاکھوں سلام'' (سلام رضا کے تضمین نگار شعرا) انجمن ترقی نعت (ٹرسٹ) کراچی، ۱۹۸۶ء

۲۔ تذکرہ ''کراچی میں نعت'' (مقالہ) مجلّہ اوج، لاہور، نعت نمبر، جلد اول۔ مطبوعہ ۱۹۹۲ء

۳۔ تذکرہ ''حیدر آباد سندھ کے نعت گو'' (مقالہ) مجلّہ اوج، لاہور، نعت نمبر، جلد اول۔ مطبوعہ ۱۹۹۲ء

۴۔تذکرہ ''بارگاہِ رسالت کے نعت گو''۔ماہ نامہ ''حمد و نعت''، کراچی، مطبوعہ،۱۹۹۶ء

۵۔تذکرہ ''حسنِ انتخاب'' (خانوادۂ ریاض سہروردی کے چھے شعرا) انجمن عندلیبانِ ریاض رسول ، کراچی،۲۰۱۴ء

۶۔تذکرہ ''ایک سو ایک پاکستانی نعت گو شعرا'' رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی،۲۰۱۷ء

غیر مطبوعہ تذکرے

۱۔تذکرہ ''شاعرات کی نعت گوئی'' (صاحب کتاب شاعرات)

۲۔تذکرہ ''بارگاہِ رب العزت کے حمد گو شعرا''

انتخابِ نعت

۱۔''زمزمۂ نعت'' (۳ جولائی ۱۹۸۱ء،)

۲۔''نوائے رضا'' (۱۹۸۲ء)

۳۔''سلامِ رضا'' (۱۹۸۳ء)

۴۔''نوائے نعت'' (۱۹۸۴ء)،

۵۔''انوارِ عقیدت'' (جون ۲۰۰۰ء) ضخیم انتخاب نعت

اس کے علاوہ اُنھوں نے بے شمار نعتیہ انتخاب ترتیب دیے ہیں جن میں سے نمایاں نام یہ ہیں: ''وہی خدا ہے'' (حمد)، ''ہمارا نبی''، ''اُن کا چرچا رہے گا''، ''مدینے کی تمنا''، ''شاہِ زمنی مکی مدنی''، ''مدینے کی گلیاں''، ''آقا مدینے والے''، ''پھر مدینے چلا''، ''محمد شمعِ محفل''، ''خلق کے سرور شافعِ محشر''، ''نعمتیں بانٹتا جس سمت''، ''صرف اُن کی رسائی ہے''، ''آئی نسیمِ کوئے محمد''، ''میری جان مدینے والے''، ''آئی اجل کو ٹالنے والے''، ''رسولِ مجتبیٰ کہیے''، ''رحمت کا در کھلا ہے''، ''خوشبو ہے دو عالم میں''، ''تیرے قدموں میں آنا''، ''یا محمد محمد میں کہتا رہا''، ''یارب ترے محبوب کا''، ''گنبد خضرا نظر آئے''، ''طیبہ کی زیارت''، ''درود لب پر سجا سجا کر''، ''جشنِ آمد رسول اللہ ہی اللہ''، ''کملی میں چھپا لو''، ''مرا دل تڑپ رہا ہے''، ''روضۂ انور دکھایئے'' اور ''خواتین کی مشہور نعتیں۔''

نعتیہ کلیات نعتیہ مجموعہ کلام انتخاب نعت

''قصیدہ رسولِ تہامی''(حافظ عبدالغفار حافظ)۔''منتخب نعتیں''(ستار وارثی بریلوی)۔''حرف حرف خوشبو''(وقار صدیقی اجمیری)۔''مقصودِ کائنات''(ادیب رائے پوری)۔''نزول''(شفیق الدین شارق)۔''مشکوٰۃ النعت'' (ادیب رائے پوری)۔''ستونِ نعت'' (قمرالدین انجم)۔ ''رہبر نعت''(صوفی مسعود احمد رہبر چشتی)۔''جشن آمد رسول''(عابد بریلوی)''کلیات ریاض سہروردی''(مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی) ''کلیات شاہ انصارالہٰ آبادی''(شاہ انصار الہٰ آبادی)۔''کلیات عزیزالدین خاکی''(عزیزالدین خاکی)۔''ارمغانِ ادیب''(ادیب رائے پوری)، ''ارمغانِ خاکی'' (عزیزالدین خاکی)''ارمغان ریاض سہروردی''(مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی)،''کلیات صبیح رحمانی''(سید صبیح رحمانی)۔

غیر مطبوعہ کلیات

''کلیات ضیاالقادری''۔''کلیات عزیز الاولیا''۔''کلیات بہزادلکھنوی''۔''کلیات اختر الحامدی''،''کلیات ادیب رائے پوری''۔''کلیات قمرانجم''۔''کلیات احمد خیال''۔

تنقیدی مضامین

ڈاکٹر شہزاد احمد نے کثیر تعداد میں مضامین لکھے ہیں جن میں تنقیدی، تعارفی اور تاثراتی مضامین شامل ہیں۔اُن کے یہ مضامین ایک الگ مقالے کے متقاضی ہیں۔اُن کے مضامین کے بارے میں منظر عارفی لکھتے ہیں:

> ''ڈاکٹر شہزاد احمد نے بہت سے نعتیہ مجموعوں پر تنقیدی اور تقریظی مضامین قلم بند کیے۔کئی نعت خوانوں کے تعارف اور خدمات تفصیل سے تحریر کیں۔کئی شخصیات تو ایسی ہیں جن پر کئی جہتوں سے لکھا۔اس حوالے سے ۷۶ مقالوں کی فہرست تو میرے سامنے ہے جس کے بارے میں خود ڈاکٹر شہزاد احمد کا کہنا ہے کہ ''نامکمل ہے''میں ان مقالوں کا ذکر کسی اور مقام پر کروں گا۔''(۹)

''نعت رنگ''، کراچی میں شایع شدہ مضامین

۱۔نعتیہ تذکرہ نگاری اور ''نعت رنگ''	شمارہ نمبر ۲۱	۲۰۱۱ء
۲۔اُردو کے چند اہم پاکستانی انتخابِ نعت	شمارہ نمبر ۲۲	۲۰۱۲ء
۳۔اذکار وانوارِ حدائق بخشش	شمارہ نمبر ۲۳	۲۰۱۳ء
۴۔پاکستان میں نعتیہ صحافت ایک جائزہ	شمارہ نمبر ۲۴	۲۰۱۴ء
۵۔نعتیہ کلیات کی روایت: ایک مطالعاتی جائزہ	شمارہ نمبر ۲۵	۲۰۱۵ء

جہانِ حمد، کراچی میں شایع شدہ مضامین

۱۔شعرائے حیدرآباد (سندھ) کی حمد نگاری	شمارہ نمبر ۱
۲۔اُردو میں حمد نگاری	شمارہ نمبر ۱
۳۔اُردو میں حمد نگاری	شمارہ نمبر ۲
۴۔مالک ارض وسما	شمارہ نمبر ۳
۵۔صاحب مجموعہ نعت گوشعرا کا حمدیہ کلام	شمارہ نمبر ۳
۶۔بیگم قمر القادری کا ''لمعاتِ قمر''	شمارہ نمبر ۴
۷۔فروغ حمد ونعت: اہم نعتیہ مقالے، کتب اور شخصیات	شمارہ نمبر ۶
۸۔محشر بدایونی کی نعت گوئی	شمارہ نمبر ۷
۹۔مولانا کوثر نیازی بحیثیت نعت گو	شمارہ نمبر ۷
۱۰۔بہزاد لکھنوی اور کراچی کے نعت گو	شمارہ نمبر ۸
۱۱۔حمد ونعت کی بہاریں سمیٹنے والے طاہر سلطانی	شمارہ نمبر ۱۴
۱۲۔اُردو میں نعت نگاری	شمارہ نمبر ۱۷
۱۳۔صاحب قرآن کے محامد ومحاسن	شمارہ نمبر ۱۸
۱۴۔سلام رضا کی تضمین نگاری	شمارہ نمبر ۱۹

اس کے علاوہ ڈاکٹر شہزاد احمد کے مضامین کی ایک فہرست منظر عارفی نے اپنی کتاب ''کراچی کے اہل قلم'' میں دی ہے۔ وہ بھی ملاحظہ ہو:

۱۔ ’’شعبہ نعت کا اجمالی جائزہ‘‘ (حضرت حسان نعت ایوارڈ، کراچی، مجلّہ، ۱۹۹۱ء)
۲۔ ’’چند اہم نعتیہ مقالے، کتب اور شخصیات‘‘ (لیلۃ النعت، کراچی، مجلّہ، ۱۹۹۱ء)
۳۔ ’’پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری‘‘ (سلور جوبلی ایوارڈ، کراچی، مجلّہ، ۱۹۹۲ء)
۴۔ ’’ایوانِ نعت، صبیح رحمانی کی روز وشب کی کاوشوں کا آئنہ دار‘‘ (ایوانِ نعت، کراچی، مجلّہ اگست، ۱۹۹۲ء)
۵۔ ’’نعت گوشعرا کے غیر مطبوعہ نعتیہ دواوین‘‘ (لیلۃ النعت، کراچی، مجلّہ، ۱۹۹۳ء)
۶۔ ’’مجلّہ اوج، لاہور کا نعت نمبر‘‘ (لیلۃ النعت، کراچی، مجلّہ، ۱۹۹۲ء)
۷۔ ’’اردو میں حمد نگاری‘‘ (حمدیہ شاعری کے حوالے سے شایع ہونے والی کتابیں، جون ۱۹۹۸ء)
۸۔ ’’شعرائے حیدرآباد (سندھ) کی حمد نگاری‘‘ (جہانِ حمد، کراچی، کتابی سلسلہ، جون، ۱۹۹۸ء)
۹۔ ’’اردو میں حمد نگاری‘‘ (جہانِ حمد، کراچی، کتابی سلسلہ، دسمبر، ۱۹۹۸ء)
۱۰۔ ’’ماہ نامہ ’’نعت‘‘، لاہور کے ابتدائی چوبیس شماروں کا اجمالی جائزہ (دنیائے نعت، کراچی، کتابی سلسلہ، اگست، ۲۰۰۱ء)
۱۱۔ ’’رفیق عزیزی کی علمی وادبی خدمات کا اجمالی جائزہ‘‘ (دنیائے نعت، کراچی، سید رفیق عزیزی نمبر، اکتوبر، ۲۰۰۲ء)
۱۲۔ ’’لیلۃ النعت، مرکزی گل بہار نعت کونسل پاکستان کے نعتیہ مجلّے‘‘ (لیلۃ النعت، کراچی، مجلّہ، سلور جوبلی نمبر، ۲۰۰۳ء)
۱۳۔ ’’دبستان وارثیہ کی حمدیہ تحریک‘‘ (دنیائے نعت، کراچی، نعت نمبر، مارچ ۲۰۰۴ء)
۱۴۔ ’’حمد ونعت کی بہاریں سمیٹنے والے طاہر سلطانی‘‘ (اردو حمد کا ارتقا، تذکرہ، اگست ۲۰۰۴ء)
۱۵۔ ’’اردو نعت میں تذکرہ نگاری کی روایت‘‘ (پاکستان کے نعت گوشعرا، جلد دوم، ۲۰۰۷ء، معارف اسلامیہ، کراچی، مجلّہ، ۲۰۱۲ء)
۱۶۔ ’’نعتیہ تذکرہ نگاری اور نعت رنگ‘‘ (نعت رنگ اہل علم کی نظر میں ۲۰۰۹ء)
۱۷۔ ’’نور احمد میرٹھی کی تحقیقی وتالیفی خدمات کا اجمالی جائزہ‘‘ (سربکف، کراچی، دو ماہی، نومبر،

دسمبر، ۲۰۱۱ء۔ نیز عالمی رنگ ادب، کراچی، کتابی سلسلہ، سالِ اشاعت ندارد)

۱۸۔ ''انوارِ شہر شفاعت نگر'' (حدائق بخشش کی روشنی میں شانِ شفاعت)، (معارفِ رضا، کراچی، ماہ نامہ، دسمبر، ۲۰۱۱ء)

۱۹۔ ''حدائق بخشش۔ ایک مطالعہ'' (معارفِ اسلامیہ، کراچی، مجلّہ، جنوری تا جون ۲۰۱۲ء)

آخر میں ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعتیہ خدمات کے عہد بہ عہد ارتقا سے متعارف ہونے کے لیے اُن کی نعت شناسی کی ایک جھلک پیش کی جارہی ہے:

سال	مضمون/مقالہ/تذکرہ	مجلّہ/کتاب/کتابی سلسلہ
1991ء	شعبہء نعت کا اجمالی جائزہ	حضرت حسان نعت ایوارڈ، کراچی، مجلّہ
1991	چند اہم نعتیہ مقالے، کتب اور شخصیات	لیلۃ النعت، کراچی، مجلّہ
1992	پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری	سلور جوبلی ایوارڈ، کراچی، مجلّہ
1992	اُردو کے یادگار نعتیہ مجموعے	حضرت حسان نعت ایوارڈ، کراچی، مجلّہ
اگست، 1992	"ایوانِ نعت" صبیح رحمانی	ایوان نعت، کراچی، مجلّہ
1992-93	کراچی میں نعت رسول (تذکرہ)	اوج، لاہور، مجلّہ (نعت نمبر جلد: اول)
1992-93	حیدرآباد (سندھ) کے نعت گو (تذکرہ)	اوج، لاہور، مجلّہ (نعت نمبر جلد: اول)
1993	نعت خوانی، سعید ہاشمی، بلبل بستانِ مصطفیٰ	سعید ہاشمی، سلور جوبلی، کراچی، مجلّہ
1993	نعت گو شعرا کے غیر مطبوعہ نعتیہ مجموعے	لیلۃ النعت، کراچی، مجلّہ
1993	خواجہ صوفی مسعود احمد رہبر چشتی ضیائی	رہبر رہبراں (نعتیہ مجموعہ کلام)
جولائی 1994	تعارف، عزیز الدین خاکی القادری	ذکر صل علیٰ (نعتیہ مجموعہ کلام)
اگست 1994	صوفی مسعود احمد رہبر چشتی	رہبر رہبراں، کراچی، مجلّہ
اکتوبر 1994	پذیرائی۔ صبیح رحمانی	پذیرائی، کراچی مجلّہ
1994	نعتیہ کتب کے مرتب، محمد یامین وارثی	بنائے کن فکاں، کراچی، مجلّہ

1994	کراچی کے نعت گو (تذکرہ)	لیلۃ النعت، کراچی، مجلّہ
ستمبر 1995	مجموعہ نعت سے نبی الحرمین تک	نبی الحرمین (نعتیہ مجموعہ کلام)
1995	حیدرآباد (سندھ) کے نعت گو (تذکرہ)	لیلۃ النعت، کراچی، مجلّہ
اگست 1996	نوجوان ہردلعزیز نعت گو عزیز الدین خاکی	نغمات طیبات (نعتیہ مجموعہ کلام
1996	مقیاسِ خاکی۔۔۔۔مقیاس عقیدت	مقیاس خاکی (تذکرہ وانتخاب نعت)
1996	عزیز الدین خاکی، خوش الحان نعت گو شاعر	مقیاس خاکی (تذکرہ وانتخاب نعت)
1996	نوجوان ہردلعزیز، نعت گو، عزیز الدین خاکی	نغمات طیبات (مجلّہ)
1996	مجلّہ اوج، لاہور کا "نعت نمبر"	لیلۃ النعت، کراچی، مجلّہ
اکتوبر 1997	نیر حامدی ضیائی رضوی جیلانی جودھپوری	نعت نیر (نعتیہ مجموعہ کلام)
1997	بہر زماں بہر زباں (نور احمد میرٹھی)	(تعارفی مجلّہ)
مئی 1998	حکیم عبدالرشید پریمی اجمیری	رنگ نکہت روشنی (نعتیہ مجموعہ کلام)
جون 1998	اُردو میں حمد نگاری (حمدیہ کتب)	جہانِ حمد، کراچی، کتابی سلسلہ
جون 1998	شعرائے حیدرآباد (سندھ) کی حمد نگاری	جہانِ حمد، کراچی، کتابی سلسلہ
اگست 1998ء	ادیب رائے پوری کی خدمات	(تعارف نامہ)
اکتوبر 1998	ادیب رائے پوری کی تحقیقی خدمات	مقصود کائنات (کلیات نعت)
دسمبر 1998	اُردو میں حمد نگاری	جہانِ حمد، کراچی، کتابی سلسلہ
1999	دنیائے حمد و نعت کی بین الاقوامی شخصیت ادیب رائپوری	تعارف نامہ تفصیلی
1999	یارسول اللہ انظر حالنا	(انتخاب نعت)
اگست 2001	محمد فیصل حسن نقشبندی (نعت خواں)	دنیائے نعت، کراچی، کتابی سلسلہ
اگست 2001	کتابوں پر تبصرے	دنیائے نعت، کراچی، کتابی سلسلہ
اگست 2001	ماہنامہ "نعت" لاہور، ابتدائی چوبیس شماروں کا اجمالی جائزہ	دنیائے نعت، کراچی، کتابی سلسلہ

اگست 2001	محمد اسلم سیال وارثی (بانی بزم ثنا خوانِ مصطفیٰ)	دنیائے نعت، کراچی، کتابی سلسلہ
مارچ 2002	ادیب رائے پوری نعتیہ خدمات کے آئینے میں ارمغانِ ادیب	ارمغان ادیب (منتخب نعتیہ کلام)
اپریل 2002	عزیز الدین خاکی کی تصنیفی و تالیفی خدمات کا اجمالی جائزہ	تعارف نامہ۔ کتابچہ
جولائی 2002	امید علی بہلم کے مرتب کردہ نعتیہ منتخبات	خوشبوئے مدینہ (انتخاب نعت)
اکتوبر 2002	محترمہ خورشید فاطمہ شجیع	جانِ کون و مکاں (نعتیہ مجموعہ کلام)
اکتوبر 2002	رفیق عزیزی کی علمی و ادبی خدمات کا اجمالی جائزہ	دنیائے نعت، کراچی، (سید رفیق عزیزی نمبر)
جنوری 2003	عزیز الدین خاکی کی تصنیفی و تالیفی خدمات	ارمغانِ خاکی (منتخب نعتیہ کلام)
مئی 2003	مسرور کیفی کی نعتیہ خدمات	راہِ نجات، کراچی (نعت نمبر)
مئی 2003	قمر انجم۔ حیات و خدمات	راہِ نجات، کراچی (نعت نمبر)
جولائی 2003	حیدر آباد کے نعت گو (مختصر تذکرہ)	عبارت، حیدر آباد، سہ ماہی
2003	مرکزی گل بہار نعت کونسل پاکستان کے نعتیہ مجلّے	لیلۃ النعت، کراچی (سلور جوبلی نمبر)
جنوری 2004	صوفی رہبر چشتی، خدمات کے آئینے میں	رہبر غزل (مجموعہ غزل)
مارچ 2004	مسرور کیفی کی نعتیہ خدمات اور نعتیہ ادب کی زندہ تحریک	دنیائے نعت، کراچی (نعت نمبر)
مارچ 2004	دبستانِ وارثیہ کی حمدیہ تحریک	دنیائے نعت، کراچی (نعت نمبر)
اپریل 2004	خان اختر ندیم کی نعتیہ خدمات کا اجمالی جائزہ	ساقی کوثر (نعتیہ کلام)
اگست 2004	حمد و نعت کی بہاریں سمیٹنے والے طاہر سلطانی	اُردو حمد کا ارتقا (تذکرہ)
ستمبر 2004	عابد بریلوی۔۔۔تعارف و خدمات	جشنِ آمد رسول (نعتیہ مجموعہ کلام)
2004	ایک قابل تقلید کارنامہ	(مرتب طارق بن آزاد)
2004	حمد رب اور نعت مصطفیٰ کا سچا مبلغ	(انتخاب نعت)
مارچ 2006	خان اختر ندیم نقشبندی کی نعتیہ خدمات کا اجمالی جائزہ	میلاد حسان (میلاد نامہ)

جون 2006	محمد اسلم سیال وارثی (بانی وصدر بزم ثناخوانِ مصطفیٰ)	سلور جوبلی محفل نعت، کراچی، مجلّہ
جنوری 2007	شاعر علی شاعر کی ادبی ونعتیہ خدمات	بجھے چراغوں کی روشنی (انتخابِ نعت)
اگست 2007	اردو نعت میں تذکرہ نگاری کی روایت	پاکستان کے نعت گو شعرا (جلد دوم)
2007	عزیز الدین خاکی کی حمدیہ ونعتیہ خدمات	بینات (نعتیہ مجموعہ کلام)
مارچ 2009	خوش فکر وہمہ رنگ شاعر	رنگ ادب، کراچی (نعت نمبر)
جون 2009	ارادت کے گلاب (قاری غلام زبیر نازش)	(نعتیہ مجموعہ کلام) مضمون: نزول نعت
اپریل 2009	تاثرات، اظہر علی خان اظہر	کلیاتِ اظہر (نعتیہ ودیگر کلام)
2009	نعتیہ تذکرہ نگاری اور نعت رنگ	نعت رنگ اہل علم کی نظر میں
جنوری 2010	انوار مسرور کیفی اور نعتیہ ادب کی زندہ تحریک	آبشارِ نور (نعتیہ اشعار)
ستمبر 2001	اردو کے چند اہم پاکستانی انتخاب نعت	نعت رنگ، کراچی کتابی سلسلہ
دسمبر 2011	نور احمد میرٹھی کی تحقیقی وتالیفی خدمات کا اجمالی جائزہ	سربکف، کراچی، دوماہی
دسمبر 2011	انوارِ شہرِ شفاعت نگر (حدائق بخشش کی روشنی میں شان شفاعت)	معارف رضا، کراچی، ماہنامہ
جون 2012	حدائق بخشش۔ایک مطالعہ	معارف اسلامیہ، کراچی، مجلّہ
فروری 2012	شاعر علی شاعر کی ادبی ونعتیہ خدمات کا اجمالی جائزہ	نور سے نور تک (کلیات حمد ونعت)
اگست 2012	اذکار وانوارِ "حدائق بخشش"	نعت رنگ، کراچی، کتابی سلسلہ
2012	اردو نعت میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت	معارف اسلامیہ، کراچی، مجلّہ
س ن	نور سخن اور نور احمد میرٹھی	نور سخن، کراچی، (تعارفی مجلّہ)
س ن	خوش نصیب، سعادت مند نوجوان	الھادی منیر (انتخاب نعت)
س ن	تعارف، عزیز الدین خاکی	ذکر صل علیٰ (تعارفی مجلّہ)
س ن	نور احمد میرٹھی کی تحقیقی وتالیفی خدمات کا اجمالی جائزہ	عالمی رنگ ادب، کراچی (کتابی سلسلہ)

شخصیت

ڈاکٹر شہزاد احمد جاذب نظر شخصیت کے مالک ہیں۔ گول گندمی چہرہ، پست مونچھیں، سرخ ہلکی داڑھی، ستواں ناک، بالوں کے درمیان سے نکلی ہوئی مانگ اور پُرعزم آنکھیں اُن کی شخصیت کے نمایاں خدوخال ہیں۔ اُن کا قد درمیانہ اور جسم بھرا ہوا ہے۔ ایک پاؤں ایکسڈنٹ کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب پیدل چلنے پھرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں۔ شستہ اُردو بولتے ہیں۔ ٹی وی پروگرامز اور نعتیہ محافل میں جناح کیپ اُن کی شخصیت کی شان بڑھاتی نظر آتی ہے۔ علم دوست انسان ہیں۔ اُن کی شخصیت کا ایک پہلو مہمان نوازی ہے۔ اس بارے میں پروفیسر نوید عاجز بیان کرتے ہیں:

''جب میں اپنے مقالے ''اُردو میں نعتیہ قصیدہ نگاری'' کے لیے کراچی گیا تو استاد محترم ڈاکٹر شہزاد احمد کے ہاں قیام رہا۔ صبح میں انجمن ترقی اُردو کی لائبریری میں جاتا، شام کو ڈاکٹر صاحب گاڑی میں لینے آجاتے، جس روز میں اکیلے لوٹتا، وہ میرے آنے تک کھانا نہیں کھاتے تھے۔ کھانا سادہ اور لذیذ ہوتا۔ رات کو قصائد کی دستیابی کی بابت پوچھتے۔ لائبریریوں کے متعلق راہنمائی کرتے۔ الغرض اتنی شفقت فرماتے کہ گھر سے دوری کا احساس رفع ہوگیا۔''(۱۰)

ڈاکٹر صاحب نے ساری زندگی محنت کو اپنا شعار بنائے رکھا۔ اُن کی یہ محنت ادبی زندگی میں بھی نظر آتی ہے۔ اس بارے میں غوث میاں کہتے ہیں:

''ڈاکٹر شہزاد احمد ایک محنتی اور انتھک شخصیت ہیں۔ اُنھوں نے انجمن ترقی نعت پاکستان کی بنیاد رکھی۔ منہاج القرآن ٹرسٹ کے بانیوں میں سے ہیں، یہاں اُنھوں نے ایک پبلک لائبریری بنائی۔ سب سے بڑھ کر انتہائی محنت سے پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا جس میں نعتیہ ادب کی ایک تاریخ رقم کر دی ہے۔ یہ مقالہ آنے والوں کے لیے مشعل راہ ثابت ہوتا رہے گا۔''(۱۱)

شاعر علی شاعر کراچی کی ادبی روایت کا ایک معروف نام ہے۔ اُنھوں نے ڈاکٹر شہزاد احمد کو قریب

سے دیکھا ہے بلکہ ڈاکٹر شہزاد احمد کی کئی کتب اُنھی کے ادارے رنگ ادب پبلی کیشنز کے زیراہتمام شائع ہوئی ہیں۔ وہ ڈاکٹر صاحب کے تحقیقی مقام اور شخصی راست بازی کے بارے میں لکھتے ہیں:

''ڈاکٹر شہزاد احمد کو بحیثیت ایک محقق نعت جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ اُن کے نعتیہ ادب کی تحقیق میں وقیع کام سے نہ صرف اُردو ادب کا دامن مالا مال ہوا ہے بلکہ اُن کا زیادہ تر تحقیقی اور تجزیاتی کام تاریخِ ادب اُردو کا حصہ بن گیا ہے۔ وہ ایک حمد و نعت گو شاعر، ادیب، محقق، تذکرہ نگار اور صحافی ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے، سچے اور وضع دار انسان ہیں۔'' (۱۲)

شریف ساجد پاک پتن سے تعلق رکھنے والے ایک معروف شاعر ہیں۔ وہ پاک پتن میں ڈاکٹر شہزاد احمد کی آمد کا احوال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''ڈاکٹر شہزاد احمد سے پروفیسر نوید عاجز کے گھر ایک نعتیہ مشاعرے میں ملاقات کا موقع میسر آیا۔ وہ جب بھی کوئی ایسا شعر سنتے جس میں مدینے کی حاضری اور شفاعت رسول کا پہلو نمایاں ہوتا تو فوراً آبدیدہ ہو جاتے۔ اُن کی دل گدازی کی یہ کیفیت قابلِ رشک ہے۔ یہ نعمت عشق رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔'' (۱۳)

ڈاکٹر شہزاد احمد عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ڈوبے ہوئے راست گو انسان ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے درد دل کی صفت سے بدرجہ اتم نواز رکھا ہے۔ وہ خلوص کے بندے ہیں۔ اُن کی نگرانی میں کام کرنے والے پی ایچ ڈی کے اُردو اسکالر نوید عاجز کہتے ہیں کہ:

''میں چار پانچ سال ڈاکٹر شہزاد احمد سے کام کی راہنمائی کے سلسلے میں وابستہ ہوں۔ آج تک انھوں نے مجھ سے کسی قسم کی دنیاوی منفعت کی بات نہیں کی۔ اپنے طلبہ کے ساتھ اُن کا رشتہ خلوص اور صرف خلوص پر مبنی ہے۔ ایسے اساتذہ واقعی نعمت سے کم نہیں ہوتے۔'' (۱۴)

ڈاکٹر شہزاد کی نجی، ادبی اور شخصی زندگی کے اہم واقعات کے بعد آئندہ ابواب میں ہم نعتیہ ادب میں اُن کی خدمات کا جائزہ پیش کریں گے۔

حوالہ جات

۱۔منظر عارفی:’’کراچی کے اہلِ قلم‘‘(جلد اوّل)(رنگ ادب پبلی کیشنز،کراچی)۷ مارچ،۲۰۲۰ء،ص:۲۵۶

۲۔ٹیلی فونک انٹرویو:ڈاکٹر شہزاد احمد از راقم،کراچی ۷ مارچ،۲۰۲۰ء

۳۔ایضاً

۴۔ایضاً

۵۔ایضاً

۶۔ایضاً

۷۔ایضاً

۸۔ایضاً

۹۔منظر عارفی:’’کراچی کے اہلِ قلم‘‘(جلد اوّل)(رنگ ادب پبلی کیشنز،کراچی)۲۰۱۹ء،ص:۲۶۱۔۲۶۰

۱۰۔انٹرویو:نوید عاجز از راقم(طالب علم ڈاکٹر شہزاد احمد)،پاک پتن ۔۲ فروری ۲۰۲۰ء

۱۱۔ٹیلی فونک انٹرویو:غوث میاں از راقم(دوست ڈاکٹر شہزاد احمد)،کراچی،۵ مئی ۲۰۲۰ء

۱۲۔شاعر علی شاعر: بیک فلیپ’’ایک سو ایک پاکستانی نعت گو شعرا‘‘(رنگ ادب پبلی کیشنز،کراچی)۲۰۱۷ء

۱۳۔انٹرویو:شریف ساجد از راقم(دوست ڈاکٹر شہزاد احمد)،پاک پتن ۔۲ فروری ۲۰۲۰ء

۱۴۔انٹرویو:نوید عاجز از راقم(طالب علم ڈاکٹر شہزاد احمد)،پاک پتن ۔۲ فروری ۲۰۲۰ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر شہزاد احمد بطور محقق و نقاد

(الف) اُردو نعت پاکستان میں: ایک جائزہ

شعبۂ نعت کا ہر گوشہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت اور عقیدت کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کے اظہار کے لیے اپنے تحقیقی مقالے (نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ پاکستان کے خصوصی حوالے سے) یعنی ''اُردو نعت پاکستان میں'' کو وسیلہ بنایا ہے۔ یہ موصوف کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جس پر جامعہ کراچی نے ڈاکٹریٹ کی سند سے نوازا ہے۔ یہ مقالہ موضوعات کی اہمیت اور معلومات کے استناد کی بدولت اُردو نعت شناسی کا ایک اہم سنگ میل ہے۔ کوئی محقق اس مقالے سے صرف نظر کر کے نعت کی حالیہ روایت سے کما حقہ آشنا نہیں ہوسکتا۔ اس مقالے کی تکمیل ۲۰۱۲ء میں ہوئی۔ حافظ عبدالغفار حافظ نے اس کی جو تاریخ نکالی ہے، وہ ملاحظہ ہو:

کیجیے حافظ رقم تاریخ اجرائے سند
روشنی طبع ''اُردو نعت پاکستان میں''

۲۰۱۲ء

i- نعت گوئی کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

پہلا باب ''نعت گوئی کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ'' نعت کی روایت پر مبنی ہے۔ اس میں عربی اور فارسی نعت کے ارتقا کے ساتھ اُردو نعت کے شعرا کا بھی بھرپور ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ اس باب کے مباحث میں ''شاعری اور قرآن کریم، خالق کائنات سب سے پہلا وصاف رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، اولین نعت میں محققین کی ترجیحات، اولیات نعت، مدینے کی بچیوں کا خیر مقدمی گیت، حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب، حضرت عاتکہ بنت عبدالمطلب، حضرت خنسا، شعرا الجنی یا شعرا المجھول، مبشرات کی اہمیت، نعت کی افادیت، نعت کا مجموعۂ اوّل

ام الکتاب قرآن مجید، قرآن پاک میں نعت، احادیث نبوی میں نعت، نعت کے لغوی واصطلاحی معانی، عہد نبوی میں نعت اور خلفائے راشدین کے نعتیہ اشعار شامل ہیں۔

یہ مقالہ چوں کہ شاعری سے متعلق ہے، اس لیے ڈاکٹر شہزاد احمد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث اور قرآن کریم کی روشنی میں پہلے شاعری کے منصب اور افادیت کا تعین کیا ہے۔ اُن کا انداز بیاں توضیحی اور مدلل ہے۔ اُنھوں نے بتایا ہے کہ شعر گوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شایانِ شان نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی شعر نہیں کہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لبیدؓ کے شعر کو پسند فرما کر ثابت کر دیا کہ فکر ونظر کی تربیت کرنے والی شاعری مستحسن ہے۔ لبید کا وہ شعر یوں ہے:

اَلا کل شی ما خلا للہ باطل

و کل نعیم لا محالہ زائل

یہی نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شاعری کو پسند فرمایا ہے بل کہ شعرا کو انعامات سے نواز کر اُن کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی ہے۔ اس بارے میں ڈاکٹر شہزاد احمد لکھتے ہیں:

> ''حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے مسجد نبوی میں سیدنا کعب بن زہیرؓ سے نعت سن کر بطور انعام اپنی چادر مبارک عطا فرما دی۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امام بوصیری کے خواب میں جلوہ افروز ہو کر قصیدہ بردہ کی فرمائش کی۔ اس موقع پر اپنی ردائے مبارک عطا فرمائی جس کی برکت سے آپ کا لا علاج مرض دور ہو گیا۔'' (۱)

الغرض باب کا آغاز شاعری کے بارے میں اسلامی نقطۂ نظر سے ہوا ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام لہو ولعب سے پاک شاعری کو استحسان کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کو سب سے پہلا وصاف رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ٹھہرایا گیا ہے اور قرآن پاک کو نعت کا مستند ماخذ قرار دیا ہے۔ اولین نعت کے بارے میں ڈاکٹر طلحہٰ رضوی برق، ڈاکٹر سید شمیم احمد گوہر قادری ابو العلائی اور راجا رشید محمود کی تحقیق کا ذکر کیا گیا ہے۔ راجا رشید محمود سے استفادہ

کرتے ہوئے ڈاکٹرشہزاداحمد لکھتے ہیں:

''حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلے نعت گو تبع اوّل حمیری (تبان اسعد بن کلیکرب) ہیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اجداد میں سے پہلے نعت گوحضرت کعبؓ بن لوی ہیں۔حضور حبیب خداوند کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش کے بعد سب سے پہلے نعتیہ اشعار حضرت عبدالمطلب کے ملتے ہیں۔خواتین میں سب سے پہلے نعتیہ اشعار سیدہ آمنہؓ کے ملتے ہیں۔''(۲)

اس کے بعد مدینے کی بچیوں کی نعت، شعرالجنی اور کتب سابقہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبشرات کی اہمیت کا ذکر ہے۔ پھر قرآن وحدیث میں نعت کی اہمیت اور مضامینِ نعت بیان کر کے نعت کے لغوی واصطلاحی معانی کی طرف توجہ کی ہے۔نعت کے مفہوم کی وضاحت کے لیے ڈاکٹر شہزاد احمد نے ''مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، راجا رشید محمود، ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی، ڈاکٹر عاصی کرنالی، ڈاکٹر سید شمیم احمد گوہر قادری، ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیرالدین، پروفیسر سید محمد یونس شاہ گیلانی، رشید وارثی، ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری، ڈاکٹر ریاض مجید، ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی، بابا سید رفیق عزیزی، ڈاکٹر شوکت زریں چغتائی اور ادیب رائے پوری'' کی آرا کو حوالے کے طور پر پیش کیا ہے۔ادیب رائے پوری نے نعت کے باب میں لکھا ہے کہ حضرت آدمؑ نے عرش اعظم کے ستونوں پر کلمہ طیبہ لکھا دیکھا۔اس لیے کلمہ طیبہ حمد ونعت ہے۔اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر شہزاد ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

''حضرت آدمؑ'' نے تو لفظ 'محمدؐ' کلمے کے ساتھ عرشِ اعظم کے ستونوں پر لکھا دیکھا تھا۔میں یہ کہتا ہوں کہ جب لفظ 'محمدؐ' انتخاب کیا گیا یا منتخب ہوا تب ہی سے نعت کا آغاز ہو چکا تھا کیوں کہ لفظ محمد کے معنی (بہت تعریف کیا گیا، نہایت سراہا گیا) کے ہیں اور لفظ نعت کے معنی بھی تعریف وتوصیف کے ہیں۔''(۳)

جہاں تک نعتیہ روایت کا تعلق ہے تو اس میں ڈاکٹر صاحب نے عربی، فارسی اور اُردو کو شامل کیا ہے۔ اوّل خلفائے راشدین کا نمونۂ کلام دیا ہے پھر عربی کے ۳۹ شعرا کا کلام دیا ہے جن میں ''حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسید بن ابی ایاس الکنانی رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن النمط رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعزۃ الجمحی رضی اللہ عنہ، حضرت مالک بن عوف النصری رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن سبیع الرہاوی رضی اللہ عنہ، حضرت اصید بن سلمۃ السلمی رضی اللہ عنہ، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، حضرت العباس بن مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسفیان بن الحارث رضی اللہ عنہ، حضرت اعشیٰ بکر بن وائل رضی اللہ عنہ، حضرت کلیب بن اسید الحضرمی رضی اللہ عنہ، حضرت نابغہ الجعدی رضی اللہ عنہ، حضرت قیس بن بحر الاشجعی رضی اللہ عنہ، حضرت فضالتہ اللیثی رضی اللہ عنہ، حضرت ماذن بن الغضوبیۃ الطائی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن الزبعری رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن زہیر مکی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطالب بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب ابن عم النبی رضی اللہ عنہ، اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمر (جن)، امام زین العابدین علی السجاد بن الحسین، امام اعظم ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت، ابن العربی ابوبکر محی الدین (الشیخ الاکبر)، بوصیری شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن زید، ابن خلدون ولی الدین عبدالرحمٰن، مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، آزاد بلگرامی سید غلام علی حسینی واسطی، مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی ابن شاہ ولی اللہ، مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی ابن شاہ ولی اللہ، مولانا محمد فضل حق خیر آبادی، مولانا حامد حسن قادری (بچھرایونی) اور ابومحمد طاہر سیف الدین'' کے نام ملتے ہیں۔ ساتھ مختصر سا تعارف نما تذکرہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر حضرت حسان بن ثابتؓ کے بارے میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

''بارگاہِ رسالت کے معروف و مقبول شاعر ہیں۔ بڑے خلوص سے حضورؐ کی

شان میں قصیدے کہے۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ خود نبی کریمؐ نے اُن کو
حکم دے کر بھی قصیدے پڑھوائے ہیں۔''(۴)

اس عبارت کے ساتھ ہی یہ شعر بھی درج ہے:

یار کن معتمد و عصمۃ لائذ
و ملاذ منتجع و جار مجاور

اسی طرح حضرت اصید بن سلمۃ السلمیؓ کا تعارف پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''عرب کے نامور شعرا میں شمار کیے جاتے تھے۔ بارگاہِ رسالت میں اشعار کہتے
تھے۔ بنو سلیم کے ساتھ اسیر ہو کر مدینہ منورہ آئے اور اسلام قبول کیا۔''(۵)

فارسی نعت میں شعرا کا نمونہ کلام مختصر تعارف کے ساتھ دیا گیا ہے۔ ان شعرا میں ایران کے علاوہ ہندوستانی شعرا بھی شامل ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں: ''فردوسی، ابوالقاسم حسن بن شرف شاہ طوسی، سنائی غزنوی، مجدالدین ابوالمجد، خیام، عمر بن ابراہیم، سید نا محی الدین عبدالقادر جیلانی (الغوث الاعظم)، خاقانی، افضل الدین ابراہیم، نظامی گنجوی، نظام الدین، خواجہ قطب الدین بخت یار کعکی، خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری، عطار نیشاپوری، خواجہ فریدالدین، تبریز شمس الدین، رومی، مولانا جلال الدین، سعدی، شیرازی، شیخ مصلح الدین، مولانا شہاب الدین مہمیرہ بدایونی، بوعلی شاہ قلندر پانی پتی، شیخ شرف الدین، خواجہ نظام الدین اولیا، بدایونی ثم الدہلوی، امیر خسرو ابن ابی الحسن لاچین، عراقی ہمدانی، شیخ فخرالدین ابراہیم ابن شہریار، جامیؔ، مولانا نورالدین عبدالرحمٰن، شہنشاہ نصرالدین ہمایوں عرفیؔ، مولانا جمال الدین فیضیؔ، ابوالفیض، خواجہ باقی باللہ نقش بندی، محمد رضی الدین نظیریؔ نیشاپوری، شیخ عبدالحق حقی محدث دہلوی اور قدسیؔ، حاجی جان محمد۔''

فردوسی سے جان محمد قدسی تک ۴۵ شعرا اپنے کلام کی بہار دکھاتے نظر آتے ہیں۔ ان میں کہیں کہیں ڈاکٹر صاحب نے موضوعات کو بھی جگہ دی ہے۔ مثال کے طور پر سنائی غزنوی کا تعارف ملاحظہ ہو:

''حکیم سنائی سلجوقی دور سے منسلک ہے۔ اس دور میں صوفیانہ شاعری پروان چڑھی۔ غزنوی دربار سے منسلک تھا۔ دربار سے اپنے تعلقات منقطع کر کے صوفیانہ مسائل اور نعتیہ مضامین کو شعری جامہ پہنانے میں پوری عمر بسر کردی۔''(٦)

شعری مثال میں جان محمد قدسی کے دوشعر دیکھیے:

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمالست بدیں بوالعجبی (٧)

آخر میں اُردو نعت کی روایت ہے جس کا آغاز سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز ہیں۔ انھیں ڈاکٹر صاحب نے اُردو نعت کا نقش اوّل بھی قرار دیا ہے۔ اس روایت کا آخری نام اختر شیرانی ہے۔ نعت کے اس بابرکت کارواں میں جنوبی اور شمالی ہند کے تقریباً سبھی قابل ذکر شعرا شامل ہیں ''سید محمد حسینی، سید محمد اکبر حسینی، فخر دین نظامی، صدرالدین (م۔٨٧٦ھ)، محمد قلی قطب شاہ (م۔١٠٢٠ھ/١٦١١ء)، ملا وجہی (١٠٠١ھ۔١١٠٠ھ)، عبداللہ قطب شاہ (م۔١٠٨٣ھ/٧٢/ ١٦ا ء)، نصرتی بیجاپوری (م۔١٠٨٥ھ)، وَلی دکنی (١٠٦٠ھ/١١١٩ھ)، محمود بحری (١١٢٩ھ/ ١٧١٧ء)، فراقی بیجاپوری، سید محمد (م۔١١٤٤ھ/١٧٣١ء)، سراج اورنگ آبادی (م۔١١٧٧ھ/ ١٧٦٣ ء)، مرزا محمد رفیع سودا (م۔١١٩٥ھ / ١٧٨٠ء)، میر حسن دہلوی (م۔١٢٠٤ھ / ١٧٩٠ء)، میر تقی میر (م۔١٨١٠ء)، جرأت، شیخ قلندر بخش (م۔١٢٢٥ھ/ ١٨١٠ء)، انشاء، انشاء اللہ خاں (م۔١٢٣٣ھ/ ١٨١٧ء)، غلام ہمدانی مصحفی (م۔١٢٤٠ھ/ ١٨٢٤ء)، سچل سرمست، حافظ عبدالوہاب سچے ڈنہ (١١٥٢ھ / ١٢٤٢ ء)، نظیر اکبر آبادی، ولی محمد (م۔١٢٤٦ھ/١٨٣١ء)، رنگین دہلوی، سعادت یار خاں (م۔١٨٣٥ء)، مائل، میر غلام علی (١١٨١ھ/١٢٥١ھ)، ناسخ لکھنوی، شیخ امام بخش (م۔١٢٥٤ھ/1838ء)، میر کرامت علی

شہیدی (م۔۱۲۵۶ھ/1840ء)، غمگین دہلوی' سید علی شاہ (م۔/1851ء)، مومن دہلوی' حکیم سید حبیب اللہ علوی (م۔ ۱۲۶۹ھ/1852ء)، ذوق دہلوی' شیخ محمد ابراہیم (م۔ 1854ء)، کافی شہید' مولانا کفایت علی مرادآبادی (م۔۱۲۷۴ھ/1858ء)، ظفر' بہادر شاہ' سراج الدین (م۔ ۱۲۷۹ھ/1862ء)، غالب دہلوی میرزا اسد اللہ خاں (م۔ ۱۲۸۵ھ/1869ء)، شیفتہ دہلوی' نواب مصطفیٰ خاں (م۔۱۲۸۶ھ/1869ء)، حافظ پیلی بھیتی' خلیل الدین حسن' (م۔۱۲۹۰ھ/1873ء)، انیس لکھنوی' میر ببر علی (م۔۱۲۹۱ھ/1874ء)، دبیر لکھنوی' مرزا سلامت علی (م۔۱۲۹۲ھ/1875ء)، نصر پھلواری' شاہ محمد علی حبیب (م۔۱۲۹۵ھ/1878ء)، شہید امیٹھوی' غلام امام (م۔۱۲۹۶ھ/1879ء)، قلق میرٹھی' حکیم غلام مولیٰ عرف مولا بخش (م۔۱۲۹۶ھ/1879ء)، لطف بریلوی' حافظ لطف علی خاں' (م۔۱۲۹۸ھ/1881ء)، نساخ عظیم آبادی' عبد الغفور (م۔۱۳۰۶ھ/1888ء)، وحید ہسوی' سید واحد علی (م۔۱۳۱۶ھ)، مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (م۔۱۳۱۷ھ)، بیان ویز دانی میرٹھی' سید محمد مرتضیٰ (م۔۱۳۱۷ھ/1900ء)، امیر مینائی لکھنوی' مفتی امیر احمد (م۔۱۳۱۸ھ/1900ء داغ دہلوی' نواب مرزا خاں (م۔۱۳۲۲ھ/1905ء)، محسن کاکوروی' مولوی محمد محسن (م۔۱۳۲۳ھ/1905ء)، حسن رضا بریلوی مولانا حسن رضا خاں (م۔۱۳۲۶ھ/1908ء)، شبلی نعمانی' مولانا (م۔۱۳۳۲ھ/1914ء)، حالی پانی پتی' مولانا خواجہ الطاف حسین (م۔۱۳۳۳ھ/1914ء)، آسی غازی پوری' مولانا محمد عبدالعلیم رشیدی (م۔۱۳۳۵ھ/1916ء)، رضا بریلوی' مولانا احمد رضا خاں، عشقی حیدرآبادی' غلام مصطفیٰ (۱۴۰۰ھ)، جوہر رامپوری' مولانا محمد علی (م۔۱۳۴۹ھ/1931ء)، عزیز لکھنوی' میرزا محمد ہادی (م۔۱۳۵۴ھ/1935ء)، اصغر گونڈوی' اصغر حسین (م۔۱۳۵۵ھ/1936، علامہ محمد اقبال (م۔۱۳۵۷ھ/1938ء)، کیف ٹونکی' محمد عالمگیر خان' حافظ (م۔۱۳۵۹ھ /1940ء)، اکبر الہ آبادی' سید اکبر حسین (م۔۱۳۶۰ھ/1941ء)، خلق' نواب بہادر یار

جنگ (م۔1944ء)، بیدؔم شاہ وارثی' سید غلام حسنین (م۔۱۳۶۳ھ/1944ء)، سائلؔ دہلوی' نواب سراج الدین احمد خاں (م۔۱۳۶۴ھ/1945ء)، سہیلؔ اعظیم گڑھی' اقبال احمد خان (م۔۱۳۶۵ھ/1946ء)، جلیلؔ مانک پوری' جلیل حسن (م۔۱۳۶۵ھ/1946) اخترؔ شیرانی' محمد داؤد خاں ٹونکی (م۔۱۳۶۷ھ/1948ء)۔''

اس حصّے میں نمونۂ کلام تو دیا گیا ہے لیکن مختصر تعارف یہاں مفقود ہے۔ ہر شاعر کے نام کے ساتھ سالِ وفات کا اہتمام کیا ہے۔ شعرا کی ترتیب زمانی ہے۔ مثال میں مولانا محمد عبدالعلیم رشیدی المعروف آسی غازی پوری (م۔۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ء) کا نمونے کا شعر دیکھیے:

وہاں پہنچ کے یہ کہنا صبا سلام کے بعد
تمھارے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد(۸)

''اُردو نعت پاکستان میں'' نعت کی روایت پر محیط ہے۔ اس میں شعرا زمانی اعتبار سے ترتیب دیے گئے ہیں۔ اُن کی وفات کے لحاظ سے اُن کا مقام مرتب کیا گیا ہے۔ عربی اور فارسی شعرا کا مختصر تعارف اور نمونۂ کلام دیا گیا ہے مگر اُردو نعت کی روایت میں صرف نمونے کے اشعار پر اکتفا کیا گیا ہے۔ غالبؔ اُردو روایت میں شامل ہے مگر اُس کا فارسی نعت کا شعر دیا گیا ہے۔ یہاں سہو ہوا ہے، غالبؔ کو اپنی فارسی شاعری پر بڑا ناز تھا اور اُس کی فارسی نعت ''حق جلوہ گر، ز طرز بیان محمد است'' عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار ہے۔ اسی لیے اُسے فارسی روایت میں بھی شامل ہونا چاہیے تھا۔ نعت کی روایت میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے بنیادی مآخذ سے زیادہ ثانوی مآخذ پر انحصار کیا ہے۔ زیادہ تر اشعار نقوش اور ارمغان نعت سے اخذ شدہ ہیں۔ تحقیق کے دیگر حوالہ جات مستند اور بنیادی مآخذ سے ہیں۔ بعض مقامات پر حواشی کے ذریعے اہم علمی نکات کی صراحت موجود ہے جس سے کام کے علمی وقار میں اضافہ ہوا ہے۔

۲۔ قیام پاکستان اور استحکام پاکستان میں نعت گو شعرا کا حصہ

دوسرے باب میں اُن ۲۰ شعرا کا تذکرہ ہے جو قیام پاکستان سے پہلے کے حالات کے چشم دید گواہ ہیں اور اُن کے نعتیہ کلام میں حالؔی کے استغاثہ کی جھلک موجود ہے۔ یہ دور نعت کی

بدلتی قدروں کا ترجمان ہے۔ اس میں سراپائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ سیرت طیبہ کی طرف مراجعت کا احساس نمایاں نظر آتا ہے۔ اب اسلام کے آفاقی پیغام کو اولیت ملنے لگی اور نعت کو اشاعت دین کے ذریعے کے طور پر برتا جانے لگا۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے اس باب کی تمہید میں بیسویں صدی کی ابتدائی مشکلات اور آزمائشوں کو نعت کے موضوعات میں نئے خیال و آہنگ کا پیش خیمہ قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> ''شہر آشوب اور آشوب ملت بھی اس دور کی نعت کا مقصود و محور ہے۔ کہیں داد رس سے دادرسی کی درخواست ہے تو کہیں دہائی اور آہ و نالہ ہے تو کہیں ظلم و زیادتی کی شکایت ہے۔ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نظر کرم کی درخواست ہے تو کہیں ان مشکل حالات میں امداد طلبی کا حصول شاعر کے لیے طمانیت کا باعث ہے۔''(۹)

اس عہد کی نعت روحانی تقویت کے ساتھ مسلمانان وطن کو آگے بڑھنے کا حوصلہ عطا کرتی ہے یعنی مذہبی شعور اور ملی جذبہ قدم بہ قدم ساتھ ہیں اور استحکام پاکستان کے لیے اپنا کردار ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ اس کارواں میں 20 شعرا میں ایک نام ظفر علی خان کا ہے جو سیاسی تحریک میں ایک مثالی مقام رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی سرشار ہیں۔ ان شعرا میں ''سیماب اکبر آبادی، ظفر علی خان، ملک نصراللہ خاں عزیز، اُفق کاظمی امروہوی، قمر میرٹھی، حفیظ جالندھری، منور بدایونی، عبدالکریم ثمر، عبرت صدیقی، غنی جبل پوری، طفیل ہوشیارپوری، عاقل اکبر آبادی، کرم حیدری، ماجدالباقری، جنوں بنارسی، قصری کان پوری، ضمیر جعفری، جمیل نقوی، اصغر سودائی، شمیم ملیح آبادی'' شامل ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد اکثر شعرا کو ہندوستان سے ہجرت کرنا پڑی۔ ہجرت کے کرب ناک عمل میں کسی کا گھر بار لٹا تو کسی کے خاندان کے افراد شہید کر دیے گئے۔ ان شعرا نے کشت وخون کے بازار گرم ہوتے ہوئے دیکھے تو ان کے اندر تشویش کی لہر کیسے بیدار نہ ہوتی۔ وہ کیسے نہ شہر آشوب لکھتے ہیں اور کیوں نہ فریاد کرتے۔ ان مشکل حالات میں فریاد رسی کے لیے حضور

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ کا انتخاب عین فطری تھا۔ قمر میرٹھی کو بذاتِ خود، ہجرت کا کرب سہنا پڑا۔ اُن کے احوال بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر شہزاد احمد یوں رقم طراز ہیں:

''تحریک پاکستان کے دور میں قمر میرٹھی نے ہندو شعرا کی مسلم دشمن نظروں کا ترکی بہ ترکی جواب دیا اور اپنی تڑپا دینے والی اور قلب کو گرما دینے والی نظموں سے تحریک پاکستان کو ایک ولولہ تازہ بخشا۔ قراردادِ پاکستان کے بعد کانگریس، احرار، جمعیت علما ہند اور دیگر پاکستان دشمن جماعتوں کے مذموم پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دیا۔''(۱۰)

قمر میرٹھی کے ہاں نعت میں بھی ملی شاعری کے عناصر موجود ہیں۔ وہ اپنی ایک نعتیہ مخمس ''بحضور رحمت تمام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں اُمت مسلمہ کی کم کوشی اور بدحالی کا نقشہ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ایسے بجھے چراغ شام، اختر شب بھی سو گئے
جن سے توقعات تھیں، وہ بھی فضا میں کھو گئے
غیر تو خیر غیر تھے اپنے بھی غیر ہو گئے
بگڑی ہے یوں جہاں میں اب ،بنتی نہیں بنائے بات
میرے حضورؐ التفات، میرے حضورؐ التفات

اس باب میں نعتیہ اشعار کے علاوہ شعرا کی ملی نظموں کے حوالے بھی کثرت سے ملتے ہیں۔ ان کی تحریکِ پاکستان کے حوالے سے خدمات کا بھی ذکر ہے، وطن عزیز پر جاں نثاری کے جذبے کا اظہار بھی ہے اور محسنوں کو خراج تحسین پیش کرنے کی پاسداری بھی ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے اس ضمن میں سیماب اکبر آبادی کے مجموعے ''قائد کی خوشبو'' میر اُفق کاظمی کی نظم ''ہمارا ماضی وحال''، ظفر علی خاں کی نظم ''چرخہ اور تلوار''، حفیظ جالندھری کی نظم ''آزادی کی اولین عید الفطر''، منور بدایونی کی ''نغمۂ وطن''، عبدالکریم ثمر کی ''مسلمان سے خطاب'' پروفیسر کرم حیدری کی ''شب پاکستان''، جمیل نقوی کی ۱۴، اگست اور اصغر سودائی کی نظم ''پاکستان کا مطلب کیا'' کے

اقتباسات استحکام پاکستان میں نعت گو شعرا کے موثر کردار کے طور پر پیش کیے ہیں۔ کاروانِ نعت کے شعرا بجا طور پر اپنی ذمہ داریوں سے نہ صرف آگاہ تھے بل کہ انھوں نے اپنے زورِ قلم سے انھیں بخوبی نبھایا بھی ہے۔ نعت اور صاحبِ نعت سے محبت گویا شاعر کے ذہن و دل کی بیداری کا پیغام ٹھہری اور شعرا نے نعت کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ اور وطن کے مسائل کو اپنے دل کی آواز بنالیا۔ یہ شاعری جوش و جذبے اور عزم جواں کی نوید بن کر ابھری۔ ماجد الباقری کی نظم ''دل کی آواز'' سے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

تبلیغِ نبیؐ، احکام خدا ، قرآن نہ بدلا جائے گا
ہوں کفر کے حملے لاکھ مگر ایمان نہ بدلا جائے گا

دستورِ زباں بندی کیوں ہے جب اہل نظر پر روشن ہے
یہ قید نہ بدلی جائے گی، دربان نہ بدلا جائے گا

نعتیہ روایت کی بہ نسبت یہاں ڈاکٹر شہزاد احمد نے شعرا کے تعارف پر بھرپور توجہ صرف کی ہے۔ مآخذات بھی بنیادی نوعیت کے دیے ہیں۔ نمونۂ کلام میں حمدیہ، نعتیہ اور ملی اشعار سے کام لیا گیا ہے۔ شاعر کی پیدائش کی تاریخ، سال، تعلیم، ملازمت، ہجرت اور مطبوعات تک کا اجمالی ذکر کیا ہے۔

تنقید کا پہلو بہت کم ہے۔ شعرا کی شاعری کے اختصاصی پہلوؤں سے زیادہ اُن کے تذکرے کا پہلو نمایاں ہے۔ اگر کہیں تنقید و تبصرے کی ضرورت پیش آئی ہے تو ڈاکٹر صاحب نے شعرا کی مطبوعات کے مبصرین کی آرا کو ترجیح دی ہے۔ عملی تنقید سے انھوں نے پہلوتہی سے کام لیا ہے۔ البتہ تذکرہ نگاری میں وہ یدطولیٰ رکھتے ہیں۔ معلومات کی فراہمی، اُن کی ترتیب اور زبان و بیان کے سارے مرحلے ڈاکٹر صاحب نے بخوبی سر کیے ہیں۔ اُنھوں نے اپنے موقف کے حق میں موثر اور مستحکم دلائل پیش کیے ہیں۔ مجموعی طور پر انھوں نے اپنے موضوع کو عمدگی سے نبھایا ہے۔

۳۔ پاکستان کے معروف نعت گو شعرا کا تذکرہ

یہ باب مقالے کا مرکزی باب ہے۔ اس میں ایسے نعت گو شعرا کا تذکرہ کیا گیا ہے جو

شعبۂ نعت میں شہرت کے حامل ٹھہرے اور ساتھ ہی انھوں نے نعت کی ترویج و اشاعت میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ان شعرا کی تعداد ٦٤ ہے اور ان کے اسمائے گرامی ہیں:

''اکبر وارثی، ضیا القادری، نیر حامدی، بہزاد لکھنوی، عزیز جے پوری، شکور کمبل پوش نظامی، ماہر القادری، اختر الحامدی، منور بدایونی، ستار وارثی، خلیل مارہروی، بسمل آغائی، عارف اکبر آبادی، حبیب نقش بندی، عنبر شاہ وارثی، اعظم چشتی، سکندر لکھنوی، محشر بدایونی، قمر القادری، اختر لکھنوی، خادمی اجمیری، محمد طفیل دارا، انجم، قمر الدین احمد، اقبال صفی پوری، کاوش وارثی، حافظ لدھیانوی، اثر لطیف، اقبال عظیم، ریاض سہروردی، فدا خالدی، ہلال جعفری، مسرور کیفی، عبدالحفیظ تائب، تابش دہلوی، ادیب رائے پوری، حنیف اسعدی، صابر براری، انصار الہ آبادی، رشید وارثی، راغب مراد آبادی، عاصی کرنالی، مظفر وارثی، جمیل عظیم آبادی، رہبر چشتی، سرشار صدیقی، ضامن حسنی، ایاز صدیقی، سہیل غازی پوری، اعجاز رحمانی، قمر یزدانی، شارب، مقبول حسین، راجا رشید محمود، خالد محمود نقش بندی، ریاض مجید، سعید وارثی، عزیز احسن، منیر قصوری، قمر وارثی، حافظ البرکاتی، طاہر سلطانی، ندیم نقش بندی، یامین وارثی، صبیح رحمانی، خاکی القادری۔''

مذکورہ شعرا کی نعت گوئی اور نعتیہ خدمات سے پہلے ڈاکٹر صاحب نے قیام پاکستان کے بعد نعتیہ ادب کے فروغ کے حوالے سے تذکرہ نگارانِ نعت کا جائزہ پیش کیا ہے۔ نعتیہ تذکرہ نگاری میں ۱۹۷۰ء کی دہائی کو نقطۂ آغاز قرار دیتے ہوئے انھوں نے ''ڈاکٹر طلحہ رضوی برق، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق، علامہ شمس الحسن صدیقی، شمس بریلوی، علامہ سید اختر الحامدی اور ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی'' کی خدمات کو سراہا ہے۔ ڈاکٹر شہزاد نے جن نعتیہ خدمات کا ذکر کیا ہے اُن کے نام یہ ہیں:

کتب	مصنف	تاریخ
اُردو کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر طلحہ رضوی برق	۱۹۷۴ء
اُردو کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر فرمان فتح پوری	۱۹۷۴ء

اُردو میں نعتیہ شاعری	ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق	۱۹۷۶ء
کلام رضا کا تحقیقی وادبی جائزہ	شمس بریلوی	۱۹۷۶ء
امام نعت گویاں	اختر الحامدی	۱۹۷۷ء
اردو میں نعتیہ شاعری کے سات سو سال	حمایت علی شاعر	۱۹۷۸ء
ماہنامہ شام وسحر نعت نمبر، لاہور	مدیر: خالد شفیق بٹ	۱۹۸۱ء
تذکرہ عندلیبان ریاض رسولؐ	نظیر لدھیانوی	۱۹۸۱ء
تذکرہ نعت گویان اُردو (جلد اول)	پروفیسر سید یونس شاہ گیلانی	۱۹۸۲ء
تذکرہ نعت گویان اُردو (جلد دوم)	پروفیسر سید یونس شاہ گیلانی	۱۹۸۴ء
عصر حاضر کے نعت گو	گوہر ملسیانی	۱۹۸۳ء
گل چیدہ نمبرا	حفیظ تائب	۱۹۸۳ء
تذکرہ نعت گوشاعرات	ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہانپوری	۱۹۸۴ء
اُردو میں نعت گوئی	ڈاکٹر ریاض مجید	۱۹۹۰ء
اُردو کے صاحب کتاب نعت گو	راجا رشید محمود	۱۹۹۰ء
پاکستان کے نعت گوشعرا	غوث میاں	۱۹۹۲ء
مجلّہ اوج نعت نمبر، لاہور	ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی	۱۹۹۲-۹۳ء
پاکستان کے نعت گوشعرا (جلد اوّل)	سید محمد قاسم	۱۹۹۳ء
پاکستان کے نعت گوشعرا (جلد دوم)	سید محمد قاسم	۲۰۰۷ء
پاکستان کے نعت گوشعرا (جلد سوم)	سید محمد قاسم	۲۰۱۰ء
اذان دیر (غیر مسلم حمد گوشعرا)	طاہر سلطانی	۱۹۹۷ء

اس کے بعد ڈاکٹر شہزاد احمد نے شعرا کو زیر بحث لاتے ہوئے کم وبیش تذکرے کا انداز اختیار کیا ہے۔ شاعر کا تعارف مکمل اور بھرپور دیا ہے۔ پیدائش سے وفات تک کے اہم واقعات

کو قلم بند کیا ہے۔ بعض جگہ تو مرض الموت اور وفات کے وقت کا بھی ذکر کیا ہے۔ مثال میں عنبر وارثی کا احوال دیکھیے، ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

''عنبر وارثی نے بدھ کی صبح ۸ بجے، ۵ مئی ۱۹۹۳ء کو ایک طویل علالت کے بعد داعیِ اجل کو لبیک کہا اور جونا دھوبی گھاٹ کے قبرستان میوہ شاہ کراچی میں مدفون ہیں۔''(۱۱)

اسی طرح اعظم چشتی کے بارے میں ''تحریکِ پاکستان گولڈ میڈل'' سے نوازے جانے، نعت خوانی اور نعت گوئی کے تعارف کے بعد لکھتے ہیں:

''معروف نعت گو و نعت خواں اعظم چشتی آخری وقت میں دل اور گردے کے مرض میں مبتلا ہو گئے تھے۔ انھوں نے ۷۲ سال کی عمر پائی تھی۔ ۱۰ صفر المظفر ۱۴۱۴ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۹۳ء بروز ہفتہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ موصوف کو میاں میر، لاہور کے قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔''(۱۲)

اس کے علاوہ شاعر کی تخلیقات کے تعارف میں بھی ڈاکٹر صاحب کی تحقیقی کاوشیں دکھائی دیتی ہیں کہ وہ کتاب کے نام، ادارے اور سال اشاعت کا اہتمام لازمی کرتے ہیں۔ یہی نہیں وہ کتابوں کی ترتیب بھی زمانی لحاظ سے لگاتے ہیں۔ یہ ایک اچھے تذکرہ نگار کی خوبی ہے کہ وہ جزئیات کو احسن طریقے سے بیان کرے اور ڈاکٹر شہزاد احمد کے ہاں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود ہے۔ لطیف اثر کے بارے میں وہ لکھتے ہیں:

''۱۹۳۶ء سے باقاعدہ شعر گوئی کا آغاز کیا۔ حضرت سید شاہ ابو محمد علامہ ثاقب کانپوری (سجادہ نشین شاہ غلام رسول، رسول نما عرف دادا میاں) سے اصلاح سخن لیتے تھے۔ لطیف اثر کی متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ صحیفہ نعت ۱۹۸۹ء، صحیفہ ذات (حمد) ۱۹۹۲ء، صحیفۂ نور ۱۹۹۲ء چراغ راہِ حرم ۱۹۹۴ء، سرکارِ دو عالمؐ (غیر منقوط)، ۱۹۹۵ء، شافع محشرؐ ۱۹۹۵ء، اللھم (غیر منقوط) ۱۹۹۶ء، طلوع حمد ، ۲۰۰۰ء کے علاوہ بھی کتب شایع ہوئی ہیں جب کہ غیر مطبوعہ کتب اس کے

علاوہ ہیں۔لطیف اثر کی تمام کتابیں وقاص اکیڈمی بینا ہاؤس، ۹۔بی بلاک آئی
نارتھ ناظم آباد، کراچی سے شایع ہوئی ہیں۔''(۱۳)

کلام کے آخر میں ہلکے پھلکے تنقیدی جملوں کا اہتمام دیکھنے میں آیا ہے۔ زیادہ طویل تبصرے سے گریز کیا گیا ہے۔مثال میں چند جملے دیکھیے :

☆ ''تابش صاحب زبان کی صحت کے پابند ہیں۔معنی آفرینی آپ کی شناخت ہے۔''(۱۴)

☆ ''مسرور کیفی کی نعتیہ شاعری تو عامیانہ سی تھی مگر اس میں عشق رسول کی شدت زوروں پر دکھائی دیتی ہے۔''(۱۵)

☆ ''ادیب رائے پوری کی نعتوں میں علمی دیانت ،ادبی متانت ، روایت کی پاسداری اور بیان کی ذمہ داری پُرشکوہ انداز میں دکھائی دیتی ہے۔قرآن کریم ،حدیث پاک اور سیرت طیبہ کے وسیع مطالعے کو انھوں نے اپنے فن نعت میں سمو دیا ہے۔''(۱۶)

اس باب میں فروغِ نعت کے خدمت گار شعرا کے بیان کے بعد محافل ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور بزرگانِ دین کے ایّام کا ذکر کیا گیا ہے کیوں کہ نعت گوئی کی تحریک میں ان عوامل کا بھی بڑا کردار رہا ہے۔نعت خوانی کی محافل کا انعقاد بزرگانِ دین کی محبت کا آئنہ دار ہے۔نعت کی ترویج وتحریک میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے جن عوامل کا ذکر کیا ہے۔وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ صوفیائے کرام کے عرس پر نعت خوانی کا انعقاد
۲۔ اہل عشق کے ہاں محافل میلاد کا انعقاد
۳۔ ریڈیو کی نشریات کا تلاوت ونعت سے آغاز
۴۔ نعت گوشعرا کے ریڈیو پر خصوصی پروگرامز
۵۔ پی ٹی وی پر نعت خوانی کے مقابلے
۶۔ ربیع الاوّل میں نعت خوانی اور نعتیہ مشاعروں کا اہتمام
۷ رسائل، جرائد اور اخبارات کے نعتیہ ایڈیشن
۸۔ رسائل کے نعت نمبر، رسول نمبر اور رحمت اللعالمین نمبر کا اہتمام

یہ باب جس قدر اہمیت کا حامل تھا، ڈاکٹر شہزاد احمد نے اُسی قدر محنت اور توجہ سے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ معروف نعت گو شعرا کے معروف کلام اور مؤثر تبصروں نے اس تذکرے کی اہمیت بڑھا دی ہے جب کہ بنیادی ماخذات تک رسائی اس پر مستزاد ہے۔ اُن کے دیے حواشی میں بھی اُن کی تحقیق و جستجو کی جھلک واضح طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ اکبر وارثی کے سالِ وفات کے بارے میں ڈاکٹر شہزاد احمد حاشیے میں لکھتے ہیں:

> ''ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق نے اپنی کتاب ''اُردو میں نعتیہ شاعری'' کے صفحہ ۵۲۵ پر اکبر وارثی کے لیے لکھا ہے کہ کراچی میں غالباً سنہ ۱۹۵۳ء میں انتقال کیا۔ شفیق بریلوی (مرحوم) نے اپنے مرتب کردہ نعتیہ انتخاب 'ارمغانِ نعت' میں اکبر میرٹھی کا سال وفات ۱۳۴۸ھ/۱۹۳۰ء لکھا ہے۔'' (۱۷)

اسی طرح پروفیسر محمد یونس شاہ گیلانی اور راجا رشید محمود نے بھی سال وفات ۱۹۳۰ء بتایا ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید نے سال وفات دیا ہی نہیں۔ ڈاکٹر شہزاد احمد اس گتھی کو سلجھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''ان کا سال وفات سب نے غلط در غلط تحریر کیا ہے۔ میں ان کے مزار کے پاس لٹکی ہوئی تختی پر لکھی عبارت من وعن درج کر رہا ہوں تاکہ کسی بھی احتمال کی گنجائش باقی نہ رہے۔ مزار اقدس، مداح رسول، خواجہ اکبر وارثی میرٹھی مصنف (میلاد اکبر) سن وفات ۱۳۷۳ھ ۶ رمضان المبارک (۸ مئی ۱۹۵۴ء) اور دوسری طرف اُن کے خادم حاجی عبدالکریم مدفون ہیں۔'' (۱۸)

اس سے ڈاکٹر صاحب کے طرزِ تحقیق اور انتھک محنت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ یہی نہیں، انھوں نے دیگر تذکرہ نگاروں جیسے طاہر سلطانی، غوث میاں اور سید محمد قاسم کی اغلاط کی بھی نشان دہی کرتے ہوئے نعتیہ روایت کو صحت سے بیان کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ مختصر طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر شہزاد احمد نے پاکستان میں نعتیہ ادب اور اس کے محرکات کو عمدگی سے بیان کیا ہے۔ حواشی اور تنقیدی تبصروں سے اس کی اہمیت میں قابل داد اضافہ ہو گیا ہے۔

۴۔نعت کی نمایاں شخصیات، تنظیمیں، مکتبے اور ادارے

اس باب میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے پاکستان میں نعت خوانی کی تاریخ کا اجمالی جائزہ پیش کیا ہے اور تمہید میں اُن شخصیات کا ذکر کیا ہے جو شعبۂ نعت خوانی کے فروغ میں پیش پیش رہیں۔ان شخصیات میں ''اکبر وارثی میرٹھی، ضیاء القادری بدایونی، بہزاد لکھنوی، قمر انجم، ادیب رائے پوری اور ریاض سہروردی کے نام نمایاں ہیں۔ڈاکٹر صاحب کے مطابق اکبر وارثی نے پورے ملک میں میلاد اور نعت کی فضا قائم کی۔ بہزاد لکھنوی نے اپنے منفرد انداز میں نعت خوانی اور نعت گوئی سے بلند مقام حاصل کیا۔

ضیاء القادری بدایونی اور اُن کے تلامذہ نے فروغ نعت میں اہم کردار ادا کیا۔قمر انجم کے بارے میں وہ لکھتے ہیں:

> ''قمر انجم صرف نعت خواں اور نعت گو ہی نہیں نعت کا ایک ادارہ ہیں۔ کتنے ہی غزل گو شعرا ان کی تحریک پر نعت لکھنے لگے اور ان میں سے بعض نے تو غزل کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ دیا اور مجاز سے حقیقت کی طرف پیش قدمی کی۔ بہت سے وہ نوجوان جو اپنی اچھی آوازوں کو فلمی دھنوں میں الجھائے ہوئے تھے نعت خواں بن گئے۔''(۱۹)

فروغِ نعت کے حوالے سے ادیب رائے پوری کی خدمات نا قابلِ فراموش ہیں۔ان خدمات کا عہد بہ عہد جائزہ پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر شہزاد احمد رقم طراز ہیں:

> ''ادیب رائے پوری نے ۱۹۶۶ء میں بزم فروغ نعت ومناقب کے زیر اہتمام دیگر افراد کے ساتھ مل کر پہلی کل پاکستان محفل نعت کا انعقاد کیا۔۔۔ اس کے بعد ۱۹۷۰ء میں پاکستان نعت کونسل کی بنیاد رکھی۔۔۔بعد ازاں ادیب رائے پوری نے ۱۹۸۰ء میں پاکستان نعت اکیڈمی کی بنیاد رکھی اور ۱۹۸۲ء میں پہلی عالمی نعت کانفرنس کراچی میں منعقد کی۔''(۲۰)

ادیب رائے پوری کے علاوہ علامہ ریاض سہروردی کی شخصیت فروغ نعت میں اہم مقام

پر فائز ہے۔انھوں نے ''مرکزی انجمن عندلیبانِ ریاضِ رسول'' کے ذریعے ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عام کیا۔اس کے زیرِ اہتمام ۱۹۷۲ء میں پہلی کل پاکستان محفلِ نعت نشتر پارک ،کراچی میں منعقد ہوئی۔اس کے بعد جن شخصیات کو زیرِ بحث لایا گیا ہے، اُن کے نام درج ذیل ہیں:

☆ الحاج سید غلام مجتبٰی احدی ☆ حاجی قادر بخش (مرحوم)
☆ حاجی محمد اسحاق میمن ☆ حکیم منظور احمد ہمدانی مرحوم
☆ صوفی شوکت علی قادری ☆ شیخ ثاقب شہزاد

الحاج سید غلام مجتبٰی احدی ''راہِ نجات'' کے عنوان سے نعتیہ انتخاب نکالتے آرہے ہیں۔ وہ محافلِ نعت میں باقاعدگی سے شریک ہوتے ہیں اور معروف نعتوں کو اپنے ذخیرے میں محفوظ کر لیتے ہیں۔''راہ نجات'' کا پہلا ایڈیشن ۱۹۹۳ء میں شایع ہوا۔اس کا پندرھواں ایڈیشن ۲۰۱۱ء میں منظرِ عام پر آیا۔اب اس کا سولھواں ایڈیشن تیاری کے مراحل میں ہے۔احدی صاحب نئے ایڈیشن کے لیے پرانی نعتوں کو نکال کر چند نئی نعتیں شامل کر لیتے ہیں۔اس انتخاب کی خاص بات یہ ہے کہ یہ مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ انھوں نے ''نماز کی آسان کتاب''اور''ذکرِ حبیب وآدابِ معاشرت'' کے ذریعے ذکر و فکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عام کرنے کی سعی کی ہے۔

حاجی قادر بخش (مرحوم) پیشے والے حیدرآباد (سندھ) میں لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸ کے رہائشی تھے اور گیارہ ربیع الاوّل کی رات کو سالانہ محفل میلاد النبیؐ کا اہتمام کرتے تھے۔یہ محفل ۱۹۷۰ء سے تواتر سے منعقد ہوتی رہی۔ان کے انتقال کے بعد اس کا اہتمام حاجی صاحب کے بڑے بیٹے حاجی محمد اقبال کرتے تھے۔اب یہ محفل ختم ہو چکی ہے۔

حاجی محمد اسحاق میمن برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔انھوں نے ۱۹۴۴ء میں کراچی میں ''انجمن فروغ نعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' قائم کی۔اس انجمن کے تحت چار نعتیہ کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ڈاکٹر شہزاد احمد نے فروغِ نعت کے ان معماروں کی نعتیہ خدمات کے تعارف

کے ساتھ ان کی شخصی زندگی کا بھی تعارف کرایا ہے۔ خاص طور پر اُن کی خوشحالی کا ذکر اہتمام سے کیا ہے۔ اسحاق میمن کے بارے میں وہ یوں رقم طراز ہیں:

> ''حاجی اسحاق پر اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہے کہ دنیا و دین دونوں میں سرخ رُو ہیں۔ دنیاوی اعتبار سے آپ کراچی کے ساحلی علاقہ گڈانی میں بلوچستان شپ بریکنگ کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔ بسا اوقات جہاز کی فروختگی کی اطلاع ملنے پر یورپ کا سفر بھی کرتے ہیں۔۔۔ وہ اپنے رزق کی فراوانی کے لیے عقیدہ رکھتے ہیں کہ ''یہ سب تمھارا کرم ہے آقاؐ''۔(۲۱)

حاجی اسحاق اور اُن کے اہل وعیال سب دل وجان سے نعتیہ محافل کے انعقاد میں شریک ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر شہزاد احمد خود نعت خواں بھی ہیں اور برسوں سے محافل نعت کا حصّہ بنتے آرہے ہیں۔ انھوں نے شعبۂ نعت کے اُس گوشے کو اُجاگر کرنے کی خوش آئند کوشش کی ہے۔ محافل نعت کے منتظمین اور نعت خواں احباب پر ایسی سنجیدہ کاوش شاید ہی کسی نے کی ہو۔ فروغِ نعت کے تقریباً سبھی ادارے ڈاکٹر صاحب کی نظر میں ہیں اور انھوں نے ہر ایک کا بھرپور انداز میں تذکرہ کیا ہے۔ ''چند معروف نعت خواں حضرات'' کے عنوان سے انھوں نے ملکی، صوبائی اور علاقائی سطح پر شہرت کے حامل نعت خوانوں کے نام اور نمبرز دیے ہیں۔ اس فہرست میں کراچی، لاہور، فیصل آباد، پاک پتن، ملتان، راول پنڈی، گوجرانوالہ، خانیوال، اسلام آباد، راجن پور، کوئٹہ، حیدرآباد اور پشاور وغیرہ کے نعت خواں شامل ہیں۔

اس کے علاوہ خواتین ثنا خوانانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام اور رابطہ نمبروں کا بھی اہتمام ہے۔ یہ تمام خواتین کراچی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس کے بعد ۴۹ نقیبانِ محفل کی فہرست شہر اور رابطہ نمبروں کی تفصیل کے ساتھ مہیا کی ہے جس میں پاکستان کے گوشے گوشے سے معروف نام شامل ہیں۔

فروغِ نعت میں جہاں محافل نعت کا کردار اہمیت کا حامل ہے وہاں نعتیہ ادب کی تنظیموں کی خدمات سے بھی انکار ممکن نہیں یہ تنظیمیں ماہانہ یا سالانہ بنیادوں پر نعتیہ مشاعروں، نعتیہ

انتخاب اور نعتیہ رسائل کی صورت میں نعت کی ترویج و ترقی میں بساط بھر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ان کی تعداد ملک بھر میں کافی زیادہ ہے لیکن ڈاکٹر صاحب نے چند اہم تنظیموں کی فہرست مرتب کی ہے جو درج ذیل ہے:

☆ ادارہ فروغ ادب کندن اسٹریٹ کراچی
☆ بزم حمد و نعت کراچی (نعتیہ ادب کی زندہ تحریک)
☆ پاکستان نعت اکیڈمی (قیام 1980ء)
☆ حرا فاؤنڈیشن پاکستان (رجسٹرڈ) کراچی (قائم شدہ 25 دسمبر 1981ء)

اسی باب کے آخر میں "نعتیہ مکتبوں اور اداروں کا جائزہ" کے عنوان سے نعتیہ کتب چھاپنے والے اداروں کو موضوع بنایا ہے۔ یہ موضوع اپنی نوعیت کا واحد اور منفرد موضوع ہے جسے ڈاکٹر صاحب نے درخورِ اعتنا جانا ہے۔طوالت کے باعث یہاں ہر ادارے کی شایع شدہ کتب کا ذکر ممکن نہیں۔ یہاں صرف فروغ نعت کے حوالے سے کام کرنے والے اداروں کے نام دینے پر ہی اکتفا کیا جا رہا ہے۔

☆ فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ (قائم شدہ 1983ء)
☆ ادارہ فکرِ نو، کراچی (پہلی کتاب 1987ء)
☆ نعت اکادمی فیصل آباد (قائم شدہ 1987ء)
☆ نعت اکادمی، فیصل آباد کی کتب
☆ اختر کتاب گھر، لاہور 1987ء
☆ مکتبہ ایوان نعت رجسٹرڈ، لاہور
☆ نعت کدہ، لاہور
☆ مدنی انٹر پرائزرز، پبلشرز ڈیزائنر، لاہور
☆ مجلس سخن، لاہور
☆ دبستان وارثیہ فاؤنڈیشن، کراچی (قائم شدہ ۱۹۹۰ء)
☆ ادارۂ چمنستان حمد و نعت (ٹرسٹ) اور جہانِ حمد پبلی کیشنز، کراچی

☆ اقلیم نعت اور نعت ریسرچ سنٹر، کراچی، پاکستان

☆ المدینہ دارالاشاعت، لاہور

مختصر یہ ہے کہ ڈاکٹر شہزاد احمد نے اس باب میں نعتیہ ادب کے معروف ناموں کا تذکرہ احسن انداز میں کیا ہے اور معلومات استناد کے ساتھ بیان کی ہیں جو قابلِ تحسین ہیں۔ انھوں نے فروغِ نعت کے ایسے گوشوں کو بھی عمدگی سے اُجاگر کیا ہے جنھیں پہلے درخورِ اعتنا نہیں سمجھا گیا۔ نعت گوئی کے ساتھ نعت خوانی اور محافلِ نعت کے منتظمین کو خراجِ تحسین پیش کرنا واقعی ایک منفرد اور مستحسن عمل ہے۔ اُن کی تحقیقی کاوشوں میں وسعت کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ انھوں نے ملک کے کونے کونے میں موجود نعتیہ تنظیموں اور اشاعتِ نعت کے اداروں کو عرق ریزی سے بیان کیا ہے۔ نعت خوانوں کی ڈائریکٹری ایک الگ خوش آئند عمل ہے جو پذیرائی کے عمل کی ایک کڑی ہے۔

۵۔ پاکستان میں اُردو نعت گوئی کے آئندہ اثرات

اس باب میں الیکٹرونک میڈیا کے حوالے سے نعت کے مستقبل کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر شہزاد نے جن عنوانات کے ذریعے اس بحث کو سمیٹا ہے وہ عنوانات ملاحظہ ہوں:

☆ نعت اور انٹرنیٹ

☆ نعت، موبائل ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کا استعمال

☆ نعت اور ٹیلی ویژن

☆ نعت اور ریڈیو

☆ اُردو نعت سے انٹرنیٹ کا خزانہ خالی ہے

☆ پاکستان سے شایع ہونے والی نعتیہ کتب

ریڈیو اور ٹی وی کی نشریات، زیادہ تر ایف ایم چینلز کی شکل میں تفریحِ طبع کا باعث بن رہی ہیں۔ رمضان المبارک میں خاص طور سے نعتیہ پروگراموں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ عصرِ حاضر میں ٹی وی کی افادیت پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ پی ٹی وی نعت کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے پوری کر رہا ہے۔ مختلف پروگرامز میں علمائے کرام مدعو کیے جاتے

ہیں۔نجی ٹی وی چینلز فروغ نعت میں پی ٹی وی کو بھی پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ڈاکٹر شہزاد احمد ان چینلز کے کردار سے قدرے مطمئن ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

''ان نجی چینلز میں بعض چینلز تو مکمل طور پر پاکستان میں نعت کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں۔خصوصیت کے ساتھ کیو ٹی وی، مدنی چینل، حق ٹی وی، میٹرو ون ٹی وی، لبیک ٹی وی، اسلامک ویژن (کیبل چینل) میں نعتیہ محافل، نعتیہ مذاکرے، نعتیہ کتب، نعت خواں، نعت گو اور ریسرچ اسکالرز کو نمائندگی دی جاتی ہے۔نعت کے چھوٹے بڑے پروگرام ترتیب دیے جاتے ہیں۔''(۲۲)

آج کل ٹی وی کی نسبت انٹرنیٹ معلومات کا تیز ترین ذریعہ بن گیا ہے۔دنیا بھر کی معلومات تک پلک جھپکنے میں رسائی ممکن ہے لیکن ڈاکٹر شہزاد احمد نعت کے حوالے سے مطمئن نہیں۔اُن کی تشویش بجا ہے کیوں کہ نعت شناسی اور نعت فہمی کے بارے میں کوئی بڑی سائیٹ موجود نہیں۔چند چھوٹی چھوٹی سائٹس نعت کے پیغام کو عام کرنے کا حق ادا نہیں کر رہیں۔وہ 'وکی پیڈیا' پر نعت کی فراہم کردہ معلومات بیان کرتے ہوئے عدم اطمینان کا شکار ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

''انٹرنیٹ پر (نعت۔وکی پیڈیا) کے نام سے یہ مواد موجود ہے۔''نعت'' کے عنوان سے بہت مختصر تعریف ہے تاریخ کے عنوان سے نعت کی ابتدا بیان ہوئی ہے۔'صحابہ نعت گو شعرا'' کے عنوان سے صرف سات صحابہ کرام کے نام درج ہیں۔'علما نعت گو شعرا' کے عنوان سے کل ۸ شعرا کے نام دیے گئے ہیں۔'نعت خوانی اولیا اللہ کی نظر میں' ساڑھے چار لائن کی تعریف کے بعد ۹ اولیاء اللہ کے صرف اسمائے گرامی کو تحریر کیا گیا ہے۔'مسلم نعت گو شعرا' کے عنوان سے کل ۲۷ شعرائے کرام کے نام درج ہیں۔'غیر مسلم نعت گو شعرا' کے عنوان سے ساڑھے چار لائن اور کنور مہندر سنگھ بیدی اور رانا بھگوان داس کے اشعار شامل ہیں۔'نعت خواں' کے عنوان جلی سے کل ۱۲ نعت خوانوں کے نام دیے گئے ہیں۔کل چار صفحات میں یہ مبہم تذکرہ شامل ہے۔''(۲۳)

اس باب آخر میں پاکستان میں شایع ہونے والی نعتیہ کتب کی ایک طویل فہرست دی ہے۔۳۲ صفحات میں ۵۷۷ سے زائد کتابوں کا تذکرہ ہے جن کے ساتھ مصنفین اور سنین اشاعت بھی درج ہیں:

ڈاکٹر شہزاد احمد نے اس باب میں الیکٹرونک میڈیا پر نعت کے مستقبل کا جائزہ لیا ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ انٹرنیٹ اور موبائل ٹیکنالوجی پر نعتیہ ادب کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔مغربی میڈیا کے اسلام دشمن پروپیگنڈے کا مقابلہ کرنے کے لیے نعت کو بطور ہتھیار بنایا جا سکتا ہے اور تبلیغ دین میں بھی نعت کلیدی کردار ادا کر سکتی ہے۔وقت کا تقاضا ہے کہ میڈیا کو نعت سے روشناس کرایا جائے۔

۶۔ پاکستان میں نعتیہ صحافت: ایک جائزہ

ڈاکٹر شہزاد احمد نعتیہ صحافت سے جڑے ہوئے ہیں۔انھوں نے نعت کی دنیا کا تیسرا ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی سے جاری کیا۔نعتیہ ادب کے تقاضے، اُس کے فروغ اور اشاعت کے جملہ اسباب وعلل سے بخوبی واقفیت رکھتے ہیں۔اس باب میں انھوں نے صحافت کی تعریف ،نعتیہ صحافت کی خدمات،نعتیہ ماہناموں کے اجرا اور نعت نمبروں کی تاریخ کا تحقیقی جائزہ بڑے مؤثر انداز میں پیش کیا ہے۔جن عنوانات کے تحت یہ جائزہ لیا گیا ہے وہ ملاحظہ ہوں:

☆ صحافت کا آغاز

☆ اسلامی صحافت کا کردار

☆ پاکستان میں نعتیہ صحافت کے موضوع پر ہونے والے کام

☆ نعتیہ ماہنامے: آغاز وارتقا تک

☆ دنیا کا سب سے پہلا نعتیہ ماہنامہ

☆ ماہنامہ ''نوائے نعت''،کراچی،جنوری ۱۹۸۴ء

☆ ماہنامہ ''نعت''،لاہور،جنوری ۱۹۸۸ء

☆ ماہنامہ ''نعت''،لاہور

☆ ماہنامہ ''حمد و نعت''، کراچی، جولائی، ۱۹۹۰ء

☆ ماہنامہ ''ارمغانِ حمد''، کراچی، فروری، ۲۰۰۴ء

☆ ماہنامہ ''کاروانِ نعت''، لاہور، نومبر، ۲۰۰۴ء

نعتیہ صحافت کو انھوں نے اسلامی صحافت کی ایک کڑی قرار دیا ہے جس کا مقصد مسلمان قوم کو غفلت کی نیند سے بیدار کرنا ہے۔ انھوں نے شعبۂ نعت کے تعلیم یافتہ کارکن کو صحافی کہنے کے بعد مدیر کی درج ذیل صفات بیان کی ہیں:

''۱۔ اعلیٰ تعلیم، ۲۔ اعلیٰ جسمانی صحت، ۳۔ اعلیٰ ذہنی صلاحیتیں، ۴۔ دینی اور دنیاوی علوم پر مہارت، ۵۔ ملکی اور غیر ملکی زبانوں پر عبور، ۶۔ زود نویس، ۷۔ چاق و چوبند، ۸۔ حقیقت پسندی، ۹۔ اعلیٰ کردار، ۱۰۔ سماجی اور سیاسی شخصیات سے تعلقات، ۱۱۔ مستعدی، ۱۲۔ قوتِ فیصلہ، ۱۳۔ قوت مشاہدہ، ۱۴۔ سچی لگن، ۱۵۔ محنتی، ۱۶۔ حالاتِ حاضرہ سے واقفیت، ۱۷۔ ذخیرہ معلومات، ۱۸۔ اعلیٰ یادداشت، ۱۹۔ ذہنی رُجحان'' (۲۴)

اُن کا مؤقف ہے کہ موجودہ صحافت میں ان خوبیوں کے حامل افراد اب ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتے البتہ نعتیہ صحافت سے وابستہ صحافیوں میں خلوص اور مشنری جذبہ کافی زیادہ ہے۔ یہاں ذاتی منفعت کا نام و نشان تک نہیں۔ اس لحاظ سے نعتیہ صحافت عام دنیاوی صحافت سے کہیں آگے ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے چار حوالوں سے نعتیہ صحافت کا جائزہ پیش کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

۱۔ نعتیہ ماہنامے　　　۲۔ کتابی سلسلے

۳۔ نعتیہ اخباری سلسلے　　　۴۔ رسائل و جرائد کے نعت نمبر

نعتیہ ماہناموں میں انھوں نے سب سے پہلے دنیائے نعت کے پہلے ماہنامے اور اس کے مدیر کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''دنیا کا سب سے پہلا نعتیہ ماہنامہ 'نوائے نعت' جنوری ۱۹۸۴ء میں ادیب رائے پوری مرحوم کی ادارت میں مرکز حمد و نعت شہر کراچی سے شایع

ہوا۔۔۔ادیب رائے پوری نے اپنی ہمہ جہت اور بے مثال صلاحیتوں کو
شعبۂ نعت کی ترقی و ترویج کے لیے وقف کر دیا تھا۔‘‘(۲۵)

نعتیہ ادب کا دوسرا ماہنامہ راجا رشید محمود نے ’’نعت‘‘ کے نام سے ۱۹۸۸ء میں لاہور سے جاری کیا۔ یہ ماہنامہ اپنے تسلسل اور معیار کے لحاظ سے صف اوّل میں شمار ہوتا ہے۔ اس کے خصوصی نمبر مختلف موضوعات پر شایع ہوئے۔ ان میں ’’درود و سلام، خواتین کی نعت گوئی، غیر مسلموں کی نعت گوئی، اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا، تحفظ ناموسِ رسالت اور شہید ناموس رسالت‘‘ نمایاں ہیں۔ اس ماہنامے نے فروغ نعت میں اہم کردار ادا کیا اور نعتیہ ادب پر اَن مٹ نقوش چھوڑے۔

ڈاکٹر شہزاد کے مطابق تیسرا نعتیہ ماہنامہ ’’حمد و نعت‘‘ اُنھی کی ادارت میں جولائی ۱۹۹۰ء میں جاری ہوا۔ اس کے اب تک بارہ شمارے منظرعام پر آ چکے ہیں۔ اسی مقالے میں گیارہ شماروں کا ذکر ہوا ہے ایک شمارہ بعد میں شایع ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے اِن شماروں کی تفصیل میں سالِ اشاعت اور صفحات کی تعداد کا ذکر کرنے کے علاوہ مضمون نگاروں اور اس کے مشمولات کا بھی تعارف کرایا ہے۔ اس کے بعد طاہر سلطانی کے ماہنامہ ’’ارمغان حمد‘‘ کراچی کا ذکر ہے جس کا پہلا شمارہ فروری ۲۰۰۴ء میں تکمیل آشنا ہوا اور یہ ۱۲۸ صفحات پر محیط تھا۔ اس شمارے کے تمام مشمولات بیان کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے کا آخری ماہنامہ جس کا تذکرہ ڈاکٹر صاحب نے کیا ہے وہ ابرار حنیف مغل کا ماہنامہ ’’کاروانِ نعت‘‘ ہے۔ یہ تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ اس کا پہلا شمارہ نومبر ۲۰۰۴ء کو لاہور سے شایع ہوا۔ اس کا تعلق بالرسول نمبر ۲۰۰۸ء میں منظرعام پر آیا۔ محمد عمران انیس طاہری نے کاروانِ نعت کا موضوعاتی اشاریہ مارچ ۲۰۰۶ء سے جون ۲۰۰۸ تک ترتیب دیا ہے۔

نعتیہ کتابی سلسلے بھی فروغ نعت میں بے حد اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کے ارتقائی سفر کی روداد ڈاکٹر صاحب نے نہایت احسن انداز میں بیان کی ہے۔ ان کتابی سلسلوں کے نام درج ذیل ہیں:

☆ گل چیدہ نمبر ا، اپریل، ۱۹۸۳ء

- ☆ سب سے پہلا باقاعدہ کتابی سلسلہ ''ایوانِ نعت''، لاہور، نومبر، ۱۹۸۷ء
- ☆ کتابی سلسلہ ''نعت رنگ''، کراچی، اپریل، ۱۹۹۵ء
- ☆ کتابی سلسلہ ''جہانِ حمد''، کراچی، جون ۱۹۹۸ء
- ☆ کتابی سلسلہ ''سفیرِ نعت''، کراچی، جون، ۲۰۰۱ء
- ☆ کتابی سلسلہ ''دنیائے نعت''، کراچی، اگست، ۲۰۰۱ء
- ☆ کتابی سلسلہ ''راہِ نجات''، کراچی، مئی ۲۰۰۲ء
- ☆ کتابی سلسلہ ''عقیدت''، سرگودھا، ۲۰۰۴ء
- ☆ کتابی سلسلہ ''نعت نیوز''، کراچی، اپریل، ۲۰۰۶ء
- ☆ کتابی سلسلہ ''معین ادب''، فیصل آباد، اپریل، ۲۰۰۷ء
- ☆ کتابی سلسلہ ''خوشبوئے نعت''، سرگودھا، اپریل، ۲۰۰۷ء
- ☆ کتابی سلسلہ ''مدحت''، لاہور، مارچ، مئی، ۲۰۱۰ء

نعتیہ اخباری روزنامے

- ☆ روزنامہ ''پبلک'' کراچی
- ☆ روزنامہ ''ڈیلی پارن'' فیصل آباد
- ☆ ''فریدی نیوز''، فیصل آباد، پندرہ روزہ

روزنامہ ''پبلک'' میں رفیق انصاری، پبلک نعت گیلری'' کے عنوان سے نعتیہ سلسلے کے انچارج تھے اور اس میں شعبۂ نعت کی خبریں چھپتی تھیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ''فریدی نیوز'' کے بارے میں بھرپور تبصرہ کرتے ہوئے اس کی خدمات کو سراہا ہے۔ اس کے مدیر پروفیسر افضال احمد انور نے اس پندرہ روزہ اخبار میں ''گوشہ حمد و نعت'' کا اہتمام کیا۔ ڈاکٹر شہزاد احمد ۱۶ تا ۲۸ فروری ۲۰۰۶ء کے پرچے کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''عرض مدیر کے بعد پروفیسر افضال احمد انور نے اپنا ایک طویل حمدیہ مسدس ''لاشریک لہٗ'' دیا ہے۔ یہ حمدیہ مسدس وحدہٗ لاشریک کی وحدانیت کا

علم بردار ہے۔ اُردو حمدیہ ادب کے حوالے سے یہ ایک نایاب اضافہ ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید کی ایک حمد اور ایک نعت بھی اس گوشۂ حمد ونعت کی زینت ہے۔ تبصرہ نگاری کے حوالے سے ڈاکٹر ریاض مجید کی ادبی ونعتیہ تخلیق 'اللھم بارک علیٰ محمدؐ' اور سید ریاض حسین زیدی کا پہلا نعتیہ مجموعہ، 'جمال سید لولاک' منتخب کیا گیا ہے۔ دونوں کتابوں پر ڈاکٹر افضال احمد انور کی بصیرت افروز تبصرہ نگاری موجود ہے۔ محمد یوسف ورک قادری کی نعت لائبریری کا اشتہار اور ضروری اعلان برائے قارئین کرام کا اشتہار بھی شامل اشاعت ہے۔ غرض یہ پورا اخبار کا صفحہ پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور کی حمد ونعت شناسی کا مظہر ہے۔''(۲۶)

آخر میں ڈاکٹر شہزاد نے نعت نمبروں کی اولیت کے بارے میں مختلف محققین کی رائے پیش کی ہے اور نعت نمبروں کے ساتھ نعتیہ مجلوں کا تعارف بھی کروایا ہے۔ وہ عنوانات ملاحظہ ہوں جن کے تحت ساری بحث سمیٹی گئی ہے:

''ڈاکٹر ریاض مجید کی تحقیق۔۔۔۱۹۹۰ء☆ غوث میاں کی تحقیق۔۔۔۱۹۹۲ء☆ راجا رشید محمود کی تحقیق۔۔۔۱۹۹۲ء☆ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کی تحقیق۔۔۔۱۹۹۳ء☆ راجا رشید محمود کی مزید تحقیق۔۔۔۔۱۹۹۴ء☆ غوث میاں کی مزید تحقیق۔۔۱۹۹۴ء☆ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کی مزید تحقیق۔۔۔۱۹۹۵ء☆ پروفیسر محمد اقبال جاوید کی تحقیق۔۔۔۱۹۹۹ء☆ محمد اقبال نجمی کی خوب صورت کاوش۔۔۲۰۰۵ء☆ محمد اقبال نجمی کی مزید معلوماتی کوشش۔۔۔۲۰۰۸ء☆ پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے نعت نمبر☆ نور احمد میرٹھی کی تحقیق۔ حقیقی اولین نعت نمبر☆ ''گونج'' نظام آباد (بھارت) ماہنامہ، ''نعت نمبر'' ۱۹۹۸ء☆ ''گلبن'' احمد آباد (بھارت)۔ دوماہی نعت نمبر، ۱۹۹۹ء☆ ''ندائے شاہی'' مرادآباد (بھارت) نعت نمبر ماہنامہ، اپریل، ۲۰۰۵ء☆ ''نعت نمبر'' جولائی، ۲۰۰۷ء (شکاگو، امریکہ)☆ ''نعت نمبر'' کی درست تعریف اور وضاحت☆ نثری نعت نمبر☆ شعبۂ نعت کا اولین ''نعت نمبر'' کون سا ہے؟☆ شعبہ نعت کا دوسرا ''نعت نمبر'' ☆ پاکستان

کا اولین ''نعت نمبر'' کون سا ہے؟ ☆ پاکستان کا دوسرا ''نعت نمبر'' ☆ نعت نمبروں کی موجودہ فہرست۔''

☆ نعت نمبروں کے بارے میں ڈاکٹر شہزاد احمد کا حاصل تحقیق یہ ہے کہ ماہنامہ ''کیلاش'' ہوشیار پور (انڈیا) دنیائے نعت کا پہلا نعت نمبر ہے جو اگست ۱۹۴۰ء میں شایع ہوا۔

☆ دوسرا نعت نمبر عزیز حسن بقائی کی ادارت میں اپریل ۱۹۴۱ء میں دہلی سے ماہنامہ ''پیشوا'' کی صورت میں شایع ہوا۔

☆ پاکستان میں اوّلیت کا اعزاز ماہنامہ ''نور وظہور'' قصور کو حاصل ہے۔ یہ نعت نمبر اگست، ستمبر ۱۹۶۱ء کو محمد علی ظہوری کی ادارت میں شایع ہوا۔

ڈاکٹر شہزاد احمد نے اپنی تحقیق سے نعتیہ ادب میں کئی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر ریاض مجید نے ''اُردو میں نعت گوئی'' میں ہفت روزہ ''سیر وسفر'' ملتان کو پہلا نعت نمبر قرار دیا ہے۔ اس بارے میں ڈاکٹر شہزاد احمد لکھتے ہیں:

> ''اب جدید تحقیق کی روشنی میں سب سے پہلا نعت نمبر ماہنامہ ''نور وظہور'' قصور کا ہے جس کا سالِ اشاعت ستمبر ۱۹۶۱ء ہے جب کہ ڈاکٹر ریاض مجید کی تحقیق کے مطابق ہفت روزہ ''سیر وسفر'' ملتان کا ''نعت نمبر'' اگست ۱۹۶۳ء اب نقشِ ثانی کے منصب پر فائز ہو چکا ہے۔''(۲۷)

ڈاکٹر شہزاد احمد نے نعت نمبروں کی ایک ضخیم فہرست زمانی اعتبار سے مرتب کی ہے جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مقدسہ تریسٹھ سالوں پر محیط اسی نسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۶۳ شماروں کا ذکر کیا ہے یہ فہرست اُن کے ذوقِ تحقیق اور فروغ نعت سے وابستگی کا اظہار تو ہے ہی، اس میں نعت کے قارئین اور نئے محققین کے لیے راہنمائی کا پورا سامان بھی موجود ہے، اس لیے یہاں اس فہرست کا اظہار موزوں معلوم ہوتا ہے۔

کیلاش، ہوشیار پور (بھارت) ماہنامہ، نعت نمبر ۱۳۶	مدیر: ایم پی چورسیا	اگست، ۱۹۴۰ء

پیشوا (حصہ دوم) دہلی (بھارت) ماہنامہ، نعت نمبر ۱۳۷	مدیر: عزیز حسن بقائی	اپریل، ۱۹۴۱ء
نور و ظہور، قصور، ماہنامہ، نعت نمبر ۱۳۸	مدیر: محمد علی ظہوری	اگست، ستمبر، ۱۹۶۱
سیر و سفر، ملتان ہفت روزہ نعت نمبر ۱۳۹	مدیر: عارف دہلوی	اگست ۱۹۶۳ء
کتاب لڑی، پگڈنڈی، لاہور، نعت شریف نمبر	مدیر: اختر کاشمیری	دسمبر، ۱۹۶۴ء
محبوب، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	مدیر اعلیٰ: صائم چشتی	مئی ۱۹۷۲ء
صریر خامہ، سندھ یونیورسٹی جامشورو، مجلّہ نعت نمبر	مرتب: حمایت علی شاعر	۱۹۷۸ء
اقراء، گورنمنٹ ایم اے او کالج، لاہور، مجلّہ، نعت نمبر	مدیران: حفیظ صدیقی، محمد یونس احقر	۱۹۸۰ء
شام و سحر ماہنامہ، لاہور، نعت نمبر	مدیر: خالد بٹ (خالد شفیق)	جنوری، ۱۹۸۱
کارواں، گورنمنٹ کالج جھنگ، مجلّہ نعت نمبر	مدیر اردو: پروفیسر محمد حیات خان سیال	۱۹۸۱ء
شام و سحر، ماہنامہ، لاہور، نعت نمبر	مدیر: خالد بٹ (خالد شفیق)	جنوری، ۱۹۸۲
الہام، بہاول پور ہفت روزہ، نعت نمبر	مدیر: مسعود حسن شہاب دہلوی	دسمبر ۱۹۸۲ء
شام و سحر، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	مدیر: خالد بٹ (خالد شفیق)	جنوری، ۱۹۸۳
کتاب لڑی، لکھاری، لاہور، نعت نمبر،	اشرف پال، اقبال زخمی، افضل باقی طفیل خلش	فروری ۱۹۸۳ء
نقوش، رسول نمبر (جلد دہم) لاہور، نعت نمبر	مدیر: محمد طفیل	جنوری ۱۹۸۴ء
تحریریں، ماہنامہ، لاہور، نعت نمبر	مدیر اعلیٰ: اختر امام رضوی	اپریل ۱۹۸۴ء
لفظ ہمارے، لودھراں مجلّہ، نعت نمبر	مدیر: مبشر وسیم لودھی	جون ۱۹۸۴ء
تحریریں، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	مدیرہ: زاہدہ صدیقی	جنوری ۱۹۸۵ء

اقلیم، ساہیوال، ششماہی، نعتیہ انتخاب نمبر	مدیر: اکرم کلیم	مئی ۱۹۸۹ء
محراب و منبر، کراچی، سہ ماہی، نعت نمبر	مدیر: صاحبزادہ فرید الدین قادری	اکتوبر تا دسمبر ۱۹۸۹ء
تحریریں، لاہور ماہنامہ، نعت نمبر ۵	مدیرہ: زاہدہ صدیقی	ستمبر، ۱۹۹۱ء
الرشید، (اول۔دوم) لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	مدیر مسؤل عبد الرشد ارشد	نومبر ۱۹۹۰ء
اوج، (جلد اول، دوم) لاہور، مجلّہ، نعت نمبر	تدوین: ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی	۹۳۔۱۹۹۲ء
سیرت طیبہ، (حصہ اول) کراچی ، سہ ماہی، نعت نمبر	مدیر: عبد العزیز عرفی، ایڈووکیٹ	اگست تا اکتوبر ۱۹۹۳
سیرت طیبہ، (حصہ دوم) کراچی، سہ ماہی، نعت نمبر	مدیر: عبد العزیز عرفی، ایڈووکیٹ	نومبر ۹۳ تا ۱۹۹۴ء
القول السدید، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	مدیران، محمد طفیل، جاوید اکبر قادری	مارچ تا مئی ۱۹۹۴ء
ہلال، راولپنڈی، نعت نبی المکرّم نمبر	مدیر: محمد ممتاز اقبال ملک	مئی ۱۹۹۴ء
حضرت حسان نعت ایوارڈ، کراچی، مجلّہ، نعت نمبر	مدیر اعلیٰ: غوث میاں	۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء
تحریریں، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر ۷	ایڈیٹر: زاہدہ صدیقی	فروری ۱۹۹۵ء
تحریریں، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر ۸	ایڈیٹر: زاہدہ صدیقی	اگست، ستمبر ۱۹۹۵ء
تحریریں، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر ۹	ایڈیٹر: زاہدہ صدیقی	اکتوبر ۱۹۹۵ء
الفرقان، ربوہ، نعت نبوی نمبر	مدیر: ندارد	دسمبر ۱۹۹۵ء
نوائے انجمن، اسلام آباد، نعت نمبر ۱۴۲	مدیر: سید مقصود علی شاہ	۱۹۹۵ء
نعت، (حصہ اول) لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	ایڈیٹر: راجا رشید محمود	مارچ ۱۹۹۶ء
تحریریں، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر ۱۶	ایڈیٹر: زاہدہ صدیقی	جولائی ۱۹۹۷ء
گونج، نظام آباد، ماہنامہ، نعت نمبر	مدیر: جمیل نظام آبادی	۱۹۹۸ء
علم و قلم، سیالکوٹ، مجلّہ، نعت نمبر	مدیر: محمد ارشد سلیم قادری	۲۰۰۰ء

جہان حمد، کراچی، کتابی سلسلہ، خواتین حمد و نعت نمبر	مرتب: طاہر حسین طاہر سلطانی	اپریل ۲۰۰۰ء
بیاض، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	مدیر: خالد احمد، عمران منظور	۲۰۰۰ء، ۲۰۰۱ء
خیال و فن، لاہور، دوحہ، خلیجی، نعت نمبر	مدیر اعلیٰ: محمد ممتاز راشد	۲۰۰۱ء
جہان حمد، کراچی کتابی سلسلہ نعت نمبر ۶	مرتب: طاہر حسین سلطانی	مئی، ۲۰۰۱ء
جہان حمد، کراچی کتابی سلسلہ نعت نمبر ۷	مرتب: طاہر حسین سلطانی	مئی ۲۰۰۱ء
راہ نجات، کراچی، کتابی سلسلہ، نعت نمبر	مدیر اعلیٰ: غلام مجتبیٰ احدی	مئی ۲۰۰۳ء
دنیائے نعت، کراچی، کتابی سلسلہ، نعت نمبر	مرتب: عزیز الدین خاکی القادری	مارچ، ۲۰۰۴ء
ارمغانِ حمد، کراچی، ماہنامہ، نعت نمبر	مرتب: طاہر حسین طاہر سلطانی	اپریل ۲۰۰۴ء
جہان حمد، کراچی کتابی سلسلہ نعت نمبر	مرتب: طاہر حسین طاہر سلطانی	مئی ۲۰۰۴ء
مفیض، گوجرانوالہ، سہ ماہی، نعت نمبر	مدیر اعلیٰ: محمد اقبال نجمی	۲۰۰۵ء
ندائے شاہی، مراد آباد (بھارت)، نعت نمبر	مرتب: محمد سلمان منصور پوری	اپریل ۲۰۰۵ء
لکھاری (پنجابی)، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	ایڈیٹر: میاں اقبال زخمی	اگست ۲۰۰۵ء
کاروانِ نعت، لاہور، ماہنامہ، نعت خوانی نمبر	مدیر: محمد ابرار حنیف مغل	۲۰۰۷
اردو کلچرل سوسائٹی شکاگو، امریکہ، نعت نمبر	مدیر: ندارد	جولائی ۲۰۰۷ء
مفیض، گوجرانوالہ، سہ ماہی نعت تبصرہ نمبر	مدیر اعلیٰ: محمد اقبال نجمی	۲۰۰۸ء
''المدینہ'' کراچی، ماہنامہ، حمد و نعت نمبر	ایڈیٹر: قاری حامد محمود قادری	اپریل ۲۰۱۰
الاصلاح، مقام اشاعت ندارد، نعت نمبر ۱۴۳	مدیر: ندارد	سال اشاعت: ندارد

باب کے آخر میں نعتیہ مجلوں کے مختلف شماروں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ ان چند اہم نعتیہ مجلوں میں درج ذیل نام شامل ہیں: ☆ مجلّہ ''لیلۃ النعت'' کراچی ۱۹۸۷ء ☆ مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ، ۱۹۹۱ء ☆ پہلا مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ، ۱۹۸۸ ۔

۱۹۸۹ء☆ دوسرا مجلّہ حضرت حسان، نعت ایوارڈ، ۱۹۹۲ء☆ تیسرا مجلّہ ''نعت نمبر'' حضرت حسان، نعت ایوارڈ، ۱۹۹۴ء۔''

مختلف تنظیمیں اپنی سالانہ نعتیہ کارکردگی اُجاگر کرنے کے لیے تواتر سے مجلوں کا اہتمام کرتی ہیں جو زیادہ تر مستقل عنوانات کے تحت شایع ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے حسب معمول مجلّے کے مضمون نگاروں اور مشمولات کا تعارف دیا ہے۔ بعض جگہ خامیوں کو بھی اُجاگر کیا ہے۔ مجموعی طور پر یہ باب پاکستان میں نعتیہ صحافت کے مختلف گوشوں کا بھرپور احاطہ کرتا ہے۔

۷۔ پاکستان میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت

تذکرہ نگاری ادب کی اہم اصناف میں سے ہے۔ کلاسیکی ادب کا ایک بڑا ذخیرہ تذکروں کی صورت میں محفوظ ہے۔ تخلیق کے ساتھ جب تک تخلیق کار کا تذکرہ شامل نہ ہو، تفہیم ادھوری رہتی ہے۔ تذکرے کی مختلف اقسام ہیں۔ اب شخصیات کے علاوہ کلیات، دواوین اور کتابوں کے الگ تذکرے بھی مرتب ہونے لگے ہیں۔ اس باب میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے نعتیہ تذکرہ نگاری کو موضوع بنایا ہے۔ انھوں نے درج ذیل عنوانات کے تحت نعتیہ ادب کی روایت کا تذکرہ کیا ہے:

''لفظ ''تذکرہ'' معنی و مفہوم کی روشنی میں☆ نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کا آغاز☆ عام اُردو غزل گو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری ☆ تذکرہ اور تذکرہ نگاری کا فن ☆ تذکروں اور تذکرہ نگاری کی ترجیحات☆ اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کا آغاز وارتقاء☆ چند معروف مشاہیر نعتیہ تذکرہ نگار☆ چند تقویت دینے والے نعتیہ تذکرہ نگار☆ مستقل لکھنے والے نعتیہ تذکرہ نگار☆ نعتیہ تذکرہ نگاری کی حامل کتب☆ رسائل وجرائد اور نعت نمبروں کی نعتیہ تذکرہ نگاری☆ صریر خامہ، ۱۹۷۸ء☆ مہک، ۱۹۸۰ء ☆ ''شام وسحر'' نعت نمبر، ۱۹۸۱ء☆ نقوش رسول نمبر'' لاہور (جلد دہم) ۱۹۸۴ء

☆ ماہنامہ ''نعت'' لاہور، جنوریِ ۱۹۸۸ء☆ مجلّہ ''اوج''، لاہور، ۹۳۔۱۹۹۲ء ☆ مجلّہ ''اوج'' لاہور (نعت نمبر ۱)☆ مجلّہ ''اوج'' لاہور (نعت نمبر ۲)☆ ''نعت رنگ''، کراچی،

۱۹۹۵ء☆ حمد و نعت کی بہاریں، ۲۰۰۴ء۔"

ڈاکٹر شہزاد احمد نے نعتیہ تذکرہ نگاری سے پہلے اُردو تذکرہ نگاری کے فن اور روایت کو بیان کیا ہے۔ پھر نعت کے مستقل خدمت گاروں کا تذکرہ ملتا ہے۔ میرؔ کے "نکات الشعرا" (فارسی ۱۵۲ـ) سے لے کر شاعر علی شاعر کے "سفیرانِ سخن، چار حصّے (۲۰۰۵ء) تک کل ۳۸ تذکروں کی فہرست دی ہے۔ ان تذکروں میں نعت گو شعرا کا ذکر بھی ملتا ہے مگر زیادہ گہرائی سے نہیں۔

نعتیہ تذکرہ کا آغاز کرنے والوں میں ڈاکٹر صاحب نے "پروفیسر یونس شاہ گیلانی، گوہر ملسیانی، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری، پروفیسر اشفاق احمد، ادیب رائے پوری، حفیظ تائب، ڈاکٹر سید شمیم گوہر، افضال نقوی، فضل فتح پوری، پروفیسر اکرم رضا، ڈاکٹر ریاض مجید، پروفیسر محمد شعیب، ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی، راجا رشید محمود، ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری، ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، ڈاکٹر مظفر عالم جاوید، ڈاکٹر عاصی کرنالی اور حمایت علی شاعر کے نام پیش کیے ہیں۔ (۲۸)

یہ وہ تذکرہ نگار ہیں جنھوں نے اُردو ادب میں اپنی خدمات انجام دیں اور نعت پر بھی توجہ دی۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے اُن تذکرہ نگاروں کے اسمائے گرامی بیان کیے ہیں جن کی اوّل و آخر وابستگی نعت سے ہے۔ خالص نعت سے منسلک ان تذکرہ نگاروں میں "نور احمد میرٹھی، راجا رشید محمود، شہزاد احمد، پروفیسر شفقت رضوی اور سید محمد قاسم" کے نام شامل ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے نعتیہ تذکرہ نگاری پر مبنی کتب کی فہرست بھی دی ہے۔ ۷۰ کتابوں پر مبنی اس فہرست میں ایسی کتابیں بھی شامل ہیں جن میں نعتیہ تذکرہ نگاری کے شواہد موجود ہیں یہ تذکرہ نگاری کے عمل میں کسی نہ کسی طرح سے معاون ہیں۔ فہرست ملاحظہ ہو:

۱۔ برق، طلحہ رضوی، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، دانش اکیڈمی ملکی محلّہ، آرہ بہار، بھارت، جنوری ۱۹۷۴ء

۲۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اُردو کی نعتیہ شاعری، آئینہ ادب، چوک انارکلی، لاہور، ۱۹۷۴ء

۳۔ اشفاق، رفیع الدین، سید، ڈاکٹر، اُردو میں نعتیہ شاعری، (ڈاکٹریٹ)، مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ، کراچی، ۱۹۷۶ء

۳۔شمس بریلوی، علامہ، کلام رضا کا تحقیقی اور ادبی جائزہ، مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی، ۱۹۷۶ء

۴۔اعوان، ملک شیر محمد، مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری، مرکزی مجلس رضا، لاہور، بار چہارم، ۱۹۷۶ء

۵۔اختر الحامدی ضیائی، علامہ، امام نعت گویاں، مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، ساہیوال، ۱۹۷۷ء

۶۔محمود، راجا رشید، اقبال و احمد رضا مدحت گران پیغمبر، اختر کتاب گھر، لاہور، آخری ایڈیشن، ۱۹۷۷ء

۷۔ندوی، عبداللہ عباس، ڈاکٹر، عربی میں نعتیہ کلام، میزانِ ادب، کراچی (باراوّل) ۱۹۷۸ء

۸۔بخت آور، آنحضرت کے دور کی نعتیہ شاعری، پاکستان ادبی سنگت، لاہور، س ن

۹۔گیلانی، یونس شاہ، سید، پروفیسر، تذکرہ نعت گویانِ اردو، (حصہ اوّل)، مکہ بکس، ۵۔بخشی اسٹریٹ متصل چوک اردو بازار، لاہور، ۱۹۸۲ء

۱۰۔گوہر ملسیانی، عصر حاضر کے نعت گو، گوہر ادب پبلی کیشنز، صادق آباد، ۱۹۸۳ء

۱۱۔تائب، عبدالحفیظ، گل چیدہ نمبرام، سیرت مشن پاکستان، ۹۰ نبی بخش پارک، شاد باغ، لاہور ۱۹۸۳ء

۱۲۔کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر، نبی کریم کا ذکر بلوچستان میں، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، ۱۳، ای شاہ عالم مارکیٹ، لاہور، ۱۹۸۳ء

۱۳۔گیلانی، یونس شاہ، سید، پروفیسر، تذکرہ نعت گویانِ اُردو، (حصہ دوم)، مکہ بکس، ۵، بخشی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور، ۱۹۸۴ء

۱۴۔شاہجہانپوری، ابوسلمان، ڈاکٹر، تذکرہ نعت گو شاعرات، ادارہ تصنیف و تحقیق، پاکستان، کراچی، ۱۹۸۴ء

۱۵۔اشفاق احمد، پروفیسر، شاعری اور حسان بن ثابت، ثاقب پرنٹرز اینڈ پبلشرز عقب گھنٹہ گھر ملتان، ۱۹۸۴ء

۱۶۔ادیب، لطیف حسین، سید، ڈاکٹر، تذکرہ نعت گویانِ بریلی، روشن پبلی کیشنز روشن محل سوتھا بدایوں (انڈیا)، ۱۹۸۶ء

۱۷۔شہزاد احمد، ڈاکٹر، لاکھوں سلام (تذکرہ تضمین نگار شعراء)، مکتبہ حمد و نعت، ۲۴ نوشین سینٹر، دوسری منزل، اُردو بازار، کراچی، ۱۹۸۶ء

۱۸۔ادیب رائے پوری، مدارج النعت، A-837 بلاک ’ایچ‘ شمالی ناظم آباد، کراچی، ۱۹۸۶ء

۱۹۔آزاد، فتح پوری، محمد اسماعیل، ڈاکٹر، نعتیہ شاعری کا ارتقاء، صدر شعبہ اُردو، مہاتما گاندھی پوسٹ گریجویٹ کالج، فتح پور، (یوپی) انڈیا، ۱۹۸۸ء

۲۰۔شمس بدایونی، ڈاکٹر، تذکرہ شعرائے بدایوں، دربارِ رسول میں، محمد عبدالستار بدایونی، کراچی، ۱۹۸۸ء

۲۱۔گوہر، شمیم، سید، ڈاکٹر، نعت کے چند شعرائے، متقدمین، سید ابوطاہر، خانقاہِ حلیمیہ ابوالعلائیہ، ۱۲۷، چک، نیا حجرہ، الہ آباد، انڈیا، ۱۹۸۹ء

۲۲۔فضل فتح پوری،افضال حسین نقوی،اردو نعت تاریخ وارتقاء،ڈار پبلی کیشنز،کراچی نمبر۲،۱۹۸۹ء

۲۳۔رضا،محمد اکرم،پروفیسر،کاروانِ نعت کے حدی خواں،فروغ ادب اکادمی، گوجرانوالہ۱۹۸۹ء

۲۴۔ریاض مجید،ڈاکٹر،اُردو میں نعت گوئی،(ڈاکٹریٹ)،اقبال اکادمی،پاکستان،لاہور،۱۹۹۰ء

۲۵۔شعیب،محمد،پروفیسر،اسلامی نعتیہ شاعری اورشاہ ولی اللہ،شاہ عنایت قادری اکیڈمی، لاہور،۱۹۹۱ء

۲۶۔عثمانی،شاہ رشاد،ڈاکٹر،اُردو شاعری میں نعت گوئی (ڈاکٹریٹ،ایک تنقیدی مطالعہ،مجلس مصنفین اسلامی،شانتی باغ،نیا کریم گنج،گیا، بہار(انڈیا)،۱۹۹۱ء

۲۷۔غوث میاں،پاکستان کے نعت گوشعرا،حضرت حسان حمد ونعت بک بینک پاکستان،کراچی،۱۹۹۲

۲۸۔آزاد،فتح پوری،محمد اسماعیل،ڈاکٹر اُردو شاعری میں نعت،ڈاکٹریٹ،دوجلدیں،اول ابتداء سے عہد محسن تک، دوم حالی سے حال تک)نسیم بک ڈپو،۲۵۔جی بی مارگ لکھنو،انڈیا،۱۹۹۲ء

۲۹۔ادیب رائے پوری،مشکوٰۃ النعت،اُردو میں عربی کی نعتیہ شاعری کا جائزہ،۱۹۹۲

۳۰۔شہزاد احمد،کراچی کے نعت گو(تذکرہ)مجلّہ اوج،گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ لاہور،۹۳۔۱۹۹۲ء

۳۱۔شہزاد احمد،حیدرآباد(سندھ)کے نعت گو(تذکرہ)،مجلّہ اوج،گورنمنٹ کالج شاہدرہ لاہور،۹۳۔۱۹۹۲ء

۳۲۔مجلّہ 'لیلۃ النعت'' مرکزی گل بہار نعت کونسل،پاکستان،ٹرسٹ گل بہار،کراچی،۱۹۹۳ء

۳۳۔قاسم،محمد،سید،پاکستان کے نعت گوشعراء(حصہ اوّل)،ہارون اکیڈمی،کراچی،۱۹۹۳ء

۳۴۔آفتاب نقوی،احمد،ڈاکٹر،مجلّہ ''اوج''(ہردو نعت نمبر)،گورنمنٹ کالج شاہدرہ،لاہور۹۳۔۱۹۹۲ء

۳۵۔محمود،راجارشید،غیرمسلموں کی نعت گوئی،(تذکرہ،انتخاب)،نیوشالامار کالونی ملتان روڈ،لاہور،۱۹۸۴ء

۳۶۔محمود،راجارشید،پاکستان میں نعت،طارق محمود،ایجوکیشنل ٹریڈرز پبلشرز،اُردو بازار،لاہور،۱۹۹۴ء

۳۷۔رئیس احمد،حریم نعت(تذکرہ،انتخاب)،اقلیم نعت ٹی اینڈ ٹی فلیٹ فیز۵،شادمان ٹاؤن شمالی،کراچی،۱۹۹۵ء

۳۸۔محمود،راجارشید،خواتین کی نعت گوئی(تذکرہ انتخاب)،اظہر منزل مسجد اسٹریٹ نمبر۵،نیوشالامار کالونی ملتان روڈ۔لاہور،پاکستان،۱۹۹۵ء

۳۹۔قمر وارثی،اختر لکھنوی،خوشبو سے آسماں تک(تذکرہ و ردیفی انتخاب نعت)،دبستانِ وارثیہ،۱۲۔ایل، ۴۴۶،اورنگی ٹاؤن،کراچی،۱۹۹۵ء

۴۰۔شہزاد احمد، بارگاہِ رسالت کے نعت گو، ناشر: ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی، ۲۴، نوشین سینٹر، دوسری منزل، اردو بازار، کراچی، ۱۹۹۶ء

۴۱۔سلیم، چودھری، محمد، شعرائے امرتسر کی نعتیہ شاعری، مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، ۹۳۔۷، این، سمن آباد، لاہور، ۱۹۹۶ء

۴۲۔قمر وارثی، جلوے حیات آراستہ (تذکرہ ردیفی انتخاب نعت)، دبستانِ وارثیہ، ۱۲، ایل، ۴۴۶، اورنگی ٹاؤن، کراچی، ۱۹۹۶ء

۴۳۔میرٹھی، نور احمد، بہر زماں بہر زباں ﷺ، (غیر مسلم شعرا کا عالمی نعتیہ تذکرہ)، ناشر: ادارہ فکر نو، کراچی۔ بی۔ 11/78,35، کورنگی، کراچی، ۱۹۹۶ء

۴۴۔قمر وارثی، آب و تابِ رنگ و نور (تذکرہ ردیفی انتخاب نعت)، دبستانِ وارثیہ، ۱۲، ایل، ۴۴۶، اورنگی ٹاؤن، کراچی، ۱۹۹۷ء

۴۵۔شاکر کنڈان، اُردو نعت اور عساکر پاکستان ماہنامہ نعت، کراچی، اظہر منزل مسجد اسٹریٹ نمبر ۵، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ۔ لاہور، پاکستان، ۱۹۹۷ء

۴۶۔طاہر سلطانی، اذانِ دیر (غیر مسلم حمد گو شعرا)، ادارہ چمنستان حمد و نعت 38/26، بی ون ایریا، لیاقت آباد کراچی، ۱۹۹۷ء

۴۷۔صدیقی، مظفر عالم جاوید، ڈاکٹر، اُردو میں میلاد النبی، فکشن ہاؤس، ۱۸، مزنگ روڈ، لاہور ۱۹۹۸ء

۴۸۔قمر وارثی، جمال اندر جمال (تذکرہ و ردیفی انتخاب نعت)، دبستانِ وارثیہ، ۱۲، ایل، ۴۴۶، اورنگی ٹاؤن، کراچی، ۱۹۹۸ء

۴۹۔شاعر، حمایت علی، عقیدت کا سفر (سات سو سالہ نعتیہ شاعری کا جائزہ)، دنیائے ادب، سی بی، الفلاح سوسائٹی، فیصل کالونی، کراچی، ۱۹۹۹ء

۵۰۔طاہر سلطانی، حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر (شاعرات کی حمد گوئی)، ادارہ چمنستان حمد و نعت 38/26، بی ون ایریا، لیاقت آباد کراچی، ۱۹۹۹ء

۵۱۔نشیط، یحییٰ، سید، ڈاکٹر، اُردو میں حمد و مناجات (حمدیہ نثری ادب)، ناشر: فضلی سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، اردو بازار، کراچی، ۲۰۰۰ء

۵۲۔گوہر، سید شمیم احمد، ڈاکٹر، اُردو کا نعتیہ ادب (اور انتخاب، قصائد نعتیہ)، ناشر: سید حیات احمد، 127183/ چک، نیا حجرہ، الہٰ آباد، یوپی، انڈیا، ۲۰۰۱ء

۵۳۔عاصی کرنالی، ڈاکٹر، اُردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر، اقلیم نعت، ۵۰۔بی، سیکٹر ۱۱۔اے نارتھ کراچی،

کراچی، پاکستان، ۲۰۰۱ء

۵۴۔شفقت رضوی، پروفیسر، اُردو میں حمد گوئی (چند گوشے)، جہانِ حمد پبلی کیشنز، 38/26بی ون ایریا، لیاقت آباد، کراچی، ۲۰۰۲ء

۵۵۔شفقت رضوی، پروفیسر، اُردو میں نعت گوئی (چند گوشے)، جہانِ حمد پبلی کیشنز، 38/26بی ون ایریا، لیاقت آباد، کراچی، ۲۰۰۲ء

۵۶۔قریشی، محمد اسحاق، ڈاکٹر، برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری (ڈاکٹریٹ)، ناشر: مرکز معارف اولیاء، محکمہ اوقاف، حکومت پنجاب، لاہور، ۲۰۰۲ء

۵۷۔اُجاگر، نثار علی، سدا بہار نعتیں، دعوتِ اسلام پبلی کیشنز، ضرب اسلام ہاؤس، 1/2 نزد آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی، ۲۰۰۳ء

۵۸۔قمر رعینی، تذکرۂ نعت گویانِ راولپنڈی، اسلام آباد، ناشر: انجم پبلشرز، راولپنڈی، ۲۰۰۴ء

۵۹۔طاہر سلطانی، اُردو حمد کا ارتقاء (حمد گو شعرا کا تذکرہ)، جہانِ حمد پبلی کیشنز، 38/26بی ون ایریا، لیاقت آباد، کراچی، ۲۰۰۴ء

۶۰۔تائب، حفیظ، حمد و نعت کی بہاریں، ناشر: روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور میں قسط وار۔ مجلّہ لیلۃ النعت، کراچی میں یکجا شایع ہوا، ۲۰۰۴ء

۶۱۔طاہر سلطانی، گلشن حمد (غیر مسلم حمد گو شعرا کا اولین تذکرہ)، جہانِ حمد پبلی کیشنز، 38/26بی ون ایریا، لیاقت آباد، کراچی، ۲۰۰۵ء

۶۲۔شاکر کنڈان، نعت گویانِ سرگودھا، ادارۂ فروغِ ادب، 132-بی، استقلال آباد، سرگودھا، ۲۰۰۶ء

۶۳۔میرٹھی، نور احمد، گلبانگ وحدت (غیر مسلم حمد گو شعرا کا تذکرہ)، ادارہ فکرنو، کراچی۔بی۔11/78,35، کورنگی، کراچی، ۲۰۰۷ء

۶۴۔طاہر سلطانی، خوشبوؤں کا سفر (تذکرہ نعت گویانِ پنجاب)، جہانِ حمد پبلی کیشنز، نوشین سینٹر، سیکنڈ فلور، روم نمبر ۱۹، اردو بازار، کراچی، ۲۰۰۷ء

۶۵۔قاسم، محمد، سید، پاکستان کے نعت گوشعرا، (حصہ دوم)، شبیر احمد انصاری، حرا فاؤنڈیشن، پاکستان

(رجسٹرڈ) کراچی، پی او بکس 7272، کراچی، ۲۰۰۷ء

۶۶۔رضا ،محمد اکرم، پروفیسر، قافلہ شوق کے مسافر (نعت گوشعرا سے متعلق نعتیہ مضامین،فروغِ ادب اکادمی، ۸۸۔بی، سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ، ۲۰۰۷ء

۶۷۔منہاس، عابد، چکوال میں نعت گوئی، ناشر: کشمیر پبلی کیشنز اینڈ بک ڈپو، تلہ گنگ، چکوال، ۲۰۰۸ء

۶۸۔شوکت زریں چغتائی، ڈاکٹر، اردو نعت کے جدید رجحانات، (ڈاکٹریٹ) بزم تخلیق ادب پاکستان، پوسٹ بکس نمبر 17667، کراچی، ۲۰۱۱ء

۶۹۔محمود، راجا رشید، اُردو کے صاحب کتاب ،نعت گو (چار حصے)،اظہر منزل ،مسجد اسٹریٹ نمبر ۵، نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، لاہور، ۱۹۹۰ء

اس باب کے آخری حصّے میں ڈاکٹر صاحب نے رسائل و جرائد اور نعت نمبروں کی تذکرہ نگاری کے حوالے سے ''صریرِ خامہ'' ۱۹۷۸ء، ''مہک'' ۱۹۸۰، ''شام و سحر'' ۱۹۸۱ء ، ''نقوش'' رسول نمبر ۱۹۸۴ء، ماہنامہ ''نعت'' ۱۹۸۸ء، مجلّہ ''اوج'' ۹۳۔۱۹۹۲ء، ''نعت رنگ'' ۱۹۹۵ء اور ''حمد و نعت کی بہاریں'' ۲۰۰۴ء کا جائزہ پیش کیا ہے۔انھوں نے مذکورہ رسائل میں تذکرہ نگاری کے مضامین کے عنوانات الگ نکال کر بیان کردیے ہیں۔ رسالے کا سال اشاعت اور مدیر کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔''نعت رنگ'' کے ۲۵ شماروں کی الگ فہرست مرتب کی گئی ہے۔مضامین رسالے میں کس صفحے سے شروع ہو کر کس صفحے پر اختتام پذیر ہو رہے ہیں، یہ وضاحت بھی کی گئی ہے۔اس سے ڈاکٹر صاحب کی محنت کا اندازہ تو ہوتا ہی ہے لیکن یہ بات بھی عیاں ہے کہ انھوں نے بنیادی ماخذ تک خود رسائی حاصل کی ہے۔

اُن کا یہ تحقیقی مقالہ پاکستان کے نعتیہ ادب کے ارتقا کی ایک مستند دستاویز ہے۔اس کی اہمیت کے بارے میں مشمولہ مجلّہ جہان حمد و نعت اکادمی کشمیر میں ابن عبداللہ لکھتے ہیں:

> ''ڈاکٹر شہزاد احمد برس ہا برس سے اپنے متعلقہ موضوع پر کام کرتے آئے ہیں۔انھوں نے نہ صرف خود اس موضوع پر اپنی زندگی وقف کردی بل کہ متعدد طلبا میں بھی اس موضوع کی دل چسپی و اہمیت کو فروغ دیا۔۔۔اُن کی

نیت شوق اور مسلسل محنت کا ایک عملی نمونہ یہ تحقیقی مقالہ ہے جس کو نعتیہ تحقیق کے میدان میں ایک سنگ میل کی حیثیت حاصل رہے گی۔'' (۲۹)

حاصلِ کلام یہ ہے ''اُردو نعت پاکستان میں'' ڈاکٹر شہزاد احمد کا عشق ہے جسے پاکستانی نعت کا انسائیکلو پیڈیا قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ یہ اُن کی نعتیہ ادب سے پچاس سالہ وابستگی کا ثمر ہے، جو انھیں جذبۂ عشقِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صلے میں عطا ہوا ہے۔ اس مقالے میں نعتیہ صحافت کی تاریخ، ارتقا اور پاکستانی نعت گو شعرا کے جذبہ حب الوطنی کو جس جامعیت سے بیان کیا ہے وہ نعتیہ تحقیق کے آسمان پر روشن ستارے کی مانند چمکتے رہیں گے۔

اساسِ نعت گوئی

اساس نعت گوئی، نعتیہ ادب کی روایت پر محیط ہے اور اس میں عربی، فارسی اور اُردو نعت کا ارتقا پیش کیا گیا ہے۔ ۱۰۴ صفحات پر مبنی یہ کتاب پیپر بیک کے ساتھ رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی کے زیر اہتمام ۲۰۱۶ء میں شایع ہوئی۔ اس کا انتساب ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق کے نام ہے۔ اس میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے اُن کے مقالے کو نعتیہ ادب کا مستند حوالہ قرار دیا ہے۔ انتساب کی عبارت ملاحظہ ہو: ''اُردو نعت کے موضوع پر سب سے پہلے پی ایچ ڈی اور اُردو نعتیہ ادب کی راہیں متعین کرنے والے پروفیسر ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق کے نام جن کا تحقیقی و علمی مقالہ ''اُردو میں نعتیہ شاعری'' آج بھی بنیادی معلومات کا مستند حوالہ ہے۔''

اس کتاب میں پہلے نعت گو کا مختلف حوالوں سے ذکر کیا گیا ہے۔ مبشرات کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ نعت کے لغوی و اصطلاحی مفاہیم کے ساتھ نعت کی اہمیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں نعت کی صورتیں قلم بند کی گئی ہیں۔ اس کے بعد عربی نعت میں خلفائے راشدین کے نعتیہ کلام کے نمونے دیے گئے ہیں۔ پھر ''عربی نعت'' کے عنوان کے تحت حضرت حسان بن ثابت سے ابو محمد طاہر سیف الدین تک عربی زبان کے ۳۹ نعت گو شعرا کا تذکرہ مع نمونہ کلام کیا ہے۔ شعرا کا تعارف انتہائی مختصر اور اُدھورا ہے البتہ کلام کے حوالے ہر جگہ موجود ہیں جس سے کتاب کی افادیت اور استناد میں شک نہیں رہ گیا۔

اس کے بعد فارسی کے نعت گو شعرا کا ذکر کیا گیا ہے۔ فردوسی سے جان محمد قدسی تک پچیس شعرا فارسی نعت کی روایت میں شامل نظر آتے ہیں۔

آخر میں 'اُردو نعت'' کے عنوان کے تحت کم وبیش چونسٹھ شعرا کا نمونہ کلام زمانی ترتیب سے جلوہ گر نظر آتا ہے۔ اس میں سید محمد حسینی خواجہ بندنواز گیسودراز سے ۱۹۴۸ء تک کے شعرا جمع ہیں۔ آخری نعت گو، اختر شیرانی، محمد داؤد ٹونکی (متوفی: ۱۹۴۸ء) ہیں۔ اس باب کے آغاز میں سید محمد حسینی کو اُردو کا پہلا نعت گو قرار دیا گیا ہے نیز یہ بتایا گیا ہے کہ فخر دین نظامی کی مثنوی کدم راؤ پدم راؤ میں نعت کا ذکر ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری کی نئی تحقیق کا ذکر ہے، موصوف لکھتے ہیں:

> ''اُردو کی سب سے پہلی تصنیف ملا داؤد کی ''مثنوی چندائن'' ہے جو اُردو زبان کا اولین لسانی وادبی نمونہ ہے۔ ملا داؤد نہ صرف یہ کہ اُردو کے پہلے شاعر ہیں بل کہ وہ اُردو کے پہلے نعت گو بھی ہیں۔'' (۳۰)

''اساس نعت گوئی'' نعت کے معنی ومفہوم، نعت کے ابتدائی نمونوں اور قیام پاکستان تک کی نعتیہ روایت کا اجمالی تعارف ہے۔ یہ تعارف اصل میں ڈاکٹر شہزاد احمد کے پی ایچ ڈی کے مقالے کا پہلا باب ہے اور اس کی اہمیت یہ ہے کہ نعتیہ روایت پر طلبہ اور قارئین نعت کے لیے الگ سے کوئی کتاب دستیاب نہیں، یہ اس کمی کو پورا کرتی نظر آتی ہے اور یہ مختصر تعارف نعت شناسی اور نعت فہمی کے فروغ کے حوالے سے اہمیت سے خالی نہیں۔

اُردو میں نعتیہ صحافت

ڈاکٹر شہزاد احمد اُردو نعت کے تقریباً تمام گوشوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ نعتیہ صحافت کے آغاز وارتقا پر اُن کی نظر گہری ہے۔ اُن کی یہ کتاب ۷۵ اصفحات پر محیط ہے اور رنگ ادب پبلی کیشنز کراچی نے اسے ۲۰۱۶ء میں شائع کیا ہے۔ اس کے مشمولات درج ذیل عنوانات کے تحت ترتیب دیے گئے ہیں:

۱۔ صحافت کا آغاز

۲۔ اسلامی صحافت کا کردار

۳۔ نعتیہ صحافت کے موضوع پر ہونے والے کام

۴۔ نعتیہ ماہ نامے: آغاز وارتقا تک

۵۔ نعتیہ کتابی سلسلے

۶۔ ضمیمہ

۷۔ نعتیہ اخباری روزنامے

۸۔ دنیائے نعت میں نعت نمبروں کا آغاز

۹۔ پاکستان میں نعتیہ مجلوں کی روایت

ڈاکٹر شہزاد احمد تحقیق کے شعبہ میں قطعیت کے حامی ہیں۔اسی باعث انھوں نے نعتیہ صحافت کے اولین ماہناموں اور کتابی سلسلوں کو واضح انداز میں بیان کیا ہے۔اپنے موقف کومستند بنانے کے لیے وہ دیگر احباب کی تحقیق کو بھی بطور سند پیش کرتے نظر آتے ہیں۔اس کتاب کے بارے میں وہ رقم طراز ہیں:

> ''اس میں نعتیہ صحافت کی اولیات کو نہ صرف واضح کیا گیا ہے بل کہ اولیات کے ضمن میں از خود پیدا کردہ ابہام کو بھی ختم کیا ہے تا کہ حقائق وشواہد کی روشنی میں نعتیہ صحافت کے حقیقی منظر نامے کو دوام حاصل ہو۔''(۳۱)

اپنی اس تحقیق میں انھوں نے ادیب رائے پوری کے نعتیہ ماہنامے ''نوائے نعت، کراچی، ۱۹۸۴ء کو جہان نعت کا پہلا ماہ نامہ قرار دیا ہے اور پھر ترتیب سے ماہ نامہ 'نعت' لاہور، ماہ نامہ ''حمد ونعت''، کراچی، ماہ نامہ ''ارمغانِ حمد'' کراچی اور ماہ نامہ '' کاروانِ نعت' لاہور کا ذکر کیا ہے۔

نعتیہ کتابی سلسلے میں وہ ''ایوانِ نعت'' لاہور ۱۹۸۷ء کو پہلا باقاعدہ کتابی سلسلہ قرار دیتے ہیں۔دیگر کتابی سلسلوں کے نام یہ ہیں:

۱۔ ایوانِ نعت	لاہور	۱۹۸۷ء
۲۔ نعت رنگ	کراچی	۱۹۹۵ء

۳۔	جہانِ حمد	کراچی	۱۹۹۸ء
۴۔	سفیرِ نعت	کراچی	۲۰۰۱ء
۵۔	دنیائے نعت	کراچی	۲۰۰۱ء
۶۔	راہِ نجات	کراچی	۲۰۰۲ء
۷۔	عقیدت	سرگودھا	۲۰۰۴ء
۸۔	نعت نیوز	کراچی	۲۰۰۷ء
۹۔	معین ادب	فیصل آباد	۲۰۰۷ء
۱۰۔	خوشبوئے نعت	سرگودھا	۲۰۰۷ء
۱۱۔	مدحت	لاہور	۲۰۱۰ء
۱۲۔	فروغِ نعت	اٹک	۲۰۱۳ء
۱۳۔	نعتیہ ادب	اٹک	۲۰۱۳ء
۱۴۔	جہانِ نعت	انڈیا	۲۰۱۳ء
۱۵۔	جہانِ نعت	کراچی	۲۰۱۴ء

ڈاکٹر شہزاد احمد کی یہ کتاب اصل میں اُن کے پی ایچ ڈی کے مقالے کا باب ششم ہے جس میں اضافہ کر کے اُسے حالیہ نعتیہ پیش رفت سے مزین کیا گیا ہے۔ کتابی سلسلوں کے ضمیمے میں ''فروغ نعت، نعتیہ ادب، جہانِ نعت، کراچی اور جہان نعت انڈیا'' کا ذکر ہے اور دیباچے میں ہندوستان سے جاری ہونے والے ایک نئے رسالے کی نوید سنائی ہے، وہ لکھتے ہیں:

> ''جہانِ نعت' ہندوستان کا پہلا حمد و نعت کا ادبی ششماہی مجلّہ ہے جس کی اشاعت جاری ہے۔ ابھی حال ہی میں میرے ایک کرم فرما فیروز اے سیفی (نیویارک، امریکہ) نے بذریعہ ٹیلی فون مجھے یہ خوش خبری دی ہے کہ ہندوستان سے ایک اور نعتیہ رسالہ 'دبستانِ نعت' کے نام سے شایع ہو رہا ہے جس کا پہلا شمارہ ترتیب کے مراحل سے دوچار ہے۔'' (۳۲)

اُردو میں نعتیہ صحافت کی خوبی یہی ہے کہ اس میں ڈاکٹر صاحب نے تازہ ترین نعتیہ سرگرمیوں سے قارئین کو باخبر کیا ہے۔ یہ نعت کے ایک الگ گوشے کا جامع احوال ہے۔ اس لیے اسے الگ کتابی صورت میں قارئین تک پہنچانا ایک مستحسن عمل ہے۔

کتابی سلسلوں کے علاوہ تین نعتیہ اخباری روزنامے، پبلک، کراچی، ڈیلی یارن، فیصل آباد اور فریدی نیوز (پندرہ روزہ) فیصل آباد' کا بیان ہے۔ پھر نعت نمبروں کی تفصیل ہے جس میں اولین نعت نمبر کا ذکر ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے نور احمد میرٹھی کی تحقیق کے مطابق ہندوستان کے ماہ نامہ ''کیلاش'' کے اگست ۱۹۴۰ء کے شمارے کو پہلا نعت نمبر قرار دیا ہے۔ (۳۳)

کتاب کے آخر میں پاکستان میں شایع ہونے والے نعتیہ مجلوں کی روایت بیان کی گئی ہے۔ ان مجلوں میں ''لیلتہ النعت'' کراچی، مجلّہ ''حضرت حسان نعت ایوارڈ، کراچی کے مختلف شماروں کا ذکر ہے۔ یہ کتاب نعتیہ صحافت کے باب میں روایت کو جمع کرنے کی اپنی نوعیت کی منفرد اور جامع کوشش ہے۔ ابھی تک نعتیہ صحافت کے حوالے سے ایسا جامع کام دیکھنے میں نہیں آیا۔

نعت رنگ کے پچیس شمارے: ایک اجمالی تعارف

نعت رنگ عہد حاضر میں نعتیہ ادب کی ترویج کا سب سے اہم اور مرکزی کتابی سلسلہ ہے۔ اس نے اپنے معیار کی بدولت اردو ادب کے ثقہ ناقدین کو نعتیہ ادب پر خامہ فرسائی کی طرف مائل کیا ہے۔ شعبۂ نعت میں ایک عرصے تک تنقید کو شجر ممنوعہ کی حیثیت حاصل رہی۔ اس جمود کو توڑنے میں نعت رنگ نے کلیدی کردار ادا کیا ہے اور اب یہ فروغ نعت کی ایک تحریک کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اگر نعتیہ ادب اور صحافت کی تاریخ مرتب کی جائے تو نعت رنگ سرفہرست قرار پائے گا۔ سید صبیح رحمانی کے اس کتابی سلسلے 'نعت رنگ' کا اجمالی تعارف ڈاکٹر شہزاد احمد نے ''نعت رنگ کے پچیس شمارے'' کے عنوان سے پیش کیا ہے۔

نعت رنگ کا تعارف

نعت رنگ کا پہلا شمارہ اپریل 1995 میں شایع ہوا۔ بیس سال کے طویل عرصے اور وقفے وقفے کے ساتھ اس کے پچیس شمارے منظر عام پر آ چکے ہیں۔ نعت رنگ کے خصوصی شمارو

ں میں علیٰ الترتیب تنقید نمبر:1995 ،حمد نمبر:1999 ،امام احمد رضا نمبر:2005 اور سلور جوبلی نمبر:2015 کی حیثیت سے منظر عام پر آئے۔نعت رنگ کے مدیر سید صبیح الدین صبیح رحمانی ہیں۔رسالہ "نعت رنگ" نے نعتیہ شاعری کی تحقیق و تنقید پر نہایت بلند پایہ مقالات پیش کیے ہیں۔

نعت رنگ میں مشاہیر نعت کی تحریروں کے علاوہ اردو ادب کے ثقہ اور انتہائی معتبر حضرات کی تحریریں نمایاں طور پر شامل کی جاتی رہی ہیں۔نعت رنگ میں شایع ہونے والی کتب کو ڈاکٹر شہزاد احمد نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

> ''اولاً وہ مطبوعہ کتب جو نعت رنگ کی افادیت واہمیت کے حوالے سے شایع ہوئیں۔ثانیاً وہ مطبوعہ کتب جو نعت رنگ میں چھپنے والے مواد پر مشتمل ہیں اور ثالثاً نعت رنگ پر ہونے والے تحقیقی نوعیت کے وہ کام جو مختلف یونیورسٹیز کی سطح پر سامنے آرہے ہیں۔''(۳۴)

ڈاکٹر شہزاد احمد نے ''نعت رنگ'' کے اجمالی تعارف میں مذکورہ مطبوعہ کتب اور تحقیقی کاموں کی فہرست مہیا کی ہے اور ان پچیس شماروں کے مشمولات کا مختصر تذکرہ کیا ہے۔یہ ایک طرح کا اشاریہ بن گیا ہے اور تحقیق کے شعبہ سے وابستگان کے لیے مضامین تک رسائی آسان ہوگئی ہے۔پہلے نعت رنگ کے حوالے سے مطبوعات کی فہرست ملاحظہ ہو:

ا۔نعت اور آدابِ نعت	2003	علامہ کوکب نورانی
۲۔موضوعاتی اشاریہ السیرہ العالمی اور نعت رنگ	2003	حافظ محمد اظہر سعید
۳۔نعت رنگ کا تنقیدی و تحقیقی مطالعہ	2003	پروفیسر شفقت رضوی
۴۔اشاریہ "نعت رنگ"	2009	ڈاکٹر محمد سہیل شفیق
۵۔نعت رنگ: اہل علم کی نظر میں	2009	ڈاکٹر شبیر احمد قادری
۶۔فن اداریہ نویسی اور نعت رنگ	2010	ڈاکٹر افضال احمد انور
۷۔نعت نامے	2014	ڈاکٹر محمد سہیل شفیق

اب وہ مطبوعہ کتب ملاحظہ ہوں جو نعت رنگ میں چھپنے والے مواد پر مشتمل ہیں۔ان کتابوں کی

تعداد ۱۴ ہے اور ان کے عنوانات درج ذیل ہیں:

۱۔اردو نعت اور جدید اسالیب	1998	عزیز احسن
۲۔اردو میں حمد و مناجات	2000	ڈاکٹر سید محمد یحییٰ نشیط
۳۔نعت کی تخلیقی سچائیاں	2003	عزیز احسن
۴۔مہر عالم تاب نعت	2005	پروفیسر محمد اکرم رضا
۵۔رنگِ نعت	2006	پروفیسر محمد فیروز شاہ
۶۔ہنر نازک ہے	2007	عزیز احسن
۷۔کلام اعلیٰ حضرت ترجمان حقیقت	2009	علامہ کوکب نورانی
۸۔نعت اور تنقید نعت	2009	ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی
۹۔غالب اور ثنائے خواجہ	2009	صبیح رحمانی (مرتب)
۱۰۔اردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ	2010	رشید وارثی
۱۱۔نعت کے تنقیدی آفاق	2010	عزیز احسن
۱۲۔نعتیہ ادب کے تنقیدی نقوش	2012	پروفیسر محمد اکرم رضا
۱۳۔نعتیہ ادب کے تنقیدی زاویے	2014	ڈاکٹر عزیز احسن
۱۴۔اردو نعت تجلیات سیرت	2014	صبیح رحمانی (مرتب)

نعت رنگ پر ہونے والے تحقیقی نوعیت کے کاموں میں اب تک ایم فل سطح کے تین مقالے منظر عام پر آچکے ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔نعتیہ شاعری کے فروغ میں جریدہ نعت رنگ کی خدمات

مقالہ نگار: حلیمہ بی بی نگرانِ مقالہ: ڈاکٹر سفیان صفی ہزارہ یونی ورسٹی، مانسہرہ

۲۔نعت رنگ کا توضیحی اشاریہ مقالہ نگار: عثمان یوسف

نگرانِ مقالہ: ڈاکٹر محمد یار گوندل سرگودھا یونی ورسٹی، پنجاب

۳۔اردو نعتیہ ادب کے فروغ میں رسالہ "نعت رنگ" کا کردار

مقالہ نگار: مصباح فردوس نیازی نگرانِ مقالہ: ڈاکٹر مسرور احمد زئی
ایسٹ یونی ورسٹی، حیدر آباد (سندھ)

مذکورہ تفصیلات کے بعد ڈاکٹر شہزاد احمد نے 'نعت رنگ' کی نمایاں خصوصیات بیان کی ہیں تاکہ اس کتابی سلسلے کی اہمیت اُجاگر ہو سکے۔ انھوں نے 'نعت رنگ' کو نعت کے ادبی فروغ کی ایک عظیم تحریک قرار دیا ہے جو صنف نعت پر تحقیقی کام کرنے والے طلبہ، اساتذہ اور اہل ذوق کو نہ صرف مہمیز فراہم کرتا ہے بل کہ ان کی معاونت اور سرپرستی کا فریضہ بھی انجام دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ 'نعت رنگ' کی اشاعت میں ہر روز نئے اور معروف لکھنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ نعت رنگ کی چند نمایاں خصوصیات ملاحظہ ہوں:

۱۔ نعت رنگ ایک کتابی سلسلہ نہیں بل کہ یہ ایک ادبی تحریک ہے۔
۲۔ نعت رنگ میں الفاظ کا چناؤ بہت معیاری قسم کا ہے جو دلوں کو سرور بخشتا ہے۔
۳۔ نعت رنگ ایسا نور ہے جو اپنی چمک دمک اور مقناطیسیت سے ہر کسی کو اپنے حصار میں لے لیتا ہے۔
۴۔ نعت رنگ نے نعتیہ ادب میں جس طرح کام کو اُجاگر کیا ہے اس سے پہلے کسی نے بھی نہیں کیا ہے۔
۵۔ نعت رنگ نعتیہ ادب کی ایسی روشن مثال ہے جس میں بہت تھوڑے سے وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔
۶۔ نعت رنگ موجودہ دور میں نعت کا ایک مستند حوالہ ہے اور آنے والی نسلوں کے لیے ایک قیمتی دستاویز ہے۔
۷۔ نعت رنگ میں اہل ذوق کے لیے اس پر ہونے والے تحقیقی مقالات کو الگ الگ شائع کیا گیا ہے۔

اس کے بعد ''نعت رنگ اہل علم کی نظر میں'' کے عنوان سے ڈاکٹر صاحب نے ناقدین فن کی مختصر آرا کو شاملِ تحریر کیا ہے۔ ان میں ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی، ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، ڈاکٹر نجم الاسلام، ڈاکٹر ریاض مجید، ڈاکٹر سلیم اختر، ڈاکٹر انور سدید، پروفیسر جگن ناتھ آزاد، ڈاکٹر شمس الرحمٰن فاروقی، مشفق خواجہ، پروفیسر حفیظ تائب اور پروفیسر شفقت رضوی'' شامل ہیں۔ 'نعت رنگ' ایک اہم کتابی سلسلہ ہے۔ اس

کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اہل علم نے بھی اس کی گواہی دے رکھی ہے۔اس سلسلہ میں ڈاکٹر جمیل جالبی یوں رقم طراز ہیں:

" آپ نے جس سلیقے اور عمدگی سے "نعت رنگ" مرتب وشایع کیا ہے وہ یقیناً قابل تعریف ہے۔ معیار اور حسنِ طباعت کے اعتبار سے بھی اب کوئی دوسرا رسالہ میری نظر سے نہیں گزرا۔"(۳۵)

نعت رنگ کے سلسلہ میں ڈاکٹر ریاض مجید لکھتے ہیں:

"یہ ایک حقیقت ہے کہ تنقید نعت کے ایک باقاعدہ دبستان کی شکل "نعت رنگ " کی صورت میں سامنے آئی ہے جس میں اس صنف کے مختلف پہلوؤں کو زیر مطالعہ لایا گیا ہے۔ معاصر نعت گو شعرا کے ساتھ ساتھ کلاسیکی نعتیہ رویوں ،کتابوں، شاعروں اور نعت پاروں کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ یوں "نعت رنگ " ایک ایسے فورم کی شکل اختیار کر گیا ہے جہاں نعت کاروں کو اپنے تنقیدی خیالات و افکار کے باضابطہ اور مستقل اظہار کی سہولیات میسر ہوئیں۔"(۳۶)

نعت رنگ کے پچیس شماروں کی تفصیل دیتے ہوئے ڈاکٹر شہزاد احمد نے نعت رنگ میں شامل مضامین ومقالات، تنقید وتبصرے اور وقیع نعتیہ معلومات درج کی ہیں:

۱۔فہرست میں نعت رنگ کا شمارہ نمبر، سال اشاعت اور صفحات کی تعداد بتائی گئی ہے۔

۲۔مواد کو اس طرح ترتیب دیا گیا کہ تلاش کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

۳۔فہرست کو تین کالموں میں درج کیا گیا ہے پہلے کالم میں مضمون کا عنوان، دوسرے کالم میں مضمون نگار اور تیسرے کالم میں صفحہ نمبر درج ہے۔

اُنھوں نے جس انداز میں شماروں کے مشمولات کا ذکر کیا ہے اس کی ایک جھلک کے لیے ''نعت رنگ'' کے شمارہ نمبر 2 کے لوازمات درج کیے جاتے ہیں، تا کہ حسن ترتیب کا اندازہ لگایا جا سکے:

نعت رنگ، کراچی	شمارہ۲، دسمبر ۱۹۹۵	صفحات ۳۲۰

دھنک

ابتدائیہ	صبیح رحمانی	۹

تمجید

اے خدا	احمد ندیم قاسمی	۱۳
حمدیں	حفیظ تائب، صبیح رحمانی	۱۴

مقالات

نعت کا مثالی اسلوبِ نظم	حافظ محمد افضل فقیر	۱۵
اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کے اثرات	عاصی کرنالی	۲۷
اردو نعت میں شانِ الوہیت کا استخفاف	رشید وارثی	۳۸
نعت اور شعریت	عزیز احسن	۶۳
گلبنِ نعت	پروفیسر سحر انصاری	۱۱۹
جدید نعتیہ ادب اور بارگاہِ رسالت میں استمداد	شبیر احمد قادری	۱۲۳
استغاثہ فریاد		
عصر حاضر میں نعت نگاری	شفیق الدین شارق	۱۳۵
دبستانِ کراچی کی نعتیہ شاعری	صبیح رحمانی	۱۶۷

حریم حرف

گوشہ ڈاکٹر محمد اسلم فرخی		۱۷۹
گوشہ شبنم رومانی		۱۸۳

مطالعات نعت

عہد جدید کی نعت نگاری	مذاکرہ	۱۸۷
حاصل مطالعہ	حنیف اسعدی	۱۹۷

''اوج''نعت نمبر	حفیظ تائب	۲۰۵
نعت رنگ ایک جائزہ	شفیق الدین شارق	۲۰۷
ماہنامہ نعت کی آٹھویں سالگرہ	حفیظ تائب	۲۱۳

فکروفن

ہشام علی حافظ کی نعتیہ شاعری	سید محمد ابوالخیر کشفی	۲۱۷
نذیر قیصر۔۔ایک قابل قدر مسیحی نعت گو	محمد اقبال جاوید	۲۲۳

مدحت

صبا اکبرآبادی، تابش دہلوی، نیر مدنی، حنیف اسعدی، نعیم تقوی، عاصی کرنالی، سحر انصاری، جاذب قریشی، راجا رشید محمود، بشیر حسین ناظم، ریاض حسین چودھری، انورشعور، احسان کاکوروی، حسن اختر جلیل، سعید بدر، سید بوالحسنات حقی، سید نعیم حامد علی ، ابرار کرتپوری، مصور لکھنوی، شفیق الدین شارق، عزیز احسن، سید آل احمد رضوی، لیاقت علی عاصم، کوثر علی، وضاحت نسیم، نفیس القادری، قمر عباس قمر، معراج حسن عامر، شاہنواز مرزانواز، صبیح رحمانی، محمد یعقوب غزنوی۔

منظوم تراجم

نقش ہے وجدان پر میرے	ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی	۲۵۳

خاکہ

محبت کی گواہی	بلقیس شاہین	۲۵۵

گوشہ ڈاکٹر سید آفتاب احمد نقوی

گوشہ آفتاب احمد نقوی	صبیح رحمانی	۲۶۲
ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی ایک نظر میں		۲۶۳
ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی	عطاء الحق قاسمی	۲۶۴
ایک آنسو ڈاکٹر آفتاب نقوی کی المناک حادثاتی موت پر	میرزا ادیب	۲۶۷

آہ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی	ڈاکٹر ظہور احمد اظہر	۲۶۹
منظوم خراج عقیدت	ریاض حسین چودھری	۲۷۱
ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کی یاد میں	حافظ لدھیانوی	۲۷۲
ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کے لیے چند آہیں۔ چند آنسو	حفیظ تائب	۲۷۵
آفتاب میرا ساتھی	پروفیسر رانا اصغر علی	۲۷۷
علم وادب کا قتل	اخلاق عاطف	۲۸۰

تعزیت نامے خطوط

ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر ابوالخیر کشفی، ڈاکٹر طاہرالقادری، احمد ندیم قاسمی، تابش دہلوی، منیر نیازی، انتظار حسین، ڈاکٹر سلیم اختر ،شہزاد احمد لاہور، انور سدید، پروفیسر عبدالکریم خالد، امجد اسلام امجد، ڈاکٹر معین الرحمٰن ،ظفر اقبال، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی ،سحر انصاری، حنیف اسعدی ، ڈاکٹر مظفر عباس، ڈاکٹر تحسین فراقی ، ڈاکٹر شہباز ملک ،جعفر بلوچ، سید مرتضٰی زیدی، حسن رضوی، صائم چشتی ، ڈاکٹر ریاض مجید، ڈاکٹر اسلم رانا، خالد شفیق، امان خان اجمل، سید آل احمد رضوی، رشید وارثی، عزیز احسن، شبیر احمد قادری، قمر رحمانی، غوث میاں۔ حکیم محمد سعید، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی، راغب مراد آبادی ، شاہ مصباح الدین شکیل، مولانا کوکب نورانی اوکاڑوی، شبنم رومانی، مشفق خواجہ، حفیظ تائب، مظفر وارثی، ریاض حسین چودھری عرش ہاشمی، مجید فکری، شاہنواز مرزا۔

ڈاکٹر شہزاد احمد نے نعت رنگ کے پچیس شماروں کی ایک فہرست بھی مرتب کی ہے جس میں شمارہ نمبر اور اس کی اشاعت کا سال درج کیا گیا ہے۔فہرست درج ذیل ہے:

1۔"نعت رنگ"، کراچی، تنقید، اپریل 1995، صفحات: 332

اجمال، تحقیق نعت، تنقید نعت اور فکر و فن

2۔"نعت رنگ"، کراچی، دسمبر، 1995، صفحات: 320

دھنک ، مقالات، حریم حرف، مطالعات نعت، فکر و فن ، مدحت، منظوم وتراجم، خاکہ، گوشہ ڈاکٹر

سید آفتاب احمد نقوی، تعزیت نامے اور خطوط

3۔ "نعت رنگ"، کراچی، ستمبر، 1996، صفحات:360

دھنک، مقالات، فیچر، فکروفن، مطالعات نعت، حریم حرف، خاکہ، منظوم تراجم، مدحت، ہائیکو اور خطوط

4۔ "نعت رنگ"، کراچی، دسمبر، 1997، صفحات:352

دھنک، تمجید، مقالات، حریم حرف، مضامین، منظوم تراجم، فکروفن، مدحت، خاکہ مطالعات نعت، سموم وصبا (خطوط) اور اشاریہ نعت رنگ

5۔ "نعت رنگ"، کراچی، دسمبر 1998، صفحات:348

دھنک، تمجید، مقالات، علاقائی زبانیں اور نعت: تجزیاتی مطالعہ، فکروفن، مدحت، مطالعات نعت اور خطوط

6۔ "نعت رنگ"، کراچی، ستمبر، 1998، 448

دھنک، تمجید، مقالات ومضامین، حریم حرف، تجزیاتی مطالعہ، فکروفن، خصوصی مطالعہ، مطالعات حمد ونعت، بازیافت، مدحت، منظوم تراجم اور خطوط

7۔ "نعت رنگ"، کراچی، (حمد نمبر) اگست 1999، 288

دھنک، مقالات ومضامین، حمدیہ نظمیں، فکروفن، تجزیاتی مطالعہ، حمدیں اور مطالعہ کتب

8۔ "نعت رنگ"، کراچی، ستمبر 1999، صفحات:272

دھنک، مقالات ومضامین، فکروفن، علاقائی زبانوں میں نعت، خصوصی مطالعہ، تذکرہ نگاری، مدحت، شخصیت، مطالعات نعت اور خطوط

9۔ "نعت رنگ"، کراچی، مارچ، 2000، 256

دھنک، مقالات ومضامین حریم حرف، فکروفن، مطالعات نعت، یادنگاری، خصوصی مطالعہ، نعتیں اور خطوط

10۔ "نعت رنگ"، کراچی، اپریل، 2000، صفحات:256

دھنک، مقالات ومضامین، منظوم تراجم، مطالعات نعت، فکروفن اور نعتیں

11۔ "نعت رنگ"، کراچی، مارچ:2001، صفحات 416

دھنک، مقالات ومضامین، شخصیت وفن، تجزیاتی مطالعہ، بازیافت، مطالعات نعت، نعتیں، خطوط اور انتظاریہ

12۔"نعت رنگ"، کراچی، اکتوبر، 2001،صفحات:340

دھنک، مقالات ومضامین، منظوم تراجم، مطالعہ نعت، مدحت، گوشہ غالب، تضمین بر اشعار غالب، غالب کی فارسی نعت کے منظوم تراجم، غالب کی زمینوں میں اور خطوط

13۔"نعت رنگ"، کراچی، دسمبر، 2002،صفحات:320

دھنک، مقالات ومضامین، نعتیں اور خطوط

14۔"نعت رنگ"، کراچی، دسمبر، 2002،صفحات:332

دھنک، مقالات ومضامین، نوادر، فکروفن، مطالعات نعت اور مدحت

15۔"نعت رنگ"، کراچی، مئی، 2003،صفحات:498

دھنک، مقالات ومضامین، فکروفن، مدحت، مطالعات نعت اور سموم وصبا

16۔"نعت رنگ"، کراچی، فروری، 2004،صفحات:432

دھنک، مقالات ومضامین، مطالعات نعت، فکروفن، مدحت اور خطوط

17۔"نعت رنگ"، کراچی، نومبر، 2004،صفحات:512

دھنک، مقالات ومضامین، فکروفن، گوشہ حفیظ تائب، مذاکرہ، مدحت اور خطوط

18۔"نعت رنگ"، کراچی، (امام احمد رضا نمبر)، دسمبر، 2005،صفحات:804

دھنک، فکروفن، مضامین بر کلام رضا، خصوصی مطالعہ، رنگ رضا، کلام رضا کے تحقیقی زاویے، مذاکرہ اور خطوط

19۔"نعت رنگ"، کراچی، دسمبر 2006،صفحات:624

دھنک، تنقید، مقالات، تحقیقی مقالات، فکروفن، تذکرے، مطالعات نعت، مدحتیں اور خطوط

20۔"نعت رنگ"، کراچی، اگست، 2008،صفحات:592

دھنک، تحقیقی مقالات، فکروفن، گوشہ آفتاب کریمی، مطالعات نعت، مذاکرہ، مدحتیں اور خطوط

21۔"نعت رنگ"، کراچی، دسمبر، 2009،صفحات:704

دھنک، مقالات ومضامین، نعت شناسی، فکروفن، مطالعات نعت، مدحتیں اور خطوط

22۔"نعت رنگ"، کراچی، ستمبر، 2011،صفحات:560

دھنک تمجید، مقالات فکروفن، نعت شناسی، مطالعات نعت، مدحتیں اور خطوط

23۔ "نعت رنگ"، کراچی، اگست، 2012، صفحات:640

دھنک، تمجید، مقالات فکروفن، مطالعات، نعت شناسی، خصوصی گوشہ، یادنگاری، مدحتیں اور خطوط

24۔ "نعت رنگ"، کراچی، جولائی، 2014، صفحات:560

دھنک، تمجید، مقالات فکروفن، خصوصی مطالعہ، مطالعات نعت، مدحت اور خطوط

25۔ "نعت رنگ"، کراچی، (سلور جوبلی نمبر) جولائی، 2015، صفحات:950

دھنک، باب تمجید، مقالات، حریم عقیدت، فکروفن مطالعات نعت، ایوانِ مدحت اور نعت نامے

نعت ریسرچ سینٹر کی مطبوعات

آخر میں نعت ریسرچ سنٹر کے زیر اہتمام شایع ہونے والی کتب کی فہرست ہے جس میں اکتالیس کتب شامل ہیں ان میں تنقید کی تعداد چودہ، شعری مجموعہ کی تعداد 9، میلادنامہ ایک، مضامین کی تعداد ایک، کتابیات کی تعداد ایک، کلیات نعت ایک، انگریزی مجموعہ، انگریزی ترجمہ، بیس شمارے، مجموعہ حدیث، اقبالیات، تحقیقی مقالہ، مجموعہ مکاتیب اور سیرت کی ایک ایک کتاب شامل کی گئی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر شہزاد احمد کی نقد نگاری

ڈاکٹر شہزاد احمد بنیادی طور پر ایک محقق اور تذکرہ نگار ہیں مذکورہ ہر دو جہات نے اُن کے تنقیدی سرمائے کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ دوسرا وہ خود بھی تدوین کی مصروفیات کے باعث عملی تنقید کی طرف توجہ نہ کر سکے۔ اُن کی تحریروں میں اُن کے تنقیدی تبصرے بکھرے ہوئے حالات میں ملتے ہیں۔ اگر وہ ذرا سی توجہ کرتے تو یقیناً ایک جداگانہ مقام پر فائز ہوتے۔

لاکھوں سلام میں تنقیدی نقوش

اُن کی تنقید کے ابتدائی نمونے اُن کے اولین تذکرے ''لاکھوں سلام'' میں موجود ہیں۔ اس کتاب میں امام احمد رضا بریلوی کے سلام پر دس شعرا کی تضمینات جمع کی گئی ہیں اور شعرا کا تعارف دیا گیا ہے۔ اس کے آغاز میں ہر شاعر کی نعتیہ شاعری اور شعری مجموعے پر ڈاکٹر شہزاد احمد نے اپنی تنقیدی آرا پیش کی ہیں جو لائق التفات ہیں، ان میں انھوں نے جن نکات کو اُجاگر کیا ہے۔ وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ انتخاب الفاظ اور بندش کی کیفیت
۲۔ مضامین کا انداز اور تنوع
۳۔ جذبہ کی شدت کا بیان
۴۔ کلام کی اثر آفرینی
۵۔ آداب نعت کی پاسداری
۶۔ موضوع اور اسلوب بیان
۷۔ مطالعہ سیرت کی ضرورت

مذکورہ خصوصیات میں سے زیادہ کا تعلق خالص شاعری سے ہے لیکن ساتھ ہی ایسے اصولوں کا ذکر ہے جو نعت کے ساتھ خاص ہیں۔ یہاں سے نعتیہ شاعری کے بارے میں ڈاکٹر صاحب کے جو اصول سامنے آئے ہیں، اُن میں پہلا یہ ہے کہ وہ نعت جیسے پاکیزہ موضوع کے لیے محتاط الفاظ اور سنجیدہ اسلوب اختیار کرنے کے قائل ہیں۔ وہ گورنر اُتر پردیش محمد عثمان عارف نقش بندی کے کلام پر رائے دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''میں نے اپنے گرامی قدر استاد حضرت اختر الحامدی کے بارے میں عرض کیا ہے کہ نعت گوئی علم دین کے بغیر انصرام نہیں پاسکتی کہ حضور اکرمؐ کی ذات گرامی جامع دین وایمان ہے۔ اس منبع حیات سرچشمہ دین وایمان کے اوصاف گرامی تحریر کرنے کے لیے علوم دینی کا دامن تھامنا ہوگا۔ اگر وسعت فکر وفہم کی وہاں تک رسائی نہیں تو نعت پاک کا اہتمام وانجام کماحقہٗ نہیں ہو سکے گا۔ ہر موضوع کا ایک اسلوب بیاں ہوتا ہے۔ تاریخ کو اسلوب قصص وروایات میں بیان نہیں کیا جاسکتا اور فلسفہ کے لیے قصص کا اسلوب اختیار نہیں کیا جا سکتا۔۔۔ مجھے افسوس ہے کہ محترم حضرت عارف گورنر اُتر پردیش نے نعت کے شایاں الفاظ کے انتخاب میں احتیاط نہیں فرمائی۔'' (۳۷)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نعتیہ شاعری میں مطالعہ سیرت اور الفاظ کے انتخاب میں محتاط طرز اختیار کرنے پر سختی سے کاربند ہیں۔ اب علامہ شمس بریلوی کے بارے میں اُن کی رائے ملاحظہ ہو:

''شمس صاحب پر مومن دہلوی کا طرز غالب ہے، اس لیے وہ نعت میں متنوع مضامین اور رفعت خیالی کا راستہ نکال لیتے ہیں۔ بندشوں کی پُر کیف چستی اور موزوں الفاظ کا انتخاب آپ کی شاعری کا خاصہ ہے۔'' (۳۸)

ڈاکٹر صاحب زبان و بیان اور طرز ادا کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ موزوں الفاظ کے برمحل استعمال سے کلام کی تاثیر دوچند ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ تقابل اور موازنے کے انداز کو تعین رتبہ کے لیے ایک اہم اصول کے طور پر لیتے ہیں۔

اس کے بعد ''اُردو نعت پاکستان میں'' جو اُن کا تحقیقی مقالہ ہے اُس میں کہیں شعرا کے کلام پر ہلکے پھلکے انداز میں تبصرے موجود ہیں لیکن اس مقالے پر خالص تحقیقی رنگ غالب ہے۔ اُن کے تذکرے ''ایک سو ایک پاکستانی شعرا'' میں تعارف کے ساتھ کہیں کہیں تبصرے بھی دکھائی دے جاتے ہیں۔ یہاں اُن کے چند مضامین کے نام درج کیے جاتے ہیں جو اُن

کے الگ تنقیدی نظریات کے عکاس ہیں؛ یہ دیباچوں کی صورت میں بھی ہیں اور الگ سے رسائل کے لیے لکھے گئے مضامین بھی اس میں شامل ہیں:

۱۔ مجموعۂ نعت سے نبی الحرمین تک

۲۔ مجلّہ ''اوج'' لاہور کا نعت نمبر

۳۔ رفیق عزیزی کی علمی وادبی خدمات کا جائزہ

۴۔ مسرور کیفی کی نعتیہ خدمات

۵۔ حمد و نعت کی بہاریں سمیٹنے والے طاہر سلطانی

۶۔ ارادت کے گلاب

۷۔ نور احمد میرٹھی کی تحقیقی و تالیفی خدمات کا اجمالی جائزہ

۸۔ عزیز الدین خاکی کی حمدیہ و نعتیہ خدمات کا اجمالی جائزہ

سید محمد قاسم ملغوبہ ساز محقق

ڈاکٹر شہزاد احمد کی تنقید کا ایک پہلو نعتیہ ادب کی تاریخ میں مختلف مدونین و محققین سے سرزد ہونے والی اغلاط کی گرفت پر مبنی ہے۔اس کی مثالیں اُن کے تذکروں کے حواشی میں اکثر مل جاتی ہیں۔''حمد و نعت'' کراچی کا فروری ۲۰۱۷ء کا شمارہ سید محمد قاسم کے تذکرے ''پاکستان کے نعت گو شعرا'' کی اغلاط کی تصحیح کے حوالے سے انتہائی اہم ہے۔اس کے سرورق کے عنوانات سے ہی ڈاکٹر صاحب کی گرفت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔عنوانات ملاحظہ ہوں:

☆ کسی کی بیوی کسی کے نام

☆ بقید حیات تین نعت گو شعرا مار دیے

☆ کسی کی نعت دوسرے کے نام

☆ جعلی نعت گو بنانے کی مشین

☆ عبدالرحمٰن بجنوری اور اختر بجنوری کو ایک بنا دیا

☆ عزیز الاولیا سلیمانی اور یوسف علی عزیز جے پوری کو دو شخصیات بنا دیا۔

''نعت گو بنانے کی مشین'' کی ذیل میں انھوں نے سید محمد قاسم کی ناقص تحقیق کا پردہ چاک کیا ہے اور قاسم صاحب کے لیے ''نیم محقق خطرۂ نعت'' کے الفاظ استعمال کیے ہیں کیوں کہ قاسم صاحب نے ''ارمغانِ نعت'' کے مؤلف شفیق بریلوی کو نعت گو شاعر لکھا ہے اور مولانا شفیق احمد بریلوی (ایک دوسری شخصیت) کی نعت اوّل الذکر کے نام اور تعارف سے دے دی ہے۔(۳۹)

ڈاکٹر شہزاد احمد کی تنقیدی تحریروں کا اسلوب عام طور پر شستہ و رواں ہونے کے علاوہ ادب و احترام کے تقاضوں کی پاسداری پر مبنی ہے۔محمد عثمان عارف نقش بندی کے غیر محتاط الفاظ کے استعمال پر اُنھوں نے بڑے شائستہ انداز میں اپنا نقطۂ نظر بیان کیا ہے۔سید محمد قاسم کے بارے میں لکھے گئے مضامین کی زبان میں جذباتیت اور غیر ادبی لفاظی نظر آتی ہے تو اس کی وجہ معاصرانہ چشمک کے علاوہ کوئی دوسری نہیں ہو سکتی۔

قاسم صاحب نے اپنی کتاب ''خاک میں پنہاں صورتیں'' میں ڈاکٹر شہزاد کے خلاف ہرزہ سرائی کر کے انھیں خود دعوتِ مبارزت دی ہے اور ایک ستائے ہوئے آدمی کی زبان کیسی ہو سکتی ہے، اس کا اندازہ اوپر دی گئی سرخیوں سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ڈاکٹر صاحب کی لفاظی بھلے جذباتی پن کا شکار ہو لیکن اُن کے اعتراضات صداقت پر مبنی ہیں۔

مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر شہزاد احمد نعتیہ ادب کے وہ بیدار مغز ناقد ہیں جنھوں نے تاریخ نعت کو درست انداز میں پیش کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے لیکن اُن کے ہاں نعت کی فکری اساس کے حوالے سے تنقیدی سرمائے کی تشنگی کا احساس ابھرتا دکھائی دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات وحواشی

۱۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''اردو نعت پاکستان میں'' (حمد ونعت ریسرچ فاؤنڈیشن، کراچی) ۲۰۱۴ء، ص:۳۶

۲۔ایضاً۔ص:۴۳۔۴۲

۳۔ایضاً۔ص:۵۶۔۵۵

۴۔ایضاً۔ص:۵۹

۵۔ایضاً۔ص:۶۰

۶۔ایضاً۔ص:۶۷

۷۔ایضاً۔ص:۷۲

۸۔مقالے میں مصرع بے وزن ہے اور یوں دیا گیا ہے: وہاں پہنچ کے صبا یہ کہنا سلام کے بعد۔

☆ڈاکٹر طیب ابدالی نے ''انتخاب کلام آسی غازی پوری، اُتر پردیش، اُردو اکادمی لکھنو، مطبوعہ ۱۹۸۳ء کے صفحہ نمبر: ۳۰ پر مصرع یوں دیا ہے: وہاں پہنچ کے یہ کہنا صبا سلام کے بعد

۹۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''اردو نعت پاکستان میں'' (حمد ونعت ریسرچ فاؤنڈیشن، کراچی) ۲۰۱۴ء، ص:۹۶

۱۰۔ایضاً۔ص: ۱۰۸

۱۱۔ایضاً۔ص:۱۹۰

۱۲۔ایضاً۔ص:۱۹۲

۱۳۔ایضاً۔ص:۲۰۴

۱۴۔ایضاً۔ص:۲۱۳

۱۵۔ایضاً۔ص:۲۱۰

۱۶۔ایضاً۔ص:۲۱۴

۱۷۔ایضاً۔ص:۲۶۳

۱۸۔ایضاً۔ص:۲۶۳

۱۹۔ایضاً۔ص:۲۸۱

۲۰۔ایضاً۔ص:۲۷۹

۲۱۔ایضاً۔ص:۲۹۲

۲۲۔ایضاً۔ص:۳۵۳

۲۳۔ایضاً۔ص:۳۵۶

۲۴۔ایضاً۔ص:۳۹۲۔۳۹۱

۲۵۔ایضاً۔ص:۳۹۶

۲۶۔ایضاً۔ص:۴۵۷

۲۷۔ایضاً۔ص:۴۷۳

۲۸۔ایضاً۔ص:۵۱۳

۲۹۔ابن عبداللہ: ''اُردو نعت پاکستان میں'' (تبصرہ)، مشمولہ، مجلّہ ''جہانِ حمد و نعت'' (نعت اکادمی، کشمیر) مدیر، ڈاکٹر جوہر قدوسی، مئی، جون ۲۰۱۹ء، ص: ۳۲۵

۳۰۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''اساسِ نعت گوئی'' (رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی) ۲۰۱۶ء، ص:۸۳

۳۱۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''اُردو میں نعتیہ صحافت'' (رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی) ۲۰۱۶ء، ص:۸

۳۲۔ایضاً۔ص:۸

۳۳۔ایضاً۔ص:۱۳۹

۳۴۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: (مرتبہ) ''نعت رنگ کے پچیس شمارے'' (نعت ریسرچ سنٹر، کراچی) ۲۰۱۵ء، ص:۵

۳۵۔ایضاً۔ص:۹

۳۶۔ایضاً۔ص:۱۰

۳۷۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: (مرتبہ) ''لاکھوں سلام'' (انجمن ترقی نعت، کراچی) ۱۹۸۶ء، ص:۶

۳۸۔ایضاً۔ص:۳

۳۹۔ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی، فروری ۲۰۱۷ء، ڈاکٹر شہزاد احمد (مدیر)، ص:۴۱۔۴۰

ڈاکٹر شہزاد احمد کی تدوین نگاری

تخلیق اور تدوین کا رشتہ ازلی اور ابدی ہے۔تخلیق کی افادیت سے اسی وقت بہرہ مند ہوا جاسکتا ہے جب وہ منظر عام پر آجائے۔تدوین کار ہی ایک ایسا شخص ہوتا ہے جو تخلیق کو ماضی کے گم گشتہ اوراق سے حال کے اُجالوں میں لے آتا ہے۔ یوں لوگ اس فن پارے کی قدر و منزلت ،فکری علویت اور فنی معراج سے حظ اُٹھانے کے لیے تدوین کار کے مرہونِ منت ہوتے ہیں۔اگر تدوین کا عمل معطل کر دیا جائے تو کچھ عرصے بعد ادبی تاریخ بھی تعطل کا شکار ہو جائے گی اور نئی نسل کے لیے اس خلا کو پُر کرنا مشکل ہو جائے گا۔نعتیہ ادب کی روایت کے شعبہ تدوین میں ڈاکٹر شہزاد احمد کا نام ایک درخشندہ ستارے کی طرح تابناک نظر آتا ہے۔اُنھوں نے نعتیہ ادب کے چند بڑے ناموں کے کلیات مرتب کر کے نعتیہ روایت کو جس طرح تقویت فراہم کی ہے وہ یقیناً ایک کارنامہ سرانجام دینے سے کم نہیں۔"کلیات ریاض سہروردی ،کلیات شاہ انصار الٰہ آبادی، ارمغانِ ریاض سہروردی ،خوشبوئے ادیب ،مقصودِ کائنات ،قصیدہ رسولِ تہامی ،حرف حرف خوشبو ،نزول ،ساقی کوثر ،جشنِ آمد رسولؐ ،کلیاتِ عزیز الدین خاکی اور کلیات صبیح رحمانی" اُن کے نمائندہ کاموں میں سے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

کلیات ریاض سہروردی

علامہ ریاض سہروردی کو اللہ رب العزت نے بہت ساری نعمتوں سے نوازا ہے۔کوئی بھی شخص ہو جب وہ اپنے آپ کو اللہ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ثنا کے لیے وقف کر دیتا ہے تو اللہ پاک بھی ایسے بندے کو خاص لوگوں میں شمار کر لیتا ہے۔انھیں میں سے ایک حضرت ریاض سہروردی ہیں جو بیک وقت نعت خواں ،نعت گو، عالم دین صوفی مشرب ،مرید و خدمت گزار ،معلم و مدرس ،مولف کتب ، بانیِ تنظیم اور پیر طریقت کے مناصب پر بھی فائز ہیں۔ شہزاد احمد آپ کی تاریخ پیدائش ،تعلیم ، جوانی اور بڑھاپے اور علمی و ادبی ہر طرح کی خدمات سے

واقف ہیں اس سلسلے میں شہزاداحمد لکھتے ہیں:

''پیدائشی نام سید محمد ریاض الدین اور ریاض تخلص ہے۔ابتدائی پہچان ریاض امرتسری اور ازاں بعد ریاض سہروردی زندگی بھر قائم رہی۔رجب المرجب ۱۳۳۷ھ بمطابق ۴،اپریل ۱۹۱۹ء کو جے پور(بھارت) میں پیدا ہوئے۔(۱)

ریاض سہروردی نے بھارت سے ہجرت کرنے کے بعد لاہور میں سکونت اختیار کی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ احمد دین میں بہت سال امامت کے فرائض سرانجام دیئے اور انجمن ''مرکزی جمعیت حسان'' کی بنیاد بھی رکھی اور ۱۹۵۵ءکو پیرومرشد کے حکم سے کراچی میں سکونت اختیار کرلی۔۱۹۷۲ء میں مرکزی انجمن عندلیبان ریاض رسول،کراچی پاکستان کی بنیاد رکھی جس کی ملک بھر میں ۲۴ شاخیں قائم ہوئیں۔''(۲)

آپ ایک عظیم شخصیت کے حامل ہیں جنھوں نے سب سے پہلے ۱۰،اکتوبر ۱۹۸۰ء کونعت کالج کی بنیاد رکھی اور نوجوان طبقے کو اس طرح متوجہ بھی کیا اور ساتھ ساتھ ان کی راہنمائی بھی کرتے رہے۔اس کالج میں پیر اور جمعرات کو عصر تا مغرب باقاعدہ کلاسز ہوتی ہیں۔اس بارے میں شہزاداحمد لکھتے ہیں:

''دارالعلوم سہروردیہ کراچی کی بنیاد نومبر ۱۹۶۸ء میں رکھی گئی۔پھر نومبر ۱۹۸۶ء میں نام میں اضافہ کے سبب جامعہ سہروردیہ ریاض العلوم (ٹرسٹ) رکھا گیا۔''(۳)

کلیات ریاض سہروردی شہزاداحمد کے بہترین اور عمدہ کلیات میں سے ایک ہے۔اس کلیات میں جو مجموعے شامل ہیں اُن کے نام درج ذیل ہیں:''کتب ریاض رسول(حصہ اوّل)، ریاض رسول (حصہ دوم)، دیوان ریاض، ریاض رسول (حصہ سوم)، گلدستۂ نعت (اوّل)،گلدستۂ نعت (دوم)، گلدستۂ نعت (سوم) اور باقیات ریاض سہروردی۔''ان کے علاوہ آخر میں ایک مجموعہ "Eulogizing The Prophet(PBUH)" کے نام

سے انگریزی نظموں کا ہے۔

اس کلیات میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے بڑی کاوشوں کے ساتھ ریاض سہروردی کی نعت، ان کی علمی خدمات اور حالات زندگی کی ابتدا تا آخر تمام امور کو کامیابی سے یکجا کیا ہے۔ یہ کلیات دسمبر ۲۰۱۳ء میں انجمن عندلیبانِ ریاض رسول، کراچی کے زیر اہتمام شایع ہوا۔ یہ ۱۵۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔اس کے بارے میں ڈاکٹر شہزاد احمد تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''کلیاتِ ریاض سہروردی، حضرت مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی کے مطبوعہ وغیر مطبوعہ نعتیہ کلام پر مشتمل ہے جسے راقم الحروف شہزاد احمد نے مرتب کیا ہے۔اس کلیات میں ریاض سہروردی کے نو مجموعہ ہائے کلام شامل ہیں۔ چھوٹے بیٹے علامہ قاری سید محمد اعجاز الدین سہروردی کی نگرانی اور سرپرستی میں یہ کام مکمل ہوا۔اس کے علاوہ راقم نے آئینہ ریاض سہروردی، ارمغانِ ریاض سہروردی اور حسنِ انتخاب بھی ترتیب دیا ہے۔کلیات پر لکھنے والوں میں ڈاکٹر شہزاد احمد، صبیح رحمانی، ڈاکٹر عزیز احسن، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، عظیم ایم میاں، بدیع الدین سہروردی، فصیح الدین سہروردی، اعجاز الدین سہروردی اور نجم الدین سہروردی شامل ہیں۔''(۴)

حضرت ریاض سہروردی نے اپنی زندگی کے ساٹھ سال نعتیہ خدمات میں گزارے ہیں ۔ آپ کا سب سے پہلا نعتیہ کلام ''ریاضِ رسولؐ'' کے نام سے شایع ہوا ہے۔اس سلسلے میں شہزاد احمد لکھتے ہیں:

> ''ریاض رسولؐ حصہ اوّل کی نعتیں ابتدائی رنگ کلام سے عبارت ہیں۔جس میں مولانا ریاض امرتسری نے مختلف عنوانات کے تحت نعتیں کہی ہیں۔''(۵)

پہلی نعت کا عنوان ''جھولنا'' ہے جس میں جھولنا کی شان و عظمت بیان کی گئی ہے۔اسی میں پھر ولادتِ پاک کا ذکر ہے۔ ملائکہ کے درود و سلام کا بیان بھی ہے۔امت کی ناتوانی کو بھی موضوعِ سخن بنایا گیا ہے حضرت ریاض سہروردی کا ابتدائی نعتیہ کلام تمام تر کیفیات کا آئینہ دار ہے۔

ریاض رسولؐ (حصہ دوم) مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی کا دوسرا نعتیہ مجموعہ کلام ہے۔اس کے ناشر انجمن سہروردیہ، کراچی ہیں۔اس سلسلے میں شہزاد احمد رقم طراز ہیں۔

''حضرت ریاض سہروردی کا یہ مجموعہ کلام ریاض رسولؐ حصہ دوم پاکستان میں شایع ہونے والا اور ترتیب کے لحاظ سے دوسرا مجموعہ کلام ہے۔ریاض رسول کا حصہ اوّل قیام پاکستان سے پہلے شایع ہو چکا تھا۔''(۶)

ریاض رسولؐ (حصہ دوم) کا کلام آغاز سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہوا ہے، یہ ۲۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔اس میں زیادہ تر نعتیں شامل ہیں۔اس کے علاوہ قصیدہ بہاریہ، قصیدہ معراجیہ، پنجابی نعتیہ کلام اور سلام و مناقب بھی اس مجموعہ میں موجود ہیں۔ریاض رسول حصہ سوم (۱۹۸۶ء) مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی کے نعتیہ کلام پر مشتمل ہے اس سلسلے میں ڈاکٹر شہزاد احمد لکھتے ہیں:

''ریاض رسول (حصہ سوم) کا انتساب سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ سے منسوب ہے۔''(۷)

کلام ریاض'' جو ۲۰۰۶ء میں شایع ہوا تھا اس کی ترتیب و تدوین سمیع اللہ برکت نے کی ہے اس کا دوسرا ایڈیشن ۲۱ مئی ۲۰۱۲ء کو مرتب کیا گیا ہے'' آئنہ ریاض سہروردی'' حضرت علامہ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی کی نعتیں، دینی و علمی خدمات پر مشتمل ایک تعارف نامہ ہے جسے شہزاد احمد نے تحقیقی انداز میں مرتب کیا ہے۔کلیات ریاض سہروردی کے لیے لکھا جانے والا یہ مقالہ آئنۂ ریاض سہروردی کے نام سے علیحدہ بھی کتابی صورت میں شایع کیا گیا ہے۔

''حسنِ انتخاب'' خانوادۂ ریاض سہروردی کا مختصر نعتیہ انتخاب ہے جس میں اس خانوادے کے چھ شعرا کا اجمالی تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔شہزاد احمد نے اسے بھی مرتب کیا ہے۔یہ ''حسنِ انتخاب'' ہمیشہ یادگار رہے گا کیوں کہ کم صفحات میں زیادہ نعتیں شامل کی گئی ہیں۔''حسنِ انتخاب'' ۱۲،اکتوبر ۲۰۱۳ء حضرت ریاض سہروردی کے سالانہ عرس کے موقع پر شایع کیا گیا۔اس کے ناشر بھی مرکزی انجمن عندلیبانِ ریاض رسولؐ، کراچی پاکستان ہیں۔ارمغان

ریاض سہروردی ۲۰۱۳ میں مرتب کیا گیا۔اس سلسلے میں شہزاد احمد لکھتے ہیں:

''کلیات ریاض سہروردی کی طباعت میں سب سے پہلے آستانہ عالیہ سہروردیہ جامع بغدادی مسجد ٹرسٹ سے منسلک سہروردی حضرات متحرک ہوئے اور وقت کے ساتھ ساتھ دیگر شخصیات منسلک ہوتی چلی گئیں۔''(۸)

علامہ طاہر القادری، حضرت سہروردی کے بارے میں لکھتے ہیں:

''انجمن عندلیبانِ ریاض رسولؐ'' نے حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی کی نگرانی میں دنیا بھر میں نعت خوانی کے لیے جو بھی کام کیا ہے وہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔''(۹)

کلیاتِ ریاض سہروردی کی تدوین کے حوالے سے شہزاد احمد کی خدمات بے حد اہمیت کی حامل ہیں کیوں کہ اس منفرد موضوع پر شہزاد احمد کی برسوں کی محنت نعت کے طلبہ کے لیے مشعل راہ ثابت ہوگی۔آپ نے کمال محنت اور اپنی بے پناہ قابلیت سے تمام مسائل کو حل کیا اور کلیات کی ترتیب پہلے شایع ہونے والی کتابوں کے بالکل مطابق کر دی۔شہزاد احمد کی نعت سے بہت زیادہ وابستگی ہے اور ان کے علمی وفکری کارنامے بہت زیادہ ہیں۔نعت سے محبت اور نعت گو شعرا سے عقیدت کے تحت اُنھوں نے سہروردی صاحب کے کلیات کو مرتب کیا۔حضرت سہروردی کا انتقال ۲۸ فروری ۲۰۰۱ء بمطابق ۴ ذی الحج ۱۴۲۱ھ میں ہوا ہے۔

کلیات ریاض سہروردی کے دوسرے حصے ریاض رسول (حصہ اوّل) میں ۳۳ نعتیں شامل ہیں جن میں شاعر نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شفاعت کی اُمیدیں وابستہ کر رکھی ہیں۔اُن کی داخلی وارفتگی عروج پر ہے۔یہی نہیں اُنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے فضائل کو بھی اپنی نعتوں میں سمویا ہے۔مثال میں یہ اشعار دیکھیے:

محمد حشر میں جب نور کے دامن سے نکلیں گے
خوشی سے جھومتے سب امتی جوبن سے نکلیں گے(۱۰)

محمد مصطفیٰؐ کو سید ابرار کہتے ہیں
شہ ہر دو جہاں، کونین کا مختار کہتے ہیں(۱۱)

ریاض رسول (حصہ دوم) انجمن سہروردیہ، کراچی نے شایع کیا۔ اس میں شامل (تین سلام) مصطفیٰ عبدِ قادر پہ لاکھوں سلام، مصطفیٰ جان ایماں سلام علیک، مصطفیٰ نورِ وحدت پہ لاکھوں سلام۔ نعتیہ کلام کی تعداد ۱۵۰ ہے جس میں قصیدہ بہاریہ بہ ہیئت مخمس اور قصیدہ معراجیہ بہ ہیئت مسدس بھی شامل ہیں۔ قصیدہ فارسی میں نعتیہ کلام گیارہ پنجابی نعتیہ کلام کی تعداد گیارہ اور مناقبوں کی تعداد ۴۳ ہے جو حضرت امام حسین و آئمہ اہل بیت، حضرت امام علی ابن زین العابدین، حضرت امام جعفر صادق، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضور غوث پاک کی مدح میں ہیں۔ اس کے علاوہ غزلیات کی تعداد پندرہ ہے۔ اُنھوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے والہانہ اظہار عقیدت کیا ہے۔ حسرت وارماں میں ڈوبے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

اے کاش ان کے عشق میں جینا نصیب ہو
جب موت کا ہو وقت مدینہ نصیب ہو
ہو جاؤں پار بحرِ حوادث سے اے ریاضؔ!
گر اُن کی محبت کا سفینہ نصیب ہو(۱۲)

ڈاکٹر شہزاد احمد نے ریاض سہروردی کے فارسی نعتیہ کلام کو بھی مرتب کیا ہے۔ اُن کا فارسی نعتیہ کلام فدائیت کے جذبے سے سرشار ہے۔ اس کلام کی روانی دیکھ کر علامہ موصوف کی فارسی دانی کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر شہزاد احمد نے جس دقت نظری سے اُن کے فارسی کلام کو صحت کے ساتھ مدون کیا ہے، وہ قابلِ داد ہے۔ ریاض سہروردی کے چند فارسی اشعار نمونے کے طور پر ملاحظہ فرمائیں:

لطف فرمودی اے جاناں سوئے بیمار آمدی
چہ قدر احسان کردی بہر تیمار آمدی
ظلمتان ہجر شد از پرتو تو کالعدم

مثلِ خورشید درخشاں در شب تار آمدی
می شود مسرور در عشقت ز نالیدن ریاضؔ
کردہ ای لطف فراواں در دل زار آمدی (۱۳)

کلیات حضرت ریاض سہروردی میں شامل ایک مجموعے کا نام ''دیوانِ ریاض'' ہے جو رومی پبلشنگ ہاؤس، کراچی نے شایع کیا ہے۔ اس کا دیباچہ حضرت مولانا سید محمد فاروق احمد نے لکھا ہے۔ اس مجموعے میں دو حمدیں، ۳۵۱ نعتیں اور چند مناقب شامل ہیں۔ اُن کے ممدوحین میں مخدوم شہاب الدین پیا، قصیدۂ سہروردیہ، منقبت حضرت حسنین کریمینؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ، خواجہ غریب نواز اجمیریؒ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ، حضرت خواجہ فریدالدین ؒشکر گنج اوراعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں کے نام نمایاں ہیں۔

ہیں حضور مظہر ذات حق یہ بڑے کمال کی بات ہے
وہ بھی نور ہے، یہ بھی نور ہے یہ عجب جمال کی بات ہے
وہ اذاں مدینہ سے جو چلی وہی عرش پر بھی سنی گئی
نہیں ذکر یہ کسی اور کا یہ فقط بلالؓ کی بات ہے (۱۴)

کلیات ریاض سہروردی میں شامل کتاب ریاض رسول (حصہ سوم) جس کی اشاعت مارچ ۱۹۸۶ء میں رومی پبلشنگ ہاؤس، کراچی کے تحت ہوئی۔ اس کتاب کے مشمولات میں نعتیہ کلام کی تعداد ۹۶ ہے جو ریاض سہروردی کی عقیدت کا منہ بولتا ثبوت ہے:

نعتیہ کلام کے چند اشعار دیکھیے:

ان کی نسبت ملی اور کیا چاہیے
بن گئے امتی اور کیا چاہیے
ان پر ایمان لانے کے باعث ہوئی
قبر میں روشنی اور کیا چاہیے (۱۵)

کلیات میں شامل گلدستہ نعت (اوّل) جس کو تنظیم سہروردیہ قلندریہ نے شایع کیا ہے

اس گلدستۂ نعت میں ایک حمد باری تعالیٰ اور ۳۲ نعتیہ کلام شامل ہیں۔حمد باری تعالیٰ کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے:

کوئی نہیں نظیر تری رب ذوالجلال
ہے ہر تری تخلیق سے ظاہر ترا کمال

تو نے جنا کسی کو نہ تو خود جنا گیا
ہر شے کو ہے زوال مگر تو ہے لازوال(۱۶)

گلدستۂ نعت (دوم) میں شامل ایک حمد باری تعالیٰ، بائیس نعتیہ کلام اور ایک سلام پر مشتمل ہے۔نعت کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے:

ذکر رسول دہر میں پائندہ رہے گا
نام ان کا ہی تابندہ سے تابندہ رہے گا
مر جائے گا جو عشقِ رسالت مآب میں
مر کر بھی روزِ حشر تک وہ زندہ رہے گا(۱۷)

گلدستہ نعت (سوم) میں چھ حمد باری تعالیٰ اور ۱۲۲ نعتیہ کلام شامل ہیں۔اس کے بعد ''باقیات ریاض سہروردی'' کے نام سے اُن کا غیر مطبوعہ کلام شامل اشاعت کیا گیا ہے۔اس کو مرکزی انجمن عندلیبانِ ریاض رسولؐ نے شایع کیا ہے۔اس میں حمد،نعتیہ کلام،مناجات،نظم، دعائیہ قطعہ اور عربی کلام شامل ہے۔اس کے علاوہ کلیات حضرت ریاض سہروردی میں حسنِ انتخاب کو بھی شامل کیا گیا ہے جس کو شہزاد احمد نے بڑی لگن اور محنت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔حسن انتخاب میں حضرت ریاض سہروردی کے والد، برادران اور آپ کی اولاد کے بارے میں اور ان کی علمی وادبی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے اور اس میں حمد باری تعالیٰ اور نعتیہ کلام بھی شامل ہے۔

علامہ ریاض سہروردی کے ہاں انگریزی کلام بھی دستیاب ہے جو ایک حمد اور ۲۵ نعتوں پر محیط ہے۔ان میں پانچ نعتیں وہ بھی ہیں جو پہلے کہیں شایع نہیں ہوئیں۔اس مجموعے کے

دیباچے میں اُنھوں نے کلام میں کسی بھی قسم کے لسانی نقص کے بارے میں پیشگی معذرت کی ہے، یہ امر محض ان کی کسر نفسی کا نتیجہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ انگریزی زبان کے اسرار و رموز سے کما حقہٗ واقفیت رکھتے تھے۔ وہ نعت کے ساتھ اپنی وابستگی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"As for me, I consider myself as one of those fortunate ones who have been blessed with the ability to capture in words, some semblance of that great mystical vibration that is resonated in one by love Muhammad(peace be upon him)."

اُنھوں نے اپنی انگریزی نظموں میں انگریزی زبان میں مستعمل Rhyme Scheme کے علاوہ اُردو شاعری کی ہیئتوں کے بھی کامیاب تجربے کیے ہیں۔ مثنوی کی طرز پر کہے گئے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

"Muhammad,to Muslims God has gifted,
Blessed He, to himself obedience did.
Muhammad's love is the light of religion,
Brightens soul like the moon and the sun.(18)

اس کے علاوہ علامہ ریاض سہروردی نے انگریزی نعت کے لیے غزلیہ ہیئت اختیار کی ہے۔ اُن کے ہاں ایک نعت میں Deed، Lead اور Feed کے قوافی رسول عربی کی ردیف کے ساتھ اپنی بہار دکھاتے نظر آتے ہیں۔ اُن کی انگریزی نعتیہ غزل کے دو شعر ملاحظہ ہوں:

I am needy, you are my need Rasool-e-Arabi
I have done no good deed Rasool-e-Arabi
He will be obedient, who did obey you.
Definitely he will succeed Rasool-e-Arabi(19)

ان کی انگریزی نظموں کے مصرعے طوالت کے لحاظ سے یکساں نہیں ہیں ایک مصرعہ چار سطروں کا ہے تو دوسرا دو سطروں پر اختتام پذیر ہو گیا ہے۔ اس بارے میں شاعر اور مدون دونوں نے دیباچے میں کوئی وضاحت نہیں دی۔ مختصر یہ ہے کہ کلیات ریاض سہروردی کی اشاعت نعتیہ ادب کے سرمائے میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔

کلیات شاہ انصار الٰہ آبادی

شاہ انصار حسین پیدائشی نام، انصار تخلص اور ادبی شناخت شاہ انصار الٰہ آبادی ہے۔ درگاہِ سید صاحب الٰہ آباد (یوپی) انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سالِ ولادت ۲۹، ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۱۵ء بروز جمعۃ المبارک ہے۔

تقسیم کے بعد دسمبر ۱۹۴۷ء میں کراچی آ گئے۔ ۹۵ برس کی عمر میں ۸ ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۲۰۰۷ء کو خواب اجل سے دوچار ہو کر اس جہانِ فانی سے عالم جاودانی کی سمت روانہ ہوئے۔ ساری زندگی مسلک اہلسنت والجماعت کی عملی خدمت انجام دی۔ نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحریک سے عوام و خواص بالخصوص نوجوانوں کی تربیت سازی کا فریضہ احسن طور پر انجام دیا۔ آپ کا مقصد حیات نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فروغ سے عبارت ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد اس کلیات کی تدوین کی روداد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''کلیات شاہ انصار الٰہ آبادی کے مرتب پیرزادہ سید خالد حسن رضوی امروہوی ہیں۔ یہ کلیات حضرت شاہ انصار حسین رحمانی الٰہ آبادی کے کلام پر مشتمل ہے۔ اس کلیات کا راقم الحروف مرتب ثانی ہے اس کی نظر ثانی اور مقدمہ لکھنے کی سعادت بھی مجھے میسر ہے۔ کتاب کے مرتب سید خالد رضوی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے شاہ انصار الٰہ آبادی کے منتشر کلام کو یکجا کیا۔ شاہ انصار الٰہ آبادی نے ساری زندگی نعت اور مناقب کے فروغ میں بسر کی۔ آپ کے شاگردوں کا کثیر حلقہ بھی شعبۂ نعت سے وابستہ ہے۔ اس کلیات پر بے شمار حضرات نے لکھا ہے۔ لکھنے والوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ چند نام بھی

نہیں دیے جاسکتے۔ صبیح رحمانی کی تحریک پر یہ کام میرے حصے میں آیا۔‘‘(۲۰)

’’کلیات شاہ انصار الٰہ آبادی‘‘ حضرت شاہ انصار حسین رحمانی الٰہ آبادی کی حمد و نعت پر مشتمل ہے جس کو مرتب کرنے کا شرف پیرزادہ سید خالد حسن رضوی امروہوی کو حاصل ہے کتاب مکمل مرتب ہونے کے بعد دوبارہ اس کو شہزاد احمد کی نگرانی میں ’’مقدمہ‘‘ کے ساتھ ترتیب دیا گیا۔ جون ۲۰۱۴ء میں ادبستان انصار ، ۸۔اے بلاک اے نارتھ ناظم آباد کراچی نے اس کی حسین طباعت کا اہتمام کیا ہے۔ ۱۰۴۰ صفحات پر محیط اس کلیات کا ہدیہ صرف دعائے صحت برائے نزہت نسیم رضوی زوجہ پیرزادہ سید خالد حسن رضوی امروہوی و اہل خانہ ہیں۔

’’کلیات شاہ انصار الٰہ آبادی‘‘ میں آپ کی نعتیہ شاعری کا مکمل کلام شامل ہے۔ تحفہ نظامی، ھل اتیٰ ، سبحان اللہ الذی اسریٰ، صلوٰۃ وسلام ، اشک متبسم، آفتاب چشت، سراج السالکین، مرقع غوثیہ، مرقع محبوبیت، فردِ فرید، صبغت اللہ، کلامِ لاکلام، الحمد اللہ الذی، مدینۃ العلم، مظہر العلوم (اوّل ودوم) اور فیض العظیم (غیر مطبوعہ) بھی اب مطبوعہ ہے۔ اس طرح سے آپ کے ۱۶ مجموعہ ہائے کلام اس کلیات کی زینت ہیں۔

’’کلیات شاہ انصار الٰہ آبادی‘‘ پر لکھنے والوں میں پروفیسر منظر ایوبی، پروفیسر سحر انصاری، خواجہ رضی حیدر، علامہ عباس کمیلی ،مولانا محمد اصغر درس ،سید صبیح الدین صبیح رحمانی ، جاوید وارثی، عقیل احمد عباسی ، ڈاکٹر شہزاد احمد، پیرزادہ خالد حسن رضوی امروہوی، پروفیسر حسن اکبر کمال ، ڈاکٹر اختر ہاشمی، ڈاکٹر عزیز احسن ،حیات رضوی امروہوی، طاہر سلطانی، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری، علامہ سید شہنشاہ حسین نقوی، ابرار احمد رحمانی، الحاج شمیم الدین، حاجی حنیف طیب، محسن اعظم ملیح آبادی، پروفیسر خیال آفاقی ،سید ناظر حسین رضوی، سید آباد میاں چشتی، خورشید حسن رضوی، ڈاکٹر اشرف اشرفی الجیلانی، نفیس القادری، حافظ محمد مستقیم ،شاہد حسن القادری، عزیز لطیفی ، عمران القادری اور یاسر حسن رضوی امروہوی شامل ہیں۔

’’کلیات شاہ انصار الٰہ آبادی‘‘ کا سب سے پہلا مجموعہ مناقب تحفہ نظامی ہے۔ اس کی پہلی حمد رب ذوالجلال ملاحظہ کیجیے:

اے خدائے جلیل روحِ جمال
تیرے ذرّے بھی آفتاب اجلال

دونوں عالم کی جان بن جائے
جو بھی ہو تیری راہ میں پائمال

کلیات صبیح رحمانی

ڈاکٹر شہزاد احمد کی تدوین کردہ کتب میں ''کلیات صبیح رحمانی'' اہمیت سے خالی نہیں ہے۔اس میں موصوف نے معروف نعت خواں سید صبیح رحمانی کے تین نعتیہ مجموعوں کو یک جا کر کے از سر نو منظر عام پر لانے کا اہتمام کیا ہے۔ صبیح رحمانی کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ وہ ''نعت رنگ'' کے روح و رواں ہیں اور فروغِ نعت میں اپنی گراں قدر خدمات کی بدولت حکومت پاکستان کی طرف سے تمغۂ امتیاز سے نوازے جا چکے ہیں۔انھوں نے نعت خوانی سے نعت گوئی کا سفر بڑی خوش اسلوبی سے طے کیا ہے اور اب شعبۂ نعت ہی میں تالیفات کی طرف بھی بڑی شدومد سے مائل ہو رہے ہیں۔ان کا نعتیہ کلام اپنے موضوعات کی تاثیر کی بدولت دلوں میں اثر ونفوذ کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ان کی نعتیں مقبولیت کی سند حاصل کر چکی ہیں۔اُن کے کلام کی اشاعت وقت کی ضرورت ہے۔اسی ضرورت کے پیش نظر ڈاکٹر شہزاد احمد نے اُن کے تینوں مجموعے ''ماہِ طیبہ''، جادۂ رحمت اور سرکار کے قدموں میں'' ترتیب دیے ہیں۔وہ لکھتے ہیں:

> ''صبیح رحمانی کی نعتیہ شاعری اگر چہ تعداد میں کم ہے مگر معیار، شہرت اور اثر پذیری کے حوالے سے بہت زیادہ ہے۔کلیات صبیح رحمانی کی اشاعت وقت کی ضرورت ہے اور لوگوں کی تسکین کا باعث بھی ثابت ہوگی۔''(۲۱)

اس کلیات کی ضخامت ۲۸۴ صفحات پر محیط ہے۔'' ماہ طیبہ'' اولین مجموعہ نعت ہے جو ۱۹۸۹ء میں شایع ہوا۔اس میں ایک حمد، ۳۲ نعتیں، ۱۰ آزاد نظمیں، ایک سلام اور ۱۶ مناقب شامل ہیں۔اس کے مضمون نگاروں میں ڈاکٹر جمیل جالبی، ڈاکٹر منظور الدین احمد، فدا خالدی

دہلوی، مظفر وارثی، ادیب رائے پوری، اشتیاق اظہر، اقبال قادری، محمد قمر خان رحمانی اور مرزا منیر بیگ کے نام نمایاں ہیں۔

''جادۂ رحمت'' سید صبیح رحمانی کا دوسرا مجموعہ نعت ۱۹۹۳ء میں منظر عام پر آیا۔ ڈاکٹر شہزاد احمد اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> ''جادۂ رحمت کا آغاز ایک نعتیہ قطعہ سے ہوا ہے۔ ایک آزاد حمد یہ نظم ہے۔ غزل کی ہیئت میں دو حمدیں اور دو حمد یہ ہائیکو ہیں۔ اس کے بعد ایک نعتیہ قطعہ کے بعد چوبیس نعتیں غزل کے انداز میں ہیں۔ سترہ نعتیں پابند و آزاد نظموں کی صورت میں موجود ہیں۔ آخر میں دس نعتیہ ہائیکو بھی شامل ہیں۔ (۲۲)

کلیات صبیح رحمانی میں زمانی ترتیب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر شہزاد احمد سے جب یہ پوچھا گیا کہ کلام کی الف بائی ترتیب کیوں روا نہیں رکھی گئی تو انھوں نے کہا کہ ''زمانی ترتیب سے شاعر کے فکری ارتقا کا پتا چلتا ہے۔ اُس کی ذہنی پختگی اور شعر کے فنی معیار میں بہتری کا آسانی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ صبیح کے کلام میں فکری ارتقا کے زاویے عمودی سفر طے کرتے واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔'' (۲۳)

تیسرے نمبر پر ڈاکٹر صاحب نے ''سرکار کے قدموں میں'' کا تعارف پیش کیا ہے۔ یہ مجموعہ ۲۰۰۰ء میں شایع ہوا۔ ''جادۂ رحمت'' کا انگریزی ترجمہ سارہ کاظمی نے کیا ہے جب کہ ''سرکار کے قدموں میں'' کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر منیر احمد مغل نے انجام دیا ہے۔ آخر میں ''اضافہ'' کے عنوان سے تازہ کلام شامل ہے جو ایک حمد، تین نعتوں، تین مناقب پر مبنی ہے۔ کلیات میں تینوں کتابوں کے علاوہ تین نئے مضامین کا اضافہ نظر آتا ہے، ان کے عنوانات میں ''صبیح رحمانی کی نعت کا ادبی سفر'' از ڈاکٹر عزیز احسن، ''کلام صبیح رحمانی۔ حدیث جاں سے حدیث جہاں تک'' از پروفیسر انوار احمد زئی، ''صبیح رحمانی کی ہمہ جہت نعتیہ خدمات'' از ڈاکٹر شہزاد احمد شامل ہیں۔ موصوف نے اپنے مضمون میں سید صبیح رحمانی کی شعبہ نعت کے حوالے سے چار نمایاں جہتوں نعت خوانی، نعت گوئی، نعت فہمی اور نعت جوئی کو اُجاگر کیا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے صبیح رحمانی کی شعبہ نعت سے وابستگی، اساتذۂ سخن، نعتیہ مجموعوں کا تعارف، ادارتی

سرگرمیاں، مرتب کردہ نعتیہ انتخابات، تالیفات، نعت ریسرچ سنٹر کی مطبوعات، نعت کے حوالے پر مبنی کتب، بیرونی ممالک کے دورے اور اعزازات کی تفصیل نہایت باریک بینی سے بیان کر کے مقدمے کا حق ادا کر دیا ہے

ڈاکٹر شہزاد احمد کی خوبی یہ ہے کہ جس موضوع پر قلم اُٹھاتے ہیں اُس کی جزئیات تک بیان کر دیتے ہیں۔ قاری کے سامنے پوری تصویر رکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ اس کے علاوہ وہ حقائق کی حتمی صورت کے قائل ہیں۔ حقائق کی اصل کی جمع آوری اور نعتیہ ادب کی تاریخ میں قطعیت پیدا کرنے کی روش اُن کے مزاج کا حصّہ ہے۔ اُن کی تحریروں میں یہ بات اکثر دیکھی گئی ہے کہ نعت کا پہلا مقالہ کون سا تھا یا پہلا ماہ نامہ کب شایع ہوا وغیرہ۔ اسی تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے وہ صبیح رحمانی کے کتابی سلسلے ''نعت رنگ'' کے بارے میں رقم طراز ہیں:

> ''نعت کے اُفق پر 'نعت رنگ' کا سب سے پہلا شمارہ اپریل ۱۹۹۵ء میں طلوع ہوا۔ 'نعت رنگ' صبیح رحمانی کی ادارت میں شایع ہوتا ہے۔ اس کے اب تک (۲۰۱۸ تک) اٹھائیس شمارے شایع ہو چکے ہیں۔ ہر شمارہ ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ صوری اور معنوی ہر دو حوالے سے نعت رنگ کی اہمیت اور افادیت مسلم ہے۔'' (۲۴)

یہی نہیں اُنھوں نے 'نعت رنگ' کے خصوصی شماروں ''تنقید نمبر ۱۹۹۵ء، حمد نمبر ۱۹۹۹ء، امام احمد رضا نمبر ۲۰۰۵ء اور سلور جوبلی نمبر ۲۰۱۵ء کا بھی خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔

''کلیات صبیح رحمانی'' دیدہ زیب سرورق اور عمدہ پروف خوانی کے بعد شایع ہوا ہے۔ ڈاکٹر شہزاد نے اس میں املا کی کوئی خاص غلطی نہیں رہنے دی۔ اُن کی محنت ہر جگہ نظر آتی ہے۔ وہ جزئیات پر بھرپور توجہ مرکوز کرتے ہیں اور باریک سے باریک باتوں کی وضاحت حواشی میں ضروری خیال کرتے ہیں مگر اس کتاب میں انھوں نے صبیح رحمانی کے تخلص کے استعمال میں ہونے والی فنی لغزش کو واضح نہیں کیا۔ صبیح رحمانی نے بعض جگہ تخلص کو اس انداز میں برتا ہے کہ صبیح کی 'ح' گرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے پہلے کلام صبیح کے تخلص کی درست مثال ملاحظہ ہو:

تجھ سے بخشش کا ہے تمنائی
تیرا بندہ صبیح رحمانی (۲۵)

اب دو مقطعے وہ دیکھیے جن میں صبیحؔ کو بروزن ''فعو'' باندھا گیا ہے اور 'ح' کی ادائیگی مجروح ہوئی ہے۔

صبیحؔ اُن کا ہوں میں اک نام لیوا
سو میرا نام ہے اہلِ ہنر میں(۲۶)
ہم کو بھی صبیحؔ اُس درِ رحمت نے نوازا
جس در سے ہوئے صاحب دستار بہت سے(۲۷)

ڈاکٹر صاحب نے کلام صبیح کے مقطعوں سے بھلے صرف نظر کیا ہو مگر شاعر کے کلام کو نہایت خوبی سے اُجاگر کیا ہے۔ وہ داد دینے میں بخل سے کام نہیں لیتے۔ وہ لکھتے ہیں:

''صبیح رحمانی کے ہر مختصر نعتیہ مجموعہ کلام میں سے چند نعتیں ضرور زبانِ زدِ خاص و عام ہو جاتی ہیں۔ اُن کی گونج اکثر سنائی دیتی ہے۔ بعض شعرا کے تین تین اور چار چار مجموعہ ہائے کلام سے ایک یا دو نعتیں بھی قبولیت اور مقبولیت کے مقام سے کوسوں دُور رہتی ہیں۔ ایک دو نعتیں تو کجا ایک شعر بھی نعتیہ ادب کی زینت نہیں بن پاتا۔''(۲۸)

ایک طرف تحسین کے یہ جملے تقابلی اندازِ فکر کے غماز ہیں تو دوسری طرف یہ امر بھی واضح کر رہے ہیں کہ ڈاکٹر شہزاد مصدقہ حقیقت سے بے خبر نہیں۔ واقعی صبیح رحمانی کا نعتیہ کلام تاثیر اور پذیرائی کے بامِ عروج پر ہے جسے ڈاکٹر شہزاد احمد نے بجا طور پر آشکار کیا ہے۔ موصوف نے جو اشعار معروف و مقبول کلام کے دیے ہیں اُن میں سے چند ایک ملاحظہ ہوں:

کوئی مثلِ مصطفیٰ کا کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا
کسی اور کا یہ رُتبہ کبھی تھا، نہ ہے، نہ ہو گا(۲۹)

حضور! ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لیے حاضر غلام ہو جائے(۳۰)

محبت کا سلیقہ دے دیا وحشی قبائل کو
مٹا صدیوں کی رنجش کا اثر آہستہ آہستہ(۳۱)

کعبے کی رونق ، کعبے کا منظر اللہ اکبر، اللہ اکبر
دیکھوں تو دیکھے جاؤں برابر اللہ اکبر ، اللہ اکبر(۳۲)

حاضر ہیں ترے دربار میں ہم ، اللہ کرم ، اللہ کرم
دیتی ہے صدا یہ چشم نم ، اللہ کرم ، اللہ کرم(۳۳)

مختصر طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ''کلیات صبیح رحمانی'' ڈاکٹر شہزاد احمد کی محنت شاقہ کا وہ ثمر ہے جو نعتیہ ادب میں ایک گراں مایہ اضافہ ہے جسے کلام کی مقبولیت، تاثیر اور اہمیت کے پیش نظر تادیر یاد رکھا جائے گا۔

قصیدۂ رسول تہامیؐ

تدوین متن ادبی و شعری سرمائے کو محفوظ کرنے کا عمل ہے جس سے ایک طرف ادبی تاریخ درست نہج پر ترتیب پاتی ہے تو دوسری طرف شاعر کا تشخص اُجاگر کرنے میں مدد ملتی ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کے ہاں نعتیہ ادب کی تدوین کا اہم سرمایہ موجود ہے۔ اس کی ایک مثال ''قصیدہ رسولِ تہامی'' کی اشاعت ہے۔ حافظ عبدالغفار حافظ کا دو سو بارہ اشعار کا نعتیہ قصیدہ ۱۹۸۸ء میں انجمن ترقی نعت، کراچی کے زیر اہتمام ڈاکٹر شہزاد احمد نے شایع کیا۔ اس کے چھے مطلعے ہیں۔ مطلع اول ملاحظہ ہو:

آج حافظ معجزہ ، دکھلائے خامہ آپ کا
جوڑ دے حسان سے اک بار رشتہ آپ کا

حافظ عبدالغفار حافظ کا تعلق کراچی سے ہے۔ وہ انڈیا کے صوبے مدھیہ پردیش (سی پی) کے ایک شہر کھنڈوہ سے ہجرت کر کے ۱۹۵۵ء میں پاکستان آئے۔ اُن کے والد کا نام عبدالرحیم ہے اور وہ ۱۹۴۸ء میں پیدا ہوئے (۳۴)

اُن کی شعری تخلیقات میں ''ارمغانِ حافظ''، قصیدہ رسولِ تہامی اور بہشت تضامین شامل ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد نے بڑے خوب صورت انداز میں اسے مرتب کیا اور یہ اس قدر سراہا گیا کہ اس کہ اس کا دوسرا ایڈیشن شایع کرنا پڑا۔ یہ ایڈیشن ضیاء الدین پبلی کیشنز نے شایع کیا تھا۔

حرف حرف خوشبو

وقار صدیقی کا شمار قادرالکلام اور زود گو اساتذۂ سخن میں ہوتا ہے۔ نعت میں اُن کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ بڑے سے بڑا نعت گو اُن کی نعتیہ شاعری کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ انھیں اصلاح دینے میں خاص ملکہ حاصل تھا۔ محض ایک لفظ کی تبدیلی سے مصرع کو شہ کار بنا دیتے تھے۔ اُن کا المیہ یہ ہے کہ اُن کا نعتیہ کلام اُن کی زندگی میں شایع نہ ہو سکا جب کہ اُن کے شاگردوں کے مجموعے متواتر شایع ہوتے رہے۔ اُن کے کلام کی تدوین کا سہرا ڈاکٹر شہزاد احمد کے سر جاتا ہے۔ انھوں نے نہایت عرق ریزی سے اُن کے نعتیہ کلام میں سے ایک مجموعہ ''حرف حرف خوشبو'' کے نام سے ترتیب دیا ہے۔ اُن کا غزل کا اثاثہ اس سے الگ ہے۔ یہ مجموعہ ۱۹۹۸ء میں فرید پبلشرز، کراچی کے زیر اہتمام شایع ہوا۔ اس کے اصل محرکات سے پردہ اُٹھاتے ہوئے ڈاکٹر شہزاد احمد یوں بیان کرتے ہیں:

> ''اس کے اصل محرک وقار صدیقی کے ہونہار غزل گو شاگرد شکیل احمد ہاشمی ہیں۔ اُن کی وساطت سے کلام کی دستیابی ممکن ہوئی اور اُن کی ذاتی دلچسپی کی بدولت یہ مجموعہ ''حرف حرف خوشبو'' نعتیہ ادب میں محفوظ ہو سکا ہے۔ ایسے سعادت آثار شاگردوں کا ملنا ایک نعمت سے کم نہیں۔'' (۳۵)

وقار صدیقی اجمیری کا اصل نام محمد عبدالغنی تاج ہے۔ وہ ۱۶، اکتوبر ۱۹۲۳ء کو مولانا عبداللطیف لطیف چشتی سلیمانی کے ہاں پیدا ہوئے۔ (۳۶)

تابندہ مقدر کا ستارہ نظر آئے
جب آنکھ کھلے گنبد خضرا نظر آئے
اُن آنکھوں کا ورنہ کوئی مصرف ہی نہیں ہے
سرکار تمھارا رُخِ زیبا نظر آئے
اب ایسی سحر مجھ کو وقار آئے میسر
اک اک سے کہوں میں شہ بطحا نظر آئے

اس نعتیہ مجموعے کے مضامین میں ''تعارف از سید رفیق عزیزی''، ''نعت کے نئے اُفق

از ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی''، ''نافۂ شوق از محمد شمیم''، دیباچہ نکہت از مولانا حسن مثنیٰ ندوی'' شامل ہیں۔اس مجموعے میں ۹۲ اشعار کا ایک مدحیہ قصیدہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سراپا مبارک پر مبنی ہے جسے ''محبت کا حرم'' کا عنوان دیا گیا ہے۔ یہ قصیدہ شاعر کی قادرالکلامی کی خوب صورت مثال ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

مُو بہ مُو کتنے تحفظ ہیں سیہ کاروں کو
اُن کے گیسو ہیں خطا پوش تو زلف ابر کرم
اگر ابرو سے ہے قوسین کا واضح مفہوم
خم ابرو سے شرف یافتہ محراب حرم
ایک تنویر ازل، ایک ہے تقدیر ابد
دونوں عارض ہیں تجلی کا نظام محکم(۳۷)

مذکورہ قصیدے کو ڈاکٹر صاحب نے ''نظم'' کہا ہے اور قصیدے کے اختصاص کی طرف اشارہ نہیں کیا، حالاں کہ یہ موضوع، اسلوب، شکوہ لفظی اور ہیئت میں مکمل قصیدہ ہے۔ بہرحال ڈاکٹر صاحب کی کاوشوں کی بدولت ہی وقار صدیقی اجمیری کا نعتیہ کلام اشاعت آشنا ہوا ہے، اس لیے انھیں جتنی داد دی جائے اتنی کم ہے۔

مقصودِ کائنات

''مقصودِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' حضرت ادیب رائے پوری کا تیسرا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جو مدحت پبلشرز، اے 837، بلاک ایچ، شمالی ناظم آباد، کراچی سے ۱۹۹۸ء میں شایع ہوا۔ ۴۰۰ صفحات کے اس نعتیہ کلیات میں ادیب رائے پوری کے دو نعتیہ شعری مجموعے ''اس قدم کے نشاں'' 1977ء اور ''تصویر کمال محبت'' 1979ء کا بھی تمام کلام موجود ہے۔ اسے آپ کسی حد تک کلیاتِ ادیب رائے پوری بھی کہہ سکتے ہیں۔ نعتیہ شاعری کے اُفق پر چمکنے والی شخصیت ادیب رائے پوری کی نعتوں کو شہرتِ دوام نصیب ہے۔ ملک کے طول و عرض میں آپ کے نعتیہ کلام کو یکساں پذیرائی حاصل ہے۔ آپ کی وہ تمام نعتیں جو مقبول خاص و عام تھیں، اس کتاب کی زینت ہیں۔ مقصودِ کائنات کی ترتیب و تدوین کا شرف ڈاکٹر شہزاد احمد کو

حاصل ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے شاعر کا پورا تعارف کروایا ہے کہ حکیم سید یعقوب علی کے چھوٹے پسر کو ادیب رائے پوری کے نام سے شہرت حاصل تھی اُن کا پیدائشی نام سید حسین علی ہے۔ ۱۹۲۸ء میں رائے پور ایم پی بھارت میں پیدا ہوئے۔ ۱۳، اگست ۱۹۴۷ء کی رات ہندوستان سے کراچی پہنچے اور پہلے جشنِ آزادی میں شرکت کی۔ (۳۸)

''مقصودِ کائنات'' میں ادیب رائے پوری کا ۱۹۹۸ء تک کا کلام موجود ہے۔ اس کے بعد کا کلام ''ارمغانِ ادیب'' میں شایع ہوا ہے۔ اس میں اُن کی مشہور نعتوں کا انتخاب، تازہ کلام کے ساتھ سامنے آیا ہے۔ ادیب رائے پوری نے اپنے تیسرے مجموعے کا نام ''تنویر جمالِ خدائی'' رکھا مگر بعد میں یہی مجموعہ ''مقصودِ کائنات'' کے نام سے شایع ہوا۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کے مطابق ''تنویر جمالِ خدائی'' نام کی کوئی کتاب شایع نہیں ہوئی جب کہ سید محمد قاسم نے ''پاکستان کے نعت گو شعرا'' میں اپنی ناقص تحقیق کی بنا پر ''تنویر جمالِ خدائی'' کو ادیب رائے پوری کے مطبوعہ مجموعوں میں شامل کر دیا ہے۔ (۳۹)

ادیب رائے پوری ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ اُن کے ہاں جذبۂ عشقِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بھرپور تخلیقی وفور کے ساتھ سامنے آیا ہے۔ مقصودِ کائنات سے ان کے غیر منقوط اشعار ملاحظہ ہوں:

رسول اللہ کی آمد سے اوّل
طلسم گمرہی ہر سُو مسلسل

گروہِ آدمی محصورِ آلام
ہوا و حرص کا حامل وہ ہر گام

خوشبوئے ادیب

خوشبوئے ادیب میں ادیب رائے پوری کا وہ کلام موجود ہے جو ابھی تک غیر مطبوعہ تھا۔ اس کے علاوہ اس میں گزشتہ مجموعہ ہائے نعت سے منتخب کلام بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس

کے مرتب پروفیسر سید اصغر علی ہیں جب کہ نظرِ ثانی میں ڈاکٹر شہزاد احمد کا نام شامل ہے۔ اس بارے میں ڈاکٹر شہزاد احمد کہتے ہیں کہ: ادیب رائے پوری کے سگے بھتیجے پروفیسر سید اصغر علی میرے پاس تشریف لائے اور ادیب رائے پوری کے غیر مطبوعہ کلام کی اشاعت کی خواہش کا اظہار کیا اور کلام کو ترتیب دینے کی ذمہ داری سونپ دی۔ یوں میں نے اس اضافی نعتیہ کلام کو پروفیسر سید اصغر علی کی معاونت سے مرتب کیا۔(۴۰)

اُنھوں نے یہ انکشاف بھی کیا کہ علامہ قاری سید اعجاز الدین سہروردی (صاحب زادہ علامہ ریاض سہروردی) نے ''کلیات ادیب رائے پوری'' کو شایع کرنے کی پیش کش کی ہے اور اس کلیات کے مدون بھی ڈاکٹر شہزاد احمد ہیں اور اس پر کام جاری و ساری ہے۔

''خوشبوئے ادیب'' مدحت پبلشرز، کراچی کے زیرِ اہتمام مارچ ۲۰۱۷ء میں منظرِ عام پر آیا۔ اس میں چار عنوانات کے تحت نعتیہ کلام ترتیب دیا گیا ہے۔

۱۔ خوشبوئے ادیب ۵۲ نعتیں ۲۔ ارمغانِ ادیب ۱۴ نعتیں

۳۔ مقصودِ کائنات ۲۴ نعتیں ۴۔ نذرانۂ اشک ۳۳ نعتیں

اس مجموعے میں ''دیدۂ نم، لذتِ غم اور گریۂ پیہم کے شاعر: حضرت ادیب رائے پوری'' کے عنوان سے پروفیسر سید اصغر علی کا مختصر مضمون ہے۔ ''شہرِ مدحت کے خوش نوا و خوش رقم شاعر'' ڈاکٹر شہزاد احمد کا تحقیقی مضمون ہے جس میں انھوں نے ادیب رائے پوری کی شخصی اور ادبی زندگی کے مختلف گوشے اُجاگر کیے ہیں۔ خوشبوئے ادیب کی اہمیت بیان کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

> ''حضرت ادیب رائے پوری کا تمام اضافہ شدہ نیا نعتیہ کلام ''خوشبوئے ادیب کے نام سے شایع کیا جا رہا ہے۔ اس تمام نعتیہ کلام کی اشاعت کے بعد اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کلام ادیب کی طباعت تقریباً اب مکمل ہو چکی ہے۔''(۴۱)

خوشبوئے ادیب میں نعت، منقبت اور معراج نامے موجود ہیں۔ اس کی پہلی نعت سے دو اشعار ملاحظہ ہوں جن میں عجز، انکساری اور محبت کی شمع روشن نظر آتی ہے:

کیا شان میں لکھے گا کوئی اُن کا قصیدہ
جیسے وہ ہیں ویسا نہ تو دیدہ نہ شنیدہ

جب یاد کیا قلب ہوا نافۂ آہو
جب نام لیا ہو گئے لب شہد چکیدہ(۴۲)

نزول

شفیق الدین شارق کا تعلق دبستان وارثیہ سے ہے۔زود گوشاعر تھے۔فی البدیہہ سخن کہنے پر قادر تھے۔پڑھے لکھے شاعر تھے مگر صاحبِ فراش رہے۔ہمہ وقت نعت کے حصار میں رہتے تھے۔سنجیدہ طبع اور متین آدمی تھے۔

''نزول''،شفیق شارق کے نعتیہ کلام کا انتخاب ہے جسے ڈاکٹر شہزاد احمد نے مرتب کیا ہے۔یہ کتاب سید صبیح الدین رحمانی کی تحریک پر ترتیب دی گئی۔دیگر تدوین شدہ کتب کی طرح یہ کتاب بھی عمدہ انتخاب اور عمدہ پروف کے ساتھ منظرِ عام پر آئی۔اس میں شاعر کا معروف کلام شامل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر شہزاد احمد بطور مدیر

ڈاکٹر شہزاد احمد اُن چند خوش نصیبوں میں سے ایک ہیں کہ جن کی زندگی کا ایک ایک لمحہ فروغِ نعت کے لیے وقف ہے۔ انھوں نے نعت کے قریب قریب ہر شعبے میں خدمات انجام دی ہیں۔ نعتیہ صحافت میں بھی اُن کا کردار کلیدی حیثیت سے سامنے آیا ہے۔ اُن کی صحافتی زندگی پر نظر ڈالیں تو آغاز میں وہ ''روحانی ڈائجسٹ'' کراچی میں سب ایڈیٹر رہے۔ یہ ڈائجسٹ اَسّی کی دہائی سے شایع ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ وہ ادیب رائے پوری کے ماہ نامہ ''نوائے نعت'' کراچی سے بھی منسلک رہے۔ رئیس امروہوی کے رسالے ''مینٹل ہیلتھ'' کی طباعت اور دیگر انتظامی امور کے نگران بھی رہے۔ روز نامہ جنگ، کراچی میں پروف ریڈر کی حیثیت سے تجربہ حاصل کیا۔ پھر ماہ نامہ ''المفکر'' کے ساتھ وابستہ رہے۔ اس کے بارے میں منظر عارفی لکھتے ہیں:

> ''آپ ماہنامہ 'روحانی ڈائجسٹ' (کراچی) میں سب ایڈیٹر، ماہانہ 'نوائے نعت' (کراچی) میں سب ایڈیٹر، ماہ نامہ 'مینٹل ہیلتھ' (کراچی) میں سب ایڈیٹر، ماہ نامہ 'المفکر' (کراچی) میں سب ایڈیٹر رہے اور اب ماہ نامہ 'حمد ونعت' (کراچی) کے مؤسس اور ایڈیٹر ہیں۔'' (۴۳)

انھوں نے جون ۱۹۹۰ء میں خود ماہ نامہ ''حمد ونعت'' کا اجرا کیا۔ اس کا پہلا شمارہ جولائی ۱۹۹۰ء میں اشاعت سے ہمکنار ہوا۔ یہ ماہ نامہ 23x36=16 کے سائز میں انجمن ترقی نعت (ٹرسٹ) پاکستان کے زیرِ اہتمام شایع ہوا۔ اس ماہ نامے کی مجلسِ ادارت کے نام درج ذیل ہیں:

ایڈیٹر	شہزاد احمد
سب ایڈیٹر	فرزانہ یاسمین

مجلس ادارت	مسرور کیفی، پروفیسر حافظ قاری ریاض احمد بدایونی، رشید وارثی، عتیق احمد غوری، غوث میاں، محمد شاہین صدیقی، نصراللہ خان نوری، محمد عرفان عرفی
قانونی مشیر	سید خضر عسکری زیدی (ایڈووکیٹ)

ڈاکٹر شہزاد احمد کا یہ ماہ نامہ نعتیہ ادب کے اولین ماہ ناموں میں سے ایک ہے۔اس سے پہلے ادیب رائے پوری مرحوم جنوری ۱۹۸۴ء میں ''نوائے نعت'' کا اجرا کر چکے تھے۔ یہ نعتیہ ادب کا پہلا باقاعدہ ماہ نامہ ہے۔(۴۴) اس کے بعد راجا رشید محمود نے جنوری ۱۹۸۸ء میں لاہور سے دوسرے نعتیہ ماہ نامہ ''نعت'' کا اجرا کیا۔(۴۵) ماہ نامہ ''نعت'' صفحات کی ضخامت اور معیارِ تحقیق و تنقید کے حوالے سے نعتیہ ادب میں ایک منفرد اور نمایاں مقام پر فائز ہے۔ یہ ماہ نامہ ۲۰۱۰ء تک تسلسل کے ساتھ شایع ہوتا رہا اور اس کے قریب قریب ۲۸۸ شمارے منظر عام پر آئے۔

دنیائے نعت کا تیسرا ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی سے جاری کرنے کی سعادت ڈاکٹر شہزاد احمد کے حصے میں آئی۔ یہ ماہ نامہ وسائل کی عدم دستیابی کے باعث اپنا تسلسل برقرار نہیں رکھ سکا اور اس کے صرف بارہ شمارے ہی منظر عام پر آ سکے۔اس شمارے کے صفحات کی تعداد ۳۲ سے ۸۰ تک ہے۔اس کی اشاعت کا اجمال یوں ہے:

نمبر شمار	نام شمارہ	سالِ اشاعت	صفحات
۱۔	ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی	جولائی ۱۹۹۰ء	۸۰
۲۔	ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی	اگست، ۱۹۹۰ء	۸۰
۳۔	ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی	ستمبر، اکتوبر، ۱۹۹۰ء	۸۰
۴۔	ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی	نومبر، دسمبر، ۱۹۹۰ء	۸۰
۵۔	ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی	جنوری، فروری، ۱۹۹۱ء	۸۰
۶۔	ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی	مارچ، اپریل، ۱۹۹۱ء	۸۰
۷۔	ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی	مئی، ۱۹۹۱ء	۳۲

۸۔	ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی	جون، جولائی ۱۹۹۱ء	۳۲
۹۔	ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی	جنوری، ۱۹۹۶ء	۴۸
۱۰۔	ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی	فروری، مارچ، ۱۹۹۶ء	۴۸
۱۱۔	ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی	اپریل، مئی، ۱۹۹۶ء	۴۸
۱۲۔	ماہ نامہ ''حمد و نعت''، کراچی	فروری ۲۰۱۷ء	۸۰

ماہ نامہ ''حمد و نعت'' میں تنقیدی مضامین، شعرا کا نعتیہ کلام، نعتیہ کتب پر تبصرے اور شعبۂ نعت کی تازہ سرگرمیوں کی خبریں اہتمام سے شایع ہوتی رہیں۔ اس ماہ نامے میں شامل شعرا میں ''بہزاد لکھنوی، حافظ مظہر الدین، حفیظ تائب، عاصی کرنالی، عارف عبدالمتین، راجا رشید محمود، سید محمد ریاض الدین سہروردی، شریف امروہوی، ادیب رائے پوری، مولانا اختر الحامدی، ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی، ستار وارثی، حافظ لدھیانوی، سہیل غازی پوری، قمر انجم، درد اسعدی، تابش صمدانی، سعید وارثی، مسرور کیفی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، بدر ساگری، رشید وارثی، قاری ریاض احمد بدایونی، مفتی احمد میاں برکاتی، شاہ انصار الہ آبادی، محسن بھوپالی، علیم ناصری، ڈاکٹر سید طلحہٰ برق رضوی اور عزیز الدین خاکی'' کے نام نمایاں ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد نعتیہ ادب میں تنقید کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اس لیے اُنھوں نے مضامین کے لیے ایک کڑا معیار قائم کیا کہ تنقیدی نوعیت کے مضامین کو زیادہ اہمیت دی، جس سے اُردو نعت کے مستقبل پر خوش آئند اثرات مرتب ہوئے۔ اُن کے زیر اثر شعبہ نعت میں بڑا کام ہوا۔ ''نعت رنگ'' کے نوجوان مدیر سید صبیح رحمانی کے پیشِ نظر یقیناً ڈاکٹر شہزاد صاحب کی یہی نعتیہ خدمات تھیں کہ جنھوں نے کاروانِ نعت کے اس نئے سالار کے لیے راہیں ہموار کر دیں۔ موصوف مجلّہ حضرتِ حسانؓ کے روحِ رواں غوث میاں کی حوصلہ افزائی میں پیش پیش رہے۔ اگر ہم ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کے مضمون نگاروں پر نگاہ ڈالیں تو رشید وارثی، سید رفیق عزیزی، ڈاکٹر مجید اللہ قادری جیسے اکابرین کے نام سامنے آتے ہیں۔

مشمولات: حمد و نعت، شمارہ جولائی ۱۹۹۰ء

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار
۱۔	ورفعنا لک ذکرک	مولانا سید عبد القدوس ہاشمی
۲۔	امام الشعرا مولانا غلام امام شہید	ڈاکٹر سید شمیم گوہر (بھارت)
۳۔	تبصرۂ کتب	عتیق احمد غوری
۴۔	مشکوٰۃ النعت	عتیق احمد غوری
۵۔	کل پاکستان مقابلۂ حمد و نعت	فیاض احمد
۶۔	انٹرویو سعید ہاشمی	محمد طارق قریشی
۷۔	میں اکثر گنگناتا ہوں	محمد سلیم
۸۔	خبرنامہ	ابرار حسین۔ شیر محمد رضوی
۹۔	عطیات برائے نعتیہ لائبریری	افضال حسین۔ فیاض علی

مشمولات: حمد و نعت، شمارہ اگست ۱۹۹۰ء

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار
۱۔	کرامت علی خاں شہیدی	ڈاکٹر سید شمیم گوہر
۲۔	تجلی زارِ نعت	پروفیسر محمد اکرم رضا
۳۔	تبصرۂ کتب	عتیق احمد غوری
۴۔	سید محمد فصیح الدین سہروردی	محمد طارق قریشی
۵۔	میں اکثر گنگناتا ہوں	خالد خلیل
۶۔	خبرنامہ	ابرار حسین، نصر اللہ نوری، ندیم صدیقی
۷۔	عطیات	افضال حسین، فیاض علی، فیاض احمد

مشمولات: حمد و نعت، شمارہ ستمبر، اکتوبر ۱۹۹۰ء

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار

۱۔	جشن عید میلاد النبیؐ کی شرعی حیثیت	پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری
۲۔	سیرتِ رسولؐ سے اقتباس	سید شاہ تُراب الحق قادری
۳۔	اُمت کی زبوں حالی اور نعت	پروفیسر محمد اکرم رضا
۴۔	مرکزی گل بہار نعت کونسل پاکستان	عقیل احمد عباسی
۵۔	تبصرۂ کتب	سید صبیح الدین رحمانی
۶۔	محمد صدیق اسماعیل نعت خواں	محمد طارق قریشی
۷۔	محمد احتشام محبوب	فیاض احمد
۸۔	خبرنامہ	ابرار حسین، نصر اللہ نوری، ندیم صدیقی
۹۔	عطیات برائے نعتیہ لائبریری	افضال حسین، فیاض علی، فیاض احمد

مشمولات: حمد و نعت، شمارہ نومبر، دسمبر ۱۹۹۰ء

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار
۱۔	عرفان رضوی کی نعتیہ شاعری	سرور انبالوی
۲۔	ساغر کوثر۔۔۔ایک سفر آرزو	صاحبزادہ شبیر کمال عباسی
۳۔	سندھی نعتیہ شاعری کا جائزہ	صاحبزادہ سید زین العابدین راشدی
۴۔	ڈاکٹر سید شمیم گوہر	ادارہ
۵۔	تبصرہ کتب	سید صبیح الدین رحمانی
۶۔	بزم ثنا خوان مصطفیٰ	دس سالہ کارکردگی کی رپورٹ
۷۔	الحاج خورشید احمد (نعت خواں)	علیم نواب
۸۔	عبدالنعیم سحر (نعت خواں)	محمد یامین وارثی
۹۔	جاپان کا اسلامک سینٹر	محمد رئیس (جاپان)
۱۰۔	خبرنامہ	ابرار حسین، نصر اللہ نوری، ندیم صدیقی

۱۱۔	عطیات برائے نعتیہ لائبریری	فیاض احمد، افضال حسین، فیاض علی

مشمولات: حمد و نعت، شمارہ جنوری، فروری ۱۹۹۱ء

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار
۱۔	آپ کے تاثرات اور مشورے	قارئین
۲۔	حمد و نعت	منتخب کلام

مشمولات: حمد و نعت، شمارہ مارچ، اپریل ۱۹۹۱ء

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار
۱۔	نعت خواں اختر قریشی	ڈاکٹر شہزاد احمد
۲۔	تبصرہ کتب	سید صبیح الدین رحمانی
۳۔	عطیات برائے نعتیہ لائبریری	فیاض احمد، افضال حسین، فیاض علی

مشمولات: حمد و نعت، شمارہ مئی ۱۹۹۱ء

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار
۱۔	اداریہ	ڈاکٹر شہزاد احمد
۲۔	سید کفایت علی کافی مرادآبادی	ڈاکٹر سید شمیم گوہر
۳۔	نعت خواں محمد عظیم، محمد عاصم	طارق قریشی
۴۔	درود و سلام کی برکتیں	باسط وارثی
۵۔	تبصرہ کتب	سید صبیح الدین رحمانی
۶۔	عطیات برائے نعتیہ لائبریری	فیاض احمد، افضال حسین، فیاض علی

مشمولات: حمد و نعت، شمارہ جون، جولائی ۱۹۹۱ء

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار
۱۔	اداریہ	مدیر

۲۔	آپ کے خطوط	
۳۔	درس قرآن	قاری ریاض احمد بدایونی
۴۔	درس حدیث	ڈاکٹر مجید اللہ قادری
۵۔	کچھ حقائق وانکشاف	ڈاکٹر سید شمیم گوہر
۶۔	نعت نگاری میں ذم کے پہلو	رشید وارثی
۷۔	نعت نگار	مسرور کیفی
۸۔	بارگاہ رسالت کے نعت گو	شہزاد احمد
۹۔	نعتیہ کتب	شہزاد احمد
۱۰۔	شاہ نواز مرزا	ابن جمیل
۱۱۔	عطیات برائے نعتیہ لائبریری	محمد رئیس

مشمولات: حمد و نعت، شمارہ جنوری ۱۹۹۶ء

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار
۱	اداریہ	ڈاکٹر شہزاد احمد
۲	آپ کے خطوط	
۳	درس قرآن	قاری ریاض احمد بدایونی
۴	درس حدیث	ڈاکٹر مجید اللہ قادری
۵	غیر محتاط نعت گو	سید رفیق عزیزی
۶	نعت نگاری میں ذم کے پہلو	رشید وارثی
۷	نعت نگار	مسرور کیفی
۸	بارگاہِ رسالت کے نعت گو	ڈاکٹر شہزاد احمد
۹	تبصرہ کتب	ڈاکٹر شہزاد احمد
۱۰	مطبوعہ کتب و غیر مطبوعہ کتب	محمد ابرار حسین

۱۱	خبریں	محمد رئیس
۱۲	عطیات	محمد سلیم چشتی

مشمولات: حمد و نعت، شمارہ فروری، مارچ ۱۹۹۶ء

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار
۱	اداریہ	ڈاکٹر شہزاد احمد
۲	آپ کے خطوط	
۳	درس قرآن	قاری ریاض بدایونی
۴	درسِ حدیث	ڈاکٹر مجید اللہ قادری
۵	حمدیں	
٦	غیر محتاط نعت گو	سید رفیق عزیزی
۷	نعت نگاری میں ذم کے پہلو	رشید وارثی
۸	نعت نگار	مسرور کیفی
۹	نعتیں	
۱۰	بارگاہِ رسالت کے نعت گو	ڈاکٹر شہزاد احمد
۱۱	نعتیں	
۱۲	تبصرۂ کتب	ڈاکٹر شہزاد احمد
۱۳	عطیات	محمد ابرار حسین، محمد سلیم چشتی
۱۴	حمد و نعت	منتخب کلام

مشمولات: حمد و نعت، شمارہ اپریل، مئی ۱۹۹٦ء

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار
۱	اداریہ	ڈاکٹر شہزاد احمد
۲	حاجی محمد نواز عصیم قادری	حکیم غلام یزدانی قریشی

۳	خبرنامہ	ابرار حسین، نصر اللہ نوری، ندیم صدیقی	
۴	تبصرۂ کتب	سید صبیح الدین رحمانی	
۵	عطیات برائے نعتیہ کتب	فیاض احمد، افضال حسین، فیاض علی	
۶	حمد و نعت	منتخب کلام	

مشمولات: حمد و نعت، شمارہ فروری ۲۰۱۷ء

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار
۱	پاکستان کے نعت گو شعرا کے ملغوبہ ساز اور تفاخر فوبیا کے چیمپیئن: سید محمد قاسم	ڈاکٹر شہزاد احمد
۲	خاک میں پنہاں صورتیں	ڈاکٹر شہزاد احمد

ماہنامہ ''حمد و نعت'' کے مضامین سے ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعت سے وابستگی اور خلوص کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ وہ نعتیہ ادب کی فکری اساس کو مضبوط کرنے میں اس قدر کوشاں ہیں کہ تنقید نعت کے حوالے سے اُن کے ماہنامے میں ''غیر محتاط نعت گو'' کے عنوان سے کئی اقساط شایع ہوئیں۔

وہ نعتیہ ادب کے شناور اور ایک ماہنامے کے مدیر ہونے کی حیثیت سے نعت کے آداب سے کامل واقفیت رکھتے ہیں اور ان آداب کو قاری سے روشناس کرانے کا عزم صمیم کیے ہوئے ہیں۔ رشید وارثی کے مضمون ''نعت نگاری میں ذم کے پہلو'' سے ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعتیہ ادب کے بارے میں سنجیدہ فکر کی عکاسی ہوتی ہے کہ وہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقام و مرتبے کی پاسداری کے لیے کس قدر متفکر ہیں۔

انھوں نے مختلف شعرا کے تعارفی سلسلے اور اُن کے کلام کے فنی و فکری محاسن پر مبنی مضامین کی اشاعت کو ضروری خیال کیا ہے۔

نعتیہ کتب کے تبصرے اور تعارف کے باب میں انھوں نے کبھی بخل سے کام نہیں لیا۔ وہ ہر آن نعتیہ ادب میں نئی پیش رفت سے قاری کو آگاہ کرنے کے لیے بے چین رہتے ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد ایک بے باک صحافی بھی ہیں۔ اپنی بے باکی سے انھوں نے اگرچہ اپنے

دشمنوں میں اضافہ ہی کیا ہے لیکن نعت کے باب میں وہ داغ دہلوی کے پیرو ہیں کہ

''ہاں ہم سے غلط بات پہ جی ہاں نہیں ہوتا''

مختصر طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے نعتیہ صحافت میں جتنا کام کیا ہے۔ ہر مصلحت کو بالائے طاق رکھ کر کیا ہے اور ''ورفعنا لک ذکرک'' کے مصداق ہمیشہ فروغ نعت کو اپنی اولین ترجیح قرار دیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات و حواشی

ا۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: (مرتبہ) ''کلیات ریاض سہروردی'' (مرکزی انجمن عندلیبان ریاض رسول، کراچی) دسمبر ۲۰۱۳، ص: ۱۴

۲۔ ایضاً۔ص: ۱۷

۳۔ ایضاً۔ص: ۱۹

۴۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''اساسِ نعت گوئی'' (رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی) ۲۰۱۶ء، ص: ۱۰۱

۵۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: (مرتبہ) '' کلیات ریاض سہروردی'' (مرکزی انجمن عندلیبان ریاض رسول ، کراچی) دسمبر ۲۰۱۳، ص: ۲۴

۶۔ ایضاً۔ص: ۲۶

۷۔ ایضاً۔ص: ۲۹

۸۔ ایضاً۔ص: ۹۸

۹۔ ایضاً۔ص: ۱۰۵

۱۰۔ ایضاً۔ص: ۱۵۷

۱۱۔ ایضاً۔ص: ۱۵۹

۱۲۔ ایضاً۔ص: ۲۰۱

۱۳۔ ایضاً۔ص: ۲۸۳

۱۴۔ ایضاً۔ص: ۵۵۸

۱۵۔ ایضاً۔ص: ۶۰۴

۱۶۔ ایضاً۔ص: ۶۴۵

۱۷۔ ایضاً۔ص: ۷۰۰

۱۸۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: (مرتبہ) ''کلیات ریاض سہروردی'' (مرکزی انجمن عندلیبان ریاض رسول) دسمبر ۲۰۱۳، ص: ۱۰۰۵

۱۹۔ ایضاً۔ص: ۱۰۰۱

۲۰۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''اساسِ نعت گوئی، رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی) ۲۰۱۶ء، ص: ۱۰۲۔۱۰۱

۲۱۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''کلیات صبیح رحمانی'' (دارالسلام، لاہور) ۲۰۱۹ء، ص: ۸

۲۲۔ ایضاً۔ص: ۲۸

۲۳۔ ٹیلی فونک انٹرویو: ڈاکٹر شہزاد احمد، کراچی، ۷، مئی، ۲۰۲۰ء، ۱۰ بجے شب

۲۴۔شہزاداحمد،ڈاکٹر:''کلیات صبیح رحمانی''(دارالسلام،لاہور)۲۰۱۹ء،ص:۴۹۔۴۸

۲۵۔ایضاً۔ص:۱۹۳

۲۶۔ایضاً۔ص:۲۵۸

۲۷۔ایضاً۔ص:۱۰۵

۲۸۔ایضاً۔ص:۲۸

۲۹۔ایضاً۔ص:۲۸

۳۰۔ایضاً۔ص:۲۶

۳۱۔ایضاً۔ص:۲۹

۳۲۔ایضاً۔ص:۳۲

۳۳۔ایضاً۔ص:۳۷

۳۴۔شہزاداحمد،ڈاکٹر:''ایک سوایک پاکستانی نعت گوشعرا''(رنگ ادب پبلی کیشنز،کراچی)ص:۳۵۴

۳۵۔ٹیلی فونک انٹرویو:ڈاکٹرشہزاداحمد،کراچی،۷،مئی،۲۰۲۰ء،۱۰بجے شب

۳۶۔رفیق عزیزی،سید:''تعارف''،مشمولہ:حرف حرف خوشبواز وقارصدیقی اجمیری،(فرید پبلشرز،کراچی)،۱۹۹۸،ص:۱۰

۳۷۔وقارصدیقی اجمیری:''حرف حرف خوشبو''(فرید پبلشرز،کراچی)،۱۹۹۸،ص:۱۸۵

۳۸۔شہزاداحمد،ڈاکٹر:''اردونعت پاکستان میں''(حمدونعت ریسرچ فاؤنڈیشن،کراچی)۲۰۱۴ء،ص:۲۱۳

۳۹۔ٹیلی فونک انٹرویو:ڈاکٹرشہزاداحمد،کراچی،۷،مئی،۲۰۲۰ء،۱۰بجے شب

۴۰۔ٹیلی فونک انٹرویو:ڈاکٹرشہزاداحمد،کراچی،۷،مئی،۲۰۲۰ء،۱۰بجے شب

۴۱۔اصغرعلی،سید/شہزاداحمد،ڈاکٹر:''خوشبوئے ادیب''(مدحت پبلشرز،کراچی)۲۰۱۷ء،ص:۲۱

۴۲۔ایضاً۔ص:۲۳

۴۳۔منظرعارفی:''کراچی کے اہل قلم''(جلداوّل)(رنگ ادب پبلی کیشنز،کراچی)۲۰۱۹ء،ص:۲۵۷

۴۴۔شہزاداحمد،ڈاکٹر:''اردونعت پاکستان میں''(حمدونعت ریسرچ فاؤنڈیشن،کراچی)۲۰۱۴ء،ص:۳۹۶

۴۵۔ایضاًس۔ص:۴۰۲

☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر شہزاد احمد بطور تذکرہ نگار

تذکرہ نگاری کا مفہوم

تذکرہ نگاری اُردو شاعری کی روایت کے فروغ کا ایک اہم سنگِ میل رہی ہے۔ اس صنف نے اُردو شاعری کے ساتھ نعتیہ ادب کو بھی احسن طریقے سے محفوظ کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ نعتیہ تذکرہ نگاری میں ڈاکٹر شہزاد احمد کا نام درجۂ استناد رکھتا ہے۔ اس سے قبل ضروری ہے کہ تذکرہ نگاری کے لغوی و اصطلاحی معانی مرتب کر لیے جائیں۔ وارث سرہندی کے مطابق تذکرہ کے معنی ہیں: ''یاد کرنا، ذکر کرنا، یادگار''(۱)

سید احمد دہلوی نے فرہنگِ آصفیہ میں تذکرے کے جو معنی بیان کیے ہیں، وہ بھی ملاحظہ ہوں:

''یادداشت، بیان، یادگار اور سرگزشت''۔(۲)

پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری ''تذکرے کو بیاض کی ترقی یافتہ شکل قرار دیتے ہیں۔ انھوں نے اپنے مقالے ''اردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری'' میں تذکرہ نگاری کے مفہوم کو واضح انداز میں پیش کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''تذکرہ بیاض سے آگے بڑھ کر نیم تاریخی، نیم تنقیدی اور نیم سوانحی فضا میں داخل ہو گیا۔ وقت اور ماحول کے تقاضوں کے تحت تذکرہ پر ادبی تاریخ، تنقید اور سوانح نگاری کا رنگ گہرا ہوتا گیا اور رفتہ رفتہ تینوں رنگوں کا یہی آمیزہ جسے حقیقی معنوں میں نہ ادبی تاریخ کا نام دے سکتے ہیں، نہ تنقید کہہ سکتے ہیں اور نہ سوانح نگاری سے تعبیر کر سکتے ہیں، فن قرار پایا اور شعرا کے مختصر حالات، کلام پر سرسری تبصرہ اور انتخاب اشعار کو اس فن کے عناصر ترکیبی میں شمار کیا گیا۔''(۳)

مذکورہ بالا اقتباس کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ تذکرہ ایک شاعر کے مختصر حالات و واقعات اُس کی زندگی کے نمایاں خدوخال اور نمائندہ کلام سے ترتیب پاتا ہے۔ چوں کہ اُردو کے ابتدائی دور میں تنقید نے زیادہ ترقی نہیں کی تھی اس لیے تذکرہ نگار شاعر کے حالات کے بعد اس کے کلام کے بارے میں تنقیدی اشارے بھی شامل کرنا اپنا فرض خیال کرتے تھے یہی تذکرے اُردو شاعری کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہیں اور اِنھیں میں اُردو تنقید کے ابتدائی نقوش ملتے ہیں۔

یہ بات طے ہے کہ تذکرہ شعرا کے احوال وکلام کا مرقع پیش کرتا ہے لیکن جہاں تک تذکرے کی ترتیب اور پیش کش کا تعلق ہے تو اس میں تذکرہ نگاروں نے دو جداگانہ انداز اختیار کیے ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ زمانی ترتیب

۲۔ حروف تہجی کی ترتیب

زمانی ترتیب میں تذکرہ نگار شعرا کو تاریخ پیدائش کے حوالے سے مرتب کرتا ہے اور بعض اوقات اپنے تذکرے کو مختلف ادوار میں تقسیم کرتا ہے۔محمد حسین آزاد نے ''آبِ حیات'' میں پانچ دور قائم کیے ہیں۔(۴)

بعض اوقات تذکرہ نگار وفات شدگان شعرا کی ترتیب میں تاریخ وفات کو کام میں لاتے ہیں۔

تذکرہ مرتب کرنے کا دوسرا طریقہ حروف تہجی کی ترتیب کا ہے جس میں شعرا کو تخلص کی الف بائی ترتیب سے شامل تذکرہ کیا جاتا ہے۔اس ترتیب میں مرتب کو تاریخ پیدائش اور سال وفات تلاش کرنے کی زحمت نہیں اٹھانا پڑتی اور بڑے چھوٹے شاعر کے تعین سے بھی نبرد آزما نہیں ہونا پڑتا۔اس حوالے سے ''خم خانۂ جاوید'' کی مثال قابل ذکر ہے۔

تذکرہ نگاری کی مختصر روایت

اُردو شاعری کے حوالے سے جو نمایاں تذکرے لکھے گئے ہیں ان میں میر تقی میؔر کا

''نکات الشعرا'' (۱۷۵۲ء)، سرفہرست ہے۔ اس کے علاوہ افضل بیگ نے ''تحفہ الشعرا'' (۱۷۵۲ء)، قیام الدین قائم نے ''مخزن نکات'' (۱۷۵۴ء)، لطف، میرزا علی لطف نے ''گلشنِ ہند'' (۱۸۰۰ء)، مصطفیٰ خان شیفتہ نے ''گلشنِ بے خار'' (فارسی۔۱۸۳۴ء)، امام بخش صہبائی نے ''انتخاب دواوین'' (اُردو۔۱۸۴۲ء)، کریم الدین نے ''گلدستہ ناز نیناں'' (اُردو۔۱۸۴۴ء)، مینائی، امیر احمد نے ''انتخاب یادگار'' (اُردو۔۱۸۷۳ء)، محمد حسین آزاد نے ''آب حیات'' (اُردو۔۱۸۸۰ء)، سلطانہ مہر نے ''سخنور'' (چار حصے۔۱۹۸۰ء)، سید قاسم محمود نے ''انسائیکلو پیڈیا پاکستانیکا'' (۱۹۹۸ء)، نور احمد میرٹھی ''تذکرہ شعرائے میرٹھ (۲۰۰۳ء) اور شاعر، شاعر علی، ''سفیرانِ سخن'' (چار حصے) ۲۰۰۵ء میں مرتب کیا۔

یوں تو ہر دور نعت رسول مقبول کے فروغ کا دور ہے اور ہر دور میں تخلیق نعت اور تدوین نعت کا کام جاری رہا ہے لیکن بیسویں صدی کی آخری دو دہائیاں اور اکیسویں صدی میں نعتیہ ادب خصوصیت سے پروان چڑھا ہے۔ حالیہ عہد میں نعتیہ رسائل وجرائد کے علاوہ نعتیہ تذکرے اور انتخابات لگن اور تسلسل سے مرتب ہو رہے ہیں۔

شعبۂ نعت میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کا آغاز بیسویں صدی کی ۷۰ء کی نصف دہائی سے ملتا ہے۔ اگر چہ نعتیہ تذکرہ نگاری پر بہت کم کام ہوا ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر طلحہٰ برق رضوی کا ''اُردو کی نعتیہ شاعری'' (۱۹۷۴ء)، پروفیسر یونس شاہ گیلانی کا ''تذکرہ نعت گویان اُردو'' (۱۹۸۲)، گوہر ملسیانی کا ''عصر حاضر کے نعت گو'' (۱۹۸۳ء)، عبدالحفیظ تائب کا ''گل چیدہ نمبرا'' (۱۹۸۳ء)، پروفیسر اشفاق کا ''شاعری از حسان بن ثابت'' (۱۹۸۴ء)، ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتح پوری کا ''نعتیہ شاعری کا ارتقا'' (۱۹۸۸ء)، ڈاکٹر شمس بدایونی کا ''تذکرہ شعرائے بدایوں دربار رسولؐ میں (۱۹۸۸ء)، غوث میاں کا ''پاکستان کے نعت گو شعرا'' (۱۹۹۲ء)، نور احمد میرٹھی، ''بہر زماں بہر زباں'' (۱۹۹۶ء)، قمر وارثی کا ''جمال اندر جمال'' (۱۹۹۸ء)، شاکر کنڈان کا ''نعت گویان سرگودھا'' (۲۰۰۶)، سید محمد قاسم کا ''پاکستان کے نعت گو

شعرا‘‘ (۲۰۰۷ء) اور عابد منہاس کا تذکرہ ’’چکوال میں نعت گوئی‘‘ (۲۰۰۸) معروف ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد تذکرہ نگاری کے حوالے سے شعبۂ نعت کے صفِ اوّل کے تذکرہ نگاروں میں شامل ہیں۔ اُنھوں نے نعت میں ہونے والی ہر پیش رفت کو ممکنہ طور پر قاری کے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ بے شمار تذکرے مرتب کر چکے ہیں جن میں سے چند ایک کا مطالعہ یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اُنھوں نے جو تذکرے لکھے ہیں اُن کے نام درج ذیل ہیں:

☆ لاکھوں سلام
☆ شعبۂ نعت کا اجمالی جائزہ
☆ اُردو کے یادگار نعتیہ مجموعے
☆ حیدر آباد کے نعت گو
☆ کراچی میں نعت رسولؐ
☆ اردو کے چند اہم پاکستانی انتخابِ نعت
☆ نعتیہ کلیات کی روایت: ایک مطالعاتی جائزہ
☆ حسن انتخاب
☆ ایک سو ایک پاکستانی نعت گو شعرا
☆ خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے نعت گو شعرا
☆ بارگاہِ رسالت کے نعت گو

لاکھوں سلام

’’لاکھوں سلام‘‘ ڈاکٹر شہزاد احمد کا مرتب کردہ ایک خوب صورت تذکرہ اور انتخاب ہے جس میں امام احمد رضا خاں بریلوی کے سلام کے منتخب اشعار پر دس شعرا کی تضمینات شامل ہیں۔ ۳۲ صفحات پر مبنی یہ انتخاب ۱۹۸۶ء کو انجمن ترقیِ نعت، کراچی سے شایع ہوا۔ موصوف نے اُردو کے علاوہ سندھی، پنجابی، میمنی اور فارسی میں پچاس سے زائد تضامین کا انتخاب بھی مرتب کیا ہے مگر وہ تا حال غیر مطبوعہ ہے۔

''لاکھوں سلام'' کے تضمین نگاروں میں ''علامہ شمس الحسن صدیقی بریلوی، علامہ سید محمد مرغوب اختر الحامدی، سید محفوظ علی صابر القادری بریلوی، سید اشرف علی ہلال جعفری، اسلم بستوی، عزیز حاصل پوری، مولانا سید حبیب احمد نقشبندی محسنی تلہری، مولانا عبدالسلام شفیق، محمد عثمان عارف نقشبندی اور صوفی مسعود احمد رہبر محبوبی چشتی کشمیری ضیائی'' شامل ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد کی مذکورہ کتاب چار خصوصیات کی حامل دکھائی دیتی ہے۔ اول اس میں شعرا کے کلام کے بارے میں پانچ سے دس سطروں میں تنقیدی رائے دی گئی ہے۔ دوم: شعرا کا تعارف دیا گیا ہے۔ سوم: سلام رضا کے منتخب اشعار پر تضامین ہیں اور چہارم: ایک منفرد کام یہ کیا گیا ہے کہ فٹ نوٹ پر نعتیہ ادب کی معروف کتابوں کے نام درج ہیں جن کی تفصیل یوں ہے:

''اردو میں نعتیہ شاعری از ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق، عربی میں نعتیہ کلام از ڈاکٹر عبد اللہ عباس ندوی، کلام رضا کا تحقیقی اور ادبی جائزہ از شمس بریلوی، اردو کی نعتیہ شاعری از ڈاکٹر فرمان فتح پوری، امام نعت گویاں از اختر الحامدی، شاعری اور حسان بن ثابت انصاری از پروفیسر اشفاق احمد خان، مدارج النعت از ادیب رائے پوری، ارمغان نعت از شفیق بریلوی، صلوا علیہ وآلہ از حفیظ تائب، محمد ہی محمد از سید محمد امین علی شاہ نقوی، تذکرہ نعت گویان اردو (اول) از پروفیسر سید محمد یونس شاہ گیلانی، انا من الحسین از رئیس امروہوی، نقوش رُسول نمبر جلد دہم از محمد طفیل (مرتب)، بزم رسالت از حاجی گل بخشالوی، حمد از درد اسعدی، اغثنی یا رسول اللہؐ از مولانا محمد منشا تابش قصوری (مرتب)، قدم قدم سجدے از خالد محمود نقشبندی، صلی اللہ علیہ وسلم از راز کاشمیری (مرتب)، حسنت جمیع خصالہ از قمر الدین احمد انجم، حدیثِ شوق از راجا رشید محمود، دیوانِ ریاض از علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی، فیضان کرم از خواجہ عابد نظامی، نیر اعظم از محمد اعظم چشتی، تذکرہ نعت گو شاعرات از ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہاں پوری، سید الکونین از مسرور کیفی، سلام رضا از شہزاد احمد (مرتب)۔''

ڈاکٹر شہزاد احمد نے کتابوں کے تعارف میں کتاب کا نام، مصنف کا نام، اشاعتی ادارہ، سال اشاعت، قیمت، سائز، ضخامت کے علاوہ مندرجات پر بھی خاطر خواہ روشنی ڈالی ہے جس

سے اس تذکرے کی افادیت دو چند ہوگئی ہے۔ اُن کے تعارفی اسلوب کی جھلک ملاحظہ ہو:

''تذکرہ نعت گو شاعرات محقق: ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری ہدیہ: 20 روپے، 1984ء، سائز: 16=20x30 ادارۂ تصنیف و تحقیق پاکستان 18086، کراچی، نعت گو شاعرات کا اولین مجموعہ بارگاہ رسالت مآب میں ڈاکٹر ابوسلمان صاحب کی تحقیقی رشحات فکر کا نتیجہ ہے۔ اس کی تالیف کے لیے فاضل مؤلف نے ایک سخت معیار مقرر کر کے انتہائی محققانہ طور پر اس تذکرے کو مرتب کر دیا ہے جس میں شاعرات کے حالات، نعتیہ کتب اور اُن کے مختصر کام کو بھی شامل اشاعت کیا ہے۔''(۵)

تعارف کتب کا یہ انوکھا سلسلہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ یقیناً ذوق نعت کے حامل قارئین کے لیے ایک دل چسپ اقدام ہے۔ دوسری طرف اس امر سے ڈاکٹر صاحب کی نعت سے محبت اور والہانہ پن بخوبی عیاں ہے۔

ہر تضمین سے قبل شاعر کا مختصر تعارف ہے جو شاعر کے نام، شخصیت، علمی خدمات اور دیگر کارہائے نمایاں کے بیان کا احاطہ کرتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے شعرا کی زندگی اور تصانیف کا گہرا مطالعہ کیا ہے جس کی بنیاد پر اُن کی فراہم کردہ معلومات میں گہرائی، وسعت اور قطعیت ملتی ہے۔ وہ کتاب کے نام بتانے پر ہی اکتفا نہیں کرتے بل کہ نام کے ساتھ اُس کے موضوع کی وضاحت کو بھی ضروری خیال کرتے ہیں۔ یوں یہ تعارفی سلسلہ اپنے اندر نعتیہ ادب کی قاموس کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اس امر سے موصوف ڈاکٹر صاحب کی وسعت علمی کا اندازہ لگانا مشکل نہیں رہتا۔ یہ تعارف اگرچہ طویل نہیں مگر شاعر کا شخصی و علمی خاکہ ضرور ہے۔ یہ معلومات شاعر کے کلام کو سمجھنے میں یقیناً مفید اور مددگار ہیں۔ تعارف کے باب میں علامہ اختر الحامدی کی مثال ملاحظہ ہو۔ ڈاکٹر شہزاد احمد لکھتے ہیں:

''حضرت علامہ سید محمد مرغوب المعروف اختر الحامدی رضوی رحمتہ اللہ علیہ دنیائے نعت میں کسی بھی تعارف کے محتاج نہیں۔ مولانا موصوف نے ادب

نعت کے ہر دو شعبہ جات نظم ونثر میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔آپ کا شمار رضا اسکول کے خاص شعرائے کرام میں ہوتا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں آپ کی تضمین ''بہار عقیدت'' کو شہرت دوام حاصل ہے۔آپ کی مطبوعہ تصانیف ۔ا۔جمال رسولؐ (نعتیہ کلام)،۲۔نعت محل (آپ کا نعتیہ کلام اور متعدد کلام اعلیٰ حضرت پر تضمین ہائے گراں مایہ)،۳۔بہار عقیدت (تضمین برسلام فاضل بریلوی)،۴۔انوار عقیدت (تضمین برنعتِ اعلیٰ حضرت قصیدۂ نور)،۵۔امام نعت گویاں (فاضل بریلوی کے نعتیہ کلام کی فنی خوبیوں پر مشتمل مقالہ)، غیر مطبوعہ تصانیف ، ا۔ہمارے اہل قلم،۲۔شرح حدائق بخشش، ۳۔ذکر جمیل نعتیہ دیوان بنام نعت نگر وغیرہم۔''(۶)

ڈاکٹر شہزاد نے تضمین کے اشعار میں انتخاب سے کام لیا ہے اور حاشیے میں جزئیات کی تصریح کردی ہے۔امام احمد رضا بریلوی کا قصیدۂ سلام ۱۷۱ شعروں پر مبنی ہے۔اختر الحامدی کے سترہ بند شامل کیے ہیں مگر یہ وضاحت کردی ہے کہ مولانا نے قصیدۂ سلامیہ کے جملہ اشعار پر تضمین کہی ہے۔(۷)

اس کے علاوہ اس کتاب میں شامل تضامین کے مآخذ بھی بیان کیے گئے ہیں۔مثال کے طور پر ہلال جعفری کے بارے میں تضمین کے آخر میں بتا دیا گیا ہے کہ یہ اُن کے مجموعے ''جان رحمت'' سے ماخوذ ہے اور یہ مجموعہ مکتبہ اہل قلم ملتان سے ۱۹۶۶ء میں شایع ہوا۔(۸)

اس مجموعے میں مختلف شعرا کے ہاں مختلف اشعار پر تضمین کے اشعار ملتے ہیں لیکن مقطع پر قریب قریب سبھی شعرا نے جودت طبع کے جوہر دکھائے ہیں۔یوں شعرا کا فکری تنوع اور اسلوب کی جداگانہ روش پورے طور پر اُجاگر ہوئی ہے۔مثال میں حبیب نقشبندی کے یہ اشعار دیکھیے:

کاش برپا ہو جس وقت روزِ جزا
اور دولھا بنیں وہ شفیع الوریٰ
ہو کسی کی یہ پوری حبیبؔ التجا

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام(۹)

اب عزیز حاصل پوری کا مقطع دیکھیے:

محفلوں میں بجے ساز صل علیٰ
نغمہ نغمہ لگے دو جہاں کی فضا
ہو عزیزؔ سخن بھی ترا ہمنوا
جب کہ خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام(۱۰)

ڈاکٹر شہزاد احمد کا یہ تذکرہ اپنے اندر شعرا کے شخصی خاکے، نعت گوئی کے منظر نامے، شعرا کے کلام پر تنقید، تبصرے اور انتخاب کلام کی چاشنی سموئے ہوئے ہے۔ یہ اپنی طرز کا منفرد تذکرہ ہے جس میں پہلی بار امام احمد رضا بریلوی کے سلام پر مبنی تضامین کو یک جا کیا گیا ہے۔ مختصر طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ تذکرہ تضمین نگاری کی تاریخ کے اوّلین تذکروں میں جداگانہ مقام پر فائز رہے گا۔

شعبۂ نعت کا اجمالی جائزہ

یہ تذکرہ بین الاقوامی سطح پر نعتیہ ادب کے اجمالی جائزے پر مبنی ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کے ہم عصروں میں اس نوعیت کے کام کی سعادت کسی اور کے حصّے میں نہ آسکی۔ انھوں نے اس مختصر تذکرے میں نعتیہ ادب کے اہم ترین تحقیقی کاموں کا اجمالی جائزہ پیش کر کے نعت کے قارئین کو دل پذیر معلومات فراہم کی ہیں۔ یہ مقالہ 'حضرت حسان نعت ایوارڈ' کی تقریب میں مارچ ۱۹۹۰ء کو پڑھا گیا جس کی صدارت مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی کے بیٹے نے کی۔ بعدازاں اسے مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ میں ۱۹۹۱ء میں شایع کیا گیا۔

اس تذکرے میں عربی، فارسی، ترکی اور اُردو زبان میں نعت کے شعبہ میں اہم تحقیقی کاموں کا تعارف موجود ہے۔ پہلی کتاب جس کا تعارف اختصار سے کرایا گیا ہے۔ ''المدائح النبویہ فی الادب العربی'' کے نام سے ہے اور ڈاکٹر ذکی مبارک اس کے مصنف ہیں۔ ڈاکٹر

شہزاد احمد لکھتے ہیں:

> ''المدائح النبویہ فی الادب العربی مصنف ڈاکٹر ذکی مبارک ۔ یہ کتاب ۱۹۷۱ء میں مطبوعہ دارالشعب قاہرہ مصر سے شایع ہوئی۔اس کتاب میں عربی نعتوں کے انتخاب کے علاوہ میلاد کی مروجہ رسموں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔''(۱۱)

دوسری کتاب علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل النبھانی ''المجموعہ النبھانیہ فی المدائح النبویہ'' ہے جس کی چار جلدوں میں عربی نعتیہ کلام شامل ہے۔ یہ کتاب بیروت سے شایع ہوئی۔

اس کے بعد ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی کی کتاب ''عربی میں نعتیہ کلام'' کا ذکر ہے جو عربی نعت کی روایت کو محیط ہے۔ پھر ۶۹ فارسی شعرا کی نعتوں کا انتخاب ''نعت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درشعر فارسی'' از سید ضیاالدین دھشیری اور ''ترکی نعتیہ اشعار'' از شیخ ابراہیم صدقی (مرتبہ) کا ذکر ہے۔

اس تذکرے میں اردو نعتیہ ادب کی سات تحقیقی وتنقیدی کتابوں کا ذکر ہے جس میں ''اُردو میں نعتیہ شاعری از ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق، اُردو کی نعتیہ شاعری از ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اُردو کی نعتیہ شاعری از ڈاکٹر طلحہ رضوی برق، اردو میں نعت گوئی از ڈاکٹر ریاض مجید، تذکرہ نعت گویان اُردو از پروفیسر سید محمد یونس شاہ گیلانی، مدارج النعت از سید حسین علی ادیب رائے پوری، تذکرہ نعت گوشاعرات از ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری'' شامل ہیں۔

اس کے علاوہ نعتیہ ادب کے سات محققین کا ایک ایک دو دو جملوں میں تعارف کروایا ہے۔ ان ناموں میں ''حفیظ تائب، خالد بزمی، ڈاکٹر ریاض مجید، راجا رشید محمود، ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری اور ادیب رائے پوری شامل ہیں۔

یہ تذکرہ ڈاکٹر شہزاد احمد کے اولین تذکروں میں سے ہے۔ اس میں معلومات کم ضرور ہیں لیکن بنیادی نوعیت کی ہیں جو نعتیہ ادب کے قارئین کے لیے مفید ہیں۔ اس کی اہمیت عربی، فارسی اور ترکی زبانوں میں نعتیہ پیش رفت کے بیان سے اور بڑھ جاتی ہے۔ محققین کے تعارف

میں کچھ بنیادی قسم کے کاموں کا ذکر ہو جاتا تو چاشنی اور بڑھ جاتی۔ الغرض یہ تذکرہ اپنی مختصر مگر جامع معلومات کی بدولت ڈاکٹر شہزاد احمد کی شعبۂ نعت سے محبت کا آئینہ دار ہے۔ اس کے بعد تذکروں میں خصوصاً وہ جو مجلّہ اوج اور نعت رنگ میں شایع ہوئے ہیں، ڈاکٹر صاحب موصوف کے فکری ارتقا کی واضح جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔

اُردو کے یادگار نعتیہ مجموعے

یہ تذکرہ اُردو نعت کے آٹھ منتخب مجموعوں کے بارے میں ہے۔ اصل میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے پچاس نعتیہ مجموعوں کے تعارف و تبصرے ایک کتاب کے لیے لکھے تھے۔ انھیں میں سے آٹھ کا ذکر ''اُردو کے یادگار نعتیہ مجموعے'' کے عنوان سے مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی کے ۱۹۹۲ء کے شمارے میں شامل ہے۔ ان کا اجمال درج ذیل ہے:

۱۔ ''نقش سعادت'' از ڈاکٹر ابوالخیر کشفی اردو کے اکتالیس قدیم وجدید شعرا کا ۴۸ صفحات کا انتخاب ہے۔ یہ زمانی ترتیب میں ہے اور ۱۹۶۶ء میں شائع ہوا۔

۲۔ ''مدح رسولؐ'' راجا رشید محمود کا مرتب کردہ انتخاب نعت ہے جو ۱۹۷۳ء میں شایع ہوا۔

۳۔ ''خیر البشرؐ کے حضور میں'' ممتاز حسین کا نعتیہ انتخاب ہے۔ اس میں ایک سو بتیس شعرا شامل ہیں اور یہ ۱۹۷۵ء میں شایع ہوا۔

۴۔ ''ارمغان نعت'' نعت کی چودہ سو سالہ تاریخ پر مبنی شفیق بریلوی کا انتخاب ہے جسے ڈاکٹر شہزاد نے نعتیہ ادب کا پہلا مستند انتخاب قرار دیا ہے۔ (۱۲)

۵۔ ''گلدستہ نعت'' ۲۴۰ صفحات کا انتخاب ہے جسے نعت کے پانچ موضوعات ''ذکر میلاد، گل ہائے نعت، بحضور رسالتؐ، معراج النبیؐ اور ہدیۂ سلام'' کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔ ضیا محمد ضیا اور طاہر شادانی اس کے مرتبین ہیں۔

۶۔ ''مخزنِ نعت'' گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کے صدر شعبہ اردو پروفیسر محمد اقبال جاوید نے مرتب کیا ہے۔ کتاب کے آخر میں حاشیہ ہے اور اس کو بھی ''نغمات سرمدی، سلک عقیدت اور اعتراف عظمت'' کے عنوانات کے تحت سنوارا گیا ہے۔

۷۔ ''بہارِ نعت'' میں حفیظ تائب نے زندہ پاکستانی شعرا کا کلام جمع کیا ہے جو ہائیکو، غزلیہ ہیئت اور آزاد نظموں کی صورت میں ہے۔

۸۔ ''کشف العرفان'' ڈاکٹر نور محمد ربانی نے ۱۹۹۱ء میں اعلیٰ کوالٹی کے آرٹ پیپر پر شایع کیا۔ تذکرے کے آخر میں مسرور کیفی، صبیح رحمانی، صدیق اسماعیل اور سعید ہاشمی کے زیرِ ترتیب مجموعوں اور انتخابات کا ذکر ہے۔

ڈاکٹر شہزاد احمد نے ایک ایک بڑے صفحے پر مرتب اور اس کے نعتیہ انتخاب کا بھرپور تعارف کروایا ہے۔ ہر انتخاب کے مشمولات، طرز ترتیب، سال اشاعت، اشاعتی ادارے، صفحات اور موضوعات وغیرہ دیے گئے ہیں۔ نمونے کے طور پر ''کشف العرفان'' کے تعارف سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

> ''۲۳x۳۶=۱۶ کے سائز میں یہ کتاب ۳۲۸ صفحات کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس کی ابتدا مکتوب نبویؐ کے ایک عکس سے کی گئی ہے۔ یہ مکتوب بنام منذر بن ساوی عربی رسم الخط میں تحریر ہے۔ اس کا علیحدہ سے عربی متن بھی دیا گیا ہے اور اس کا اردو زبان میں ترجمہ بھی موجود ہے۔ اس کے بعد معروف خوش نویس نور احمد کی خطاطی میں شیخ سعدی کی رباعی موجود ہے۔۔۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل عناوین کے تحت منظومات کو ترتیب دیا گیا ہے۔ عربی حمد اور نعتیں، فارسی حمد اور نعتیں، نعتیں و مقالات، رباعیات، اُردو حمد اور نعتیں، اُردو نعت گو شاعرات اور غیر مسلم اُردو نعت گو شعرا وغیرہ۔'' (۱۳)

یہ تذکرہ اپنے اندر معلومات کی وسعت رکھتا ہے اور تمام انتخابات اپنے معیار اور ترتیب و تدوین کے لحاظ سے بلند مقام پر فائز ہیں۔ یہی اس تذکرے کی اہمیت ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے اتنے خوب صورت انتخابات سے نعتیہ ادب کی دنیا کو متعارف کروایا، یہ شکر گزاری کا مقام ہے۔ بلاشبہ یہ تذکرہ نعتیہ ادب کے اہم تذکروں میں سے ایک ہے۔ جہاں تک ڈاکٹر شہزاد احمد کے اسلوب کا تعلق ہے، وہ تصنع سے پاک ہے۔ انھوں نے سادہ لب و لہجے میں ضروری اور بنیادی معلومات

قاری تک پہنچائی ہیں۔ جزئیات پر پوری توجہ صرف کی گئی ہے۔ ایک انتخاب کا تذکرہ پڑھ کر اس انتخاب کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہے، یہی تذکرہ نگاری کی کامیابی ہے اور اس کے خلوص کی مظہر ہے۔

حیدر آباد کے نعت گو

ڈاکٹر شہزاد احمد کا یہ تذکرہ اٹھارہ شعرا پر محیط ہے جن کے نام درج ذیل ہیں: ''نیر حامدی، اختر الحامدی، خلیل مارہروی، درد اسعدی، بسمل آغائی، حبیب نقشبندی، تہور زیدی، آباد محمدی، خادمی اجمیری، بدر ساگری، پیکر اکبر آبادی، ضامن حسنی، مقبول شارب، شبیر انصاری، احمد میاں برکاتی، خان اختر ندیم، صابر بن ذوقی، بیگم قمر القادری۔''

یہ تذکرہ بھی حیدر آباد (سندھ) کے نعت گو شعرا کے حوالے سے اولیت کا حامل ہے۔ اس تذکرے کی خاص بات یہ ہے کہ یہ ڈاکٹر شہزاد احمد کے چشم دید احوال پر مبنی ہے۔ اصل میں موصوف کا تعلق حیدر آباد سے ہے۔ وہ وہیں پیدا ہوئے اور انھیں گلیوں میں اُن کا بچپن گزرا اور انھیں شعرا کو دیکھتے ہوئے وہ بڑے ہوئے اس لیے وہ تمام شعرا اور اُن کے کام سے بہتر طور پر واقف ہیں۔ اس بارے میں ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

> ''حیدر آباد کے نعت گو شعرا کا یہ احوال صرف کتابی تذکرہ نہیں بل کہ یہ راقم الحروف کا آنکھوں دیکھا حال ہے کیوں کہ راقم کی پیدائش اور بود و باش حیدر آباد میں ہوئی ہے۔ اپنے زمانہ طالب علمی کے دوران اس وقت جو حالات اور مشاہدات نظروں کے سامنے تھے اور موجودہ صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے جو نعتیہ رجحانات مرتب ہوئے ہیں، ان تمام کو اس نعتیہ تذکرے میں سمویا گیا ہے۔'' (۱۴)

اسی لیے اس تذکرے کے شعرا کے احوال میں اساتذۂ سخن، اُن کے مشاغل، ادبی سرگرمیوں اور تخلیقات کا ذکر تفصیل کے ساتھ ملتا ہے۔ یہی نہیں بعض شعرا کے سلسلۂ سخن کے بارے میں بھی تفصیلی معلومات دی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر اختر الحامدی کی پیدائش، مسلک، پیشے کے ساتھ ساتھ اساتذۂ سخن کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''اختر الحامدی نے سب سے پہلے بیدل بدایونی سے اصلاح لی۔ اُن کے

رحلت فرمانے کے بعد حضرت لسان الحسان علامہ ضیاء القادری بدایونی کی خدمت میں زانوئے ادب تہ کیا۔ واضح رہے کہ علامہ ضیاالقادری حضرت اسیر بدایونی کے شاگرد تھے اور حضرت اسیر بدایونی، غالب دہلوی کے تلامذہ میں شامل تھے۔"(۱۵)

شعرا کے احوال کے علاوہ اس تذکرے میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے اُن کی کتابوں کے تعارف کو مدنظر رکھا ہے۔ بعض جگہ تو مشمولات اور اصناف تک کی تفصیل دے دی گئی ہے۔ اختر الحامدی کی کتابوں "بہارعقیدت، جمال رسول، کمال رسول، نعت محل، امام نعت گویاں، ہمارے اہل قلم، ذکر جمیل" کا تفصیلی ذکر ملتا ہے۔ مثال میں درد اسعدی کے مجموعے "ہمہ رنگ" کا تعارف دیکھیے:

"ہمہ رنگ، درد اسعدی کے مختلف النوع کلام کا مجموعہ ہے جس میں حمد و نعت کمیت کے لحاظ سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ 'ہمہ رنگ' میں مناقب وسلام بدرگاہِ خیرالانامؐ وخلفائے راشدینؓ وحضرات حسنینؓ و بزرگانِ دینؒ، نظمیں و قطعات، غزلیات کے علاوہ بہت سارے قطعات اور منتخب اشعار بھی شامل ہیں۔ یہ کتاب ۱۴۲ صفحات پر مشتمل ۱۹۸۱ء میں بزم شعر وادب حیدرآباد کے زیراہتمام شایع ہوئی تھی۔"(۱۶)

حیدرآباد کے سخن وروں میں ایک خاتون شاعرہ بھی شامل ہیں۔ یہ بیگم قمر القادری ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کا سرسری تعارف کروایا ہے۔ اُن کے بارے میں نامکمل معلومات دی ہیں اور صرف رسمی جملے لکھے ہیں، حالاں کہ یہ صاحب کتاب شاعرہ ہیں اور ان کا مجموعہ "لمعات قمر" کے نام سے شایع ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے بیگم قمر القادری کے بارے میں صرف اتنا لکھا ہے کہ:

"بیگم قمر القادری ایک دین دار خاتون ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو ایمان کا جزو قرار دیتی ہیں۔ یہ تعلیم نسواں کی بھی مبلغ ہیں۔"(۱۷)

ہمارے ہاں اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ بعض گھرانوں کی خواتین اپنے تعارف سے گریزاں ہی رہتی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ موصوفہ کے ساتھ یہی معاملہ ہو کہ وہ خود کو نمایاں نہ کرنا چاہتی ہوں۔

تذکرہ ہذا کے آخر میں حمد و نعت کے موضوع پر شایع ہونے والی کتب کا تعارف دیا گیا ہے جن میں ''ثنائے خواجہ کونین از درد اسعدی (مرتب)، حمد از درد اسعدی (مرتب)، کشکول عقیدت (اردو، سندھی نعتوں کا انتخاب) از خادمی اجمیری اور ضامن حسنی (مرتبین)، خزینۂ نعت از خان اختر ندیم (مرتب)، نوری نعتیں از ابوالحسن سید مقبول احمد شاہ نوری العابدی (مرتب)، فیضان نوری (نعتیہ انتخاب) از نوری کرن، انتخاب نعتیہ قطعات از محمد میاں نوری، رحمتوں کا سایہ (نعتیہ کلام) از محمد مہروز اختر عاجز قادری'' شامل ہیں۔

ان کتابوں میں زیادہ تر کتابیں انتخاب نعت پر مبنی ہیں۔ وہ کس نے مرتب کی ہیں، ان کے صفحات کتنے ہیں اور کب شایع ہوئی ہیں، یہ ساری معلومات ڈاکٹر شہزاد احمد نے فراہم کر دی ہیں تاکہ نعتیہ روایت کے مرتبین کے لیے سہولت پیدا ہو سکے۔ مثال کے طور پر ''نوری کرن'' کا تعارف ملاحظہ ہو:

> ''یہ پاکٹ سائز میں مرتبہ محمد میاں نوری کا ایک انتخاب ہے جس میں انھوں نے نعت خواں حضرات کے لیے ایسے منتخب نعتیہ قطعات جمع کیے ہیں جو نعت خوانوں کے لیے بہت مفید ہیں۔ یہ کتاب فروری ۱۹۸۸ء میں مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد کے زیر اہتمام شایع ہوئی ہے۔'' (۱۸)

ڈاکٹر شہزاد صاحب نعتیہ کلام کے انتخاب میں زیادہ تر غزلیہ ہیئت کا کلام پیش نظر رکھا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کچھ شعرائے نعت کے ہاں یہی ہیئت زیادہ مقبول ہے۔ بہر حال چند شعرا کا کلام بطور نمونہ ملاحظہ ہو:

تہور زیدی

شمیم گلستاں تم ہو ، بہار جاوداں تم ہو
حقیقت میں جہانِ رنگ و بو کی داستاں تم ہو

آباد محمدی:

حقیقت ہے نگاہ لطف جب اللہ کی ہو گی
میں دیکھوں گا مدینہ مجھ کو دنیا دیکھتی ہو گی (۱۹)

خان اختر ندیم:

جب بھی نازک مقام آتا ہے
آپ کا نام کام آتا ہے

بیگم قمر القادری:

مدینے کا سفر ہے اور میں ہوں
مرے آقا کا در ہے اور میں ہوں

بسمل آغائی:

گر طلب سے بھی کچھ ماسوا چاہیے
ان کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے

کراچی میں نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ڈاکٹر شہزاد اُردو کی تذکرہ نگاری میں قابل قدر مقام رکھتے ہیں۔ پاکستان میں اُردو نعت کی تاریخ اور روایت کو پروان چڑھانے والوں کی صف اوّل میں شامل ہیں۔ انھوں نے جو تذکرے مرتب کیے وہ مختلف حوالوں سے انفرادیت کے حامل ہیں۔ ''کراچی میں نعت رسول'' شہر قائد کے نعت گو شعرا کا اولین تذکرہ ہے۔ اس سے قبل اس قدر جامع تذکرہ نہیں ملتا۔ اس تذکرے کے تخصص کے بارے میں تذکرہ نگار خود لکھتے ہیں:

> ''کراچی کے نعت گو شعرا کا یہ تذکرہ اولیت کا حامل ہے۔ اس میں زیادہ تر وہ شعرائے کرام شامل ہیں جو نعت گوئی میں یدطولیٰ رکھتے ہیں اور دنیائے نعت ان کی خدمات سے رخشندہ ہے۔'' (۲۰)

اس تذکرے میں اکتیس شعرا کو زیر بحث لایا گیا ہے جن کے نام درج ذیل ہیں: اکبر

وارثی میرٹھی، ضیاء القادری بدایونی ، بہزاد لکھنوی ، منور بدایونی، ماہر القادری ، ستار وارثی بریلوی، عارف اکبر آبادی، شفیق اکبر آبادی، تابش دہلوی، اقبال عظیم ، اقبال صفی پوری، فدا خالدی دہلوی، راغب مراد آبادی، جمیل عظیم آبادی، حنیف اسعدی، سکندر لکھنوی، لطیف اثر، محشر بدایونی، سرشار صدیقی، قمر انجم، ادیب رائے پوری، مسرور کیفی، سہیل غازی پوری، اعجاز رحمانی، ریاض سہروردی، خالد محمود نقشبندی، کلام رضوی، سعید وارثی، قمر وارثی، یامین وارثی، صبیح رحمانی۔''

شعرا کے تعارف کے ساتھ نمونۂ کلام بھی دیا گیا ہے۔ تعارف میں شاعر کے نام، تخلص، جائے پیدائش اور تخلیقات کو بیان کیا گیا ہے لیکن سارے شعرا کے تذکرے میں یہ اصول کارفرما نہیں۔ بعض شعرا کا تعارف بہت سادہ اور سرسری انداز میں کرایا گیا ہے۔ احوال نہایت مختصر دیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر سکندر لکھنوی کے تعارف میں مکمل نام، تاریخ پیدائش اور دیگر بنیادی معلومات کا فقدان نظر آتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> ''سکندر لکھنوی ایک زود گو شاعر ہیں۔ عرصہ دراز سے نعت گوئی کے باب میں اضافے کر رہے ہیں۔ نعتوں کے کئی مجموعہ ہائے کلام شایع ہو چکے ہیں۔ کراچی کے نعت گو شعرا میں ممتاز حیثیت کے حامل ہیں۔ چند مطبوعہ مجموعوں ''تسکین روح''، ''سحاب رحمت''، ''ممدوح کائنات''، ''سفینۂ دل''، ''سراجاً منیراً''، ''قاسم خلد''، ''امام القبلتین''، ''سید المرسلین''، ''نعت حبیب''، ''گلستانِ ثنا'' اور ''مختارِ کونین'' شامل ہیں۔''(۲۱)

اس تذکرے میں عام طور پر پانچ چھے سطروں کا تعارف ہے لیکن اکبر وارثی ، ماہر القادری، ضیاء القادری بدایونی، بہزاد لکھنوی اور عارف اکبر آبادی کا تعارف پندرہ سے بیس سطروں پر محیط ہے جس میں حالات زندگی کی جزئیات نمایاں کی گئی ہیں۔ ضیا القادری بدایونی کی ادبی سرگرمیوں کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

> ''مولانا ابتدائی عمر سے برصغیر کے ممتاز دینی رسائل اور جرائد خصوصاً رسالہ مولوی و پیشوا میں مذہبی نوعیت کے تحقیقی و علمی مقالے اور مضامین لکھتے رہے۔

برصغیر پاک وہند کا شاید ہی کوئی ایسا ماہنامہ ہو گا جس میں مولانا کی حمد و نعت اور منقبت شایع نہ ہوتی رہی ہو۔ ماہنامہ آستانہ دہلی میں مولانا کے نام کے علاوہ شاعر آستانہ یا شاعر خصوصی آستانہ، کے نام سے برسوں ان کا کلام چھپتا رہا۔"(۲۲)

جہاں تک نعتیہ کلام کے انتخاب کا تعلق ہے تو اس میں ہر شاعر کے تین سے چار اشعار نمونے کے طور پر دیے گئے ہیں۔ یہ نمونۂ کلام زیادہ تر مشہور نعتوں سے ماخوذ ہے۔اس حوالے سے چند شعری مثالیں ملاحظہ ہوں:

جسے چاہا در پہ بُلا لیا ، جسے چاہا اپنا بنا لیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے
(منور بدایونی)

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دست گیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
(ماہر القادری)

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ، نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ ، قدم لغزیدہ ، لغزیدہ
(اقبال عظیم)

خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفیٰ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے
(ادیب رائے پوری)

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے
یہ سب تمھارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے
(خالد محمود نقشبندی)

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کے لیے حاضر غلام ہو جائے
(صبیح رحمانی)

اس تذکرے کے آخر میں دوسو سے زائد کتابوں کی فہرست شامل ہے جن کا سال اشاعت بھی دیا گیا ہے۔ یہ کتابیں کراچی کے نعت گوشعرا کے علاوہ عمومی طور پر نعتیہ ادب کی تخلیقات پر مبنی ہیں۔ چند کتابیں الگ درج ہیں جن کا سالِ اشاعت ندارد ہے۔اس کے علاوہ نعتیہ مقالوں اور نعت انتخابات کی فہرستیں بھی پیش کی گئی ہیں۔سلام کے انتخابات،نعتیہ انجمنوں کی طرف سے شایع ہونے والے نعتیہ مجلوں،معروف نعت خوانوں کے ناموں اور مشہور نعتیہ تنظیموں اور انجمنوں کی فہرستیں اس پر مستزاد ہیں۔

اس تذکرے کی اہمیت یہ ہے کہ پہلی بار کراچی کے نعت گوشعرا نعتیہ روایت کی لڑی میں پروئے گئے اور شہر قائد کے نعتیہ تشخص کو اُجاگر کیا گیا۔معروف کلام سے تذکرے کو سجایا گیا ہے اور نئے لکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ڈاکٹر شہزاد احمد نے خالص تذکرہ لکھا ہے،اسے حتی الامکان تنقیدی نقوش سے دُور رکھا ہے۔

ڈاکٹر اسماعیل آزاد کا سرقہ

نعتیہ ادب میں ادب کے فروغ سے زیادہ خیر و برکت اور رضائے الٰہی کا حصول تخلیق کار کی ترجیح ٹھہرتا ہے۔اس میں بددیانتی اعمال کو اکارت کرنے کے مترادف ہے اور اگر شب خون مارنے والا دنیائے تحقیق سے تعلق رکھنے والا ہو تو بددیانتی کا عمل اور بھی تکلیف دہ لگنے لگتا ہے کیوں کہ غیر جانب داری،صداقت اور انصاف پسندی تحقیق کے بنیادی اُصول ہیں۔ایک محقق اگر امانت داری اور دیانت داری سے کام نہیں لے گا تو ادب کی تاریخ مجروح ہو کر رہ جائے گی۔

یہاں صورتِ حال یہ ہے کہ شعبۂ نعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو دیانت و امانت کے اصول کو پاؤں کی ٹھوکر پہ رکھ کر چند روزہ سستی اور جھوٹی شہرت کو گلے لگانے سے نہیں چوکتے۔ ایک صاحب نے لطف بریلوی کے نعتیہ دیوان کے مقطعوں میں تخلص بدل کر مجموعہ اپنے نام کر

لیا اور چوری کے اس دیوان میں لکھا کہ اللہ اسے میرے لیے آخرت کا وسیلہ بنائے۔'' اس چوری کا خلاصہ اور مؤاخذہ راجا رشید محمود نے ماہ نامہ ''نعت'' میں اچھے سے کیا ہے۔ یہاں بھی معاملہ کچھ ایسا ہی ہے۔ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد جو شعبۂ نعت کے معروف محقق، کئی کتابوں کے مؤلف اور مہاتما گاندھی پوسٹ گریجویٹ کالج، فتح پور (انڈیا) سے صدر شعبہ اُردو کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔انھوں نے اپنی حالیہ تالیف ''ہندو پاک کی اردو نعتیہ شاعری'' میں ڈاکٹر شہزاد احمد کے اس تذکرے کو اپنے نام سے شامل کرلیا ہے اور انتساب میں لکھا ہے کہ:

> ''راقم اپنی اس کتاب کو اپنے محترم ومکرم والد عالی جناب حافظ محمد جمیل کو منتسب کرتا ہے، جنھوں نے راقم کو وہ بنا دیا ہے جو وہ اس وقت ہے۔ راقم اپنے مشفق و معظم والد صاحب کو سب سے زیادہ چاہتا ہے جو اُسے وہ ساری دعائیں دیتے ہوئے عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف چلے گئے جو انھیں یاد تھیں۔'' (۲۳)

موصوف نے ڈاکٹر شہزاد احمد کے دو تذکروں ''کراچی میں نعت رسولؐ'' اور حیدر آباد کے نعت گو'' سے استفادہ کرنے کے بجائے کھلے عام سرقہ کیا ہے اور نہ دیباچے میں کہیں مصنف کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی فہرست میں تذکرے کے آگے تذکرہ نگار کا نام لکھنے کی زحمت گوارا کی ہے، البتہ عنوان میں تبدیلی کرکے ''کراچی میں اُردو نعت'' کردیا ہے۔ آزاد صاحب اسم بامسمیٰ واقع ہوئے ہیں اور کہیں حوالہ جات لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ انھوں نے یہ نعتیہ روایت یوں مرتب کی ہے جیسے کاپی پیسٹ کرکے ایم اے کے سلیبس کی گائیڈ تیار کرتے ہیں۔

انھوں نے تالیف کے اصولوں کو یکسر بالائے طاق رکھ چھوڑا ہے۔ آزاد صاحب کی اپنی زبانی اس تالیف کا احوال ملاحظہ کیجیے:

> ''راقم نے اپنی ساتویں کتاب کے پانچویں باب میں جس میں پاکستانی شعرائے نعت سے متعلق راقم کے سارے کے سارے معروضات ماخوذ و مستعار ہیں، ہندوستان اور پاکستان کی اردو نعتیہ شاعری کا تقابلی مطالعہ اس

طرح پیش کیا ہے کہ دونوں ملکوں کی نعتیہ شاعری کا باہمی فرق واضح ہو

جائے۔"(۲۴)

آزاد صاحب نے پانچویں باب کے معروضات کے مستعار ہونے کا سرسری ذکر کیا ہے لیکن کون سا متن کہاں سے ہے اور کس کا ہے، اس بارے میں نہیں بتایا۔ اب آتے ہیں ڈاکٹر شہزاد صاحب کے تذکرے کی طرف جو آزاد صاحب کی کتاب کے تیسرے باب میں شامل ہے اور اس امر کی کہیں صراحت نہیں کی ان تذکروں کے لکھنے والے کون اصحاب ہیں۔ ''اوج'' کے نعت نمبر میں چھپنے والے ڈاکٹر شہزاد کے تذکرے ''کراچی میں نعت رسولﷺ'' اور اسماعیل آزاد کے ''کراچی میں اُردو نعت'' کے متنی اختلافات ملاحظہ ہوں تا کہ واضح ہو سکے کہ آزاد صاحب نے کتنی کاوش سے یہ تذکرہ مرتب کیا ہے۔

۱۔ ڈاکٹر شہزاد احمد تذکرے کے آغاز میں لکھتے ہیں کہ

''میں نعت گو کو کسی علاقے کے حوالے سے جاننے کا قائل نہیں ہوں مگر اس امر کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ نعت گوئی کے حوالے سے نابغۂ روزگار شخصیات کا ذکر ضرور ہونا چاہیے جنھیں کسی نہ کسی حوالے سے کراچی (سندھ) سے نسبت ہے۔"(۲۵)

ڈاکٹر آزاد صاحب کے تذکرے میں یہ سطریں حذف کر دی گئی ہیں۔

۲۔ ڈاکٹر اسماعیل آزاد نے اس تذکرے میں جو اضافے کیے ہیں وہ یہ ہیں کہ جہاں ڈاکٹر شہزاد نے تخلص کا لفظ استعمال کیا ہے، وہاں موصوف نے قلمی نام کر دیا ہے۔ مثالیں دیکھیے:

☆ ڈاکٹر شہزاد احمد: ''جمیل عظیم آبادی کا پیدائشی نام جمیل احسن اور تخلص جمیل عظیم آبادی ہے"(۲۶)

☆ ڈاکٹر اسماعیل آزاد: ''جمیل عظیم آبادی کا پیدائشی نام جمیل احسن اور قلمی نام جمیل عظیم آبادی ہے۔"(۲۷)

یہ ایک مثال ہے، ایسی کئی مثالیں اور بھی ہیں جن میں آزاد صاحب نے اپنی علمیت کے

جوہر دکھا کر تخلص کی جگہ قلمی نام کر دیا ہے۔

۳۔ ڈاکٹر اسماعیل آزادؔ نے اس کہاوت کو سچ کر دکھایا ہے کہ نقل کے لیے بھی عقل کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ ڈاکٹر شہزاد احمد کے متن کو درست انداز میں نقل بھی نہیں کر پائے۔ یہ مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

ڈاکٹر شہزاد احمد: حنیف اسعدی کا اصل نام حنیف احمد ہے۔'' (۲۸)

ڈاکٹر اسماعیل آزاد: ''حنیف اسعدی کا اصل نام حنیف اسعدی ہے۔'' (۲۹)

ڈاکٹر شہزاد احمد: قمر الدین احمد نام اور قمر انجم تخلص کرتے ہیں۔ ۱۹۲۶ء میں بھارت کے شہر ''اودے پور'' میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں ہجرت کے بعد کراچی کو اپنا مسکن بنالیا۔ (۳۰)

ڈاکٹر اسماعیل آزاد: ''قمر الدین احمد نام اور قمر انجم قلمی نام ہے۔ ۱۹۲۶ء میں ہجرت کے بعد کراچی کو اپنا مسکن بنالیا ہے۔'' (۳۱)

قمر انجم ۱۹۲۶ء کو پیدا ہوئے مگر ڈاکٹر اسماعیل آزاد ۱۹۲۶ء میں انھیں ہجرت کروا رہے ہیں۔ اسی طرح ''حیدرآباد کے نعت گو'' میں آزاد صاحب نے ڈاکٹر شہزاد احمد کے تمہیدی پیراگراف سے سولہ سطریں حذف کر کے باقی متن کو شامل کتاب کیا ہے لیکن درست معلومات فراہم کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر بدر ساگری کے سال پیدائش ۱۹۳۶ء کو ۱۹۳۹ء کر دیا ہے۔ ایک اور مثال ملاحظہ ہو:

''آباد محمدی احسانی کا پیدائشی نام عبدالرحمٰن ہے۔ ۱۹۲۲ء میں بیاور نیا شہر ضلع اجمیر شریف (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ اجمیر شریف سے ہجرت کے بعد حیدرآباد (سندھ) کو اپنا مسکن بنایا۔'' (۳۲)

ڈاکٹر اسماعیل آزادؔ

''آباد محمدی احسانی کا پیدائشی نام عبدالرحمٰن ہے۔ ۱۸۹۲ء میں بیاور شہر ضلع اجمیر شریف سے ہجرت کے بعد حیدرآباد سندھ کو اپنا مسکن بنایا۔'' (۳۳)

ڈاکٹر اسماعیل آزاد نے آباد محمدی احسانی کو اُن کی پیدائش کے ساتھ ہی ہجرت کروادی

ہے اور نیا شہر کو بغیر کسی وضاحت کے ''بیا ور شہر'' لکھ دیا ہے۔ بہر حال سطر سطر سے ڈاکٹر اسماعیل آزاد کی ناقص تحقیق اور بد دیانتی عیاں ہے۔ اگر اُنھوں نے یہ تذکرہ خود لکھا ہوتا تو وہ سید صبیح رحمانی کے کلیات کا ذکر لازمی کرتے لیکن اس تذکرے میں جو ۱۹۹۲ء میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے لکھا سید صبیح رحمانی کو صرف چار سے پانچ سطریں دی گئی ہیں اور اُن کے صرف پہلے مجموعے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اُس وقت صبیح رحمانی کا ایک ہی مجموعہ منظر عام پر آیا تھا۔ اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ یہ دونوں تذکرے ڈاکٹر شہزاد احمد کے ہیں اور ڈاکٹر اسماعیل آزاد نے سرقہ سے کام لیتے ہوئے انھیں اپنی کتاب ''ہندو پاک کی اُردو نعتیہ شاعری: تقسیم سے اب تک'' میں شامل کر لیا ہے۔ انھوں نے متن مستعار لیتے وقت نہ اجازت طلب کی، نہ اصل مصنف کا تذکرہ کیا بل کہ وہ تمام سطریں حذف کر دیں جن سے ڈاکٹر شہزاد احمد کی شناخت واضح ہو رہی تھی۔ آزاد صاحب کی نعتیہ ادب میں یہ بد دیانتی قابلِ مذمت ہے۔

اُردو کے چند اہم پاکستانی انتخاب نعت

ڈاکٹر شہزاد احمد تذکرہ نگاری کے مرد میدان ہیں۔ نعت کے شعبہ کے تمام کارہائے نمایاں پر اُن کی نظر ہے۔ وہ اپنی معلومات کو اپنی ذات تک محدود نہیں رکھتے۔ اُن کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ اپنے حاصلات مطالعہ کو قارئین تک پہنچایا جائے۔ نعت رسول مقبول سے وابستگی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس کی ترویج کے ہر ممکنہ پہلو کو اجاگر کیا جائے۔ اس حوالے سے موصوف ڈاکٹر صاحب ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں:

''اُردو نعت کے چند اہم پاکستانی نعت گو'' بھی فروغ نعت کے سلسلے کی کڑی ہے۔ یہ تذکرہ ڈاکٹر شہزاد احمد کے وقتاً فوقتاً شایع ہونے والے نعتیہ انتخابات کے تعارفی سلسلوں کا مجموعہ ہے۔ ایک جگہ جمع کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بھرپور روایت سامنے آ سکے۔ دوسرا مقصد نعت کے اہم انتخابات کو قارئین سے متعارف کروانا ہے۔ بقول ڈاکٹر شہزاد احمد:

> ''اس مقالے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ اُردو کے نعتیہ ادب کے وہ اہم انتخابِ نعت جنھوں نے شعبۂ نعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کے مرتبین کی گراں

قدر اور لائق تحسین خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا جائے تا کہ نعتیہ ادب کے نئے قارئین ان حضرات کے فقید المثال کارناموں سے واقف ہو سکیں۔'' (۳۴)

ڈاکٹر صاحب نے ان انتخابات کا تذکرہ کرتے ہوئے زمانی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے تا کہ ہر دور کی معروف نعتوں اور مرتبین کی کاوشوں کو اُجاگر کیا جا سکے۔ جن کتابوں کا تذکرہ اس مقالے میں دیا گیا ہے اس کا اجمال درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام انتخاب	مرتب	سال اشاعت
۱۔	نقش سعادت	ڈاکٹر سید ابو الخیر کشفی	جولائی ۱۹۶۶ء
۲۔	مدحِ رسول	راجا رشید محمود	نومبر ۱۹۷۳ء
۳۔	ارمغانِ نعت	شفیق بریلوی	اپریل ۱۹۷۵ء
۴۔	خیر البشر کے حضور میں	ممتاز حسن	جنوری ۱۹۷۵ء
۵۔	گلدستہ نعت	ضیا محمد ضیا، طاہر شادانی	۱۹۷۸ء
۶۔	نعت مصطفیٰ	یامین وارثی	۱۹۷۸ء
۷۔	مخزن نعت	پروفیسر محمد اقبال جاوید	مارچ ۱۹۷۹ء
۸۔	اغثنی یا رسول اللہ	محمد منشا تابش قصوری ضیائی	طبع دوم ۱۹۸۰ء
۹۔	جواہر النعت	عزیز احسن	۱۹۸۱ء
۱۰۔	سُنّی مناجات مقبول	انیس احمد نوری	۱۹۸۶ء
۱۱۔	میرے آقا میرے حضورؐ	ریاض ندیم نیازی	۱۹۸۷ء
۱۲۔	کشکول عقیدت	خادمی اجمیری۔ ضامن حسنی	۱۹۸۹ء
۱۳۔	سفینۂ نعت	ڈاکٹر سید ابو الخیر کشفی	جنوری ۱۹۹۰ء
۱۴۔	بہارِ نعت	حفیظ تائب	۱۹۹۰ء

۱۵۔	کشف العرفان	ڈاکٹر نور محمد ربانی سلامی	۱۹۹۱ء
۱۶۔	خزینۂ نعت	خان اختر ندیم نقش بندی	۱۹۹۲ء
۱۷۔	ایوانِ نعت	سید صبیح رحمانی	۱۹۹۳ء
۱۸۔	یا رسول اللہ	محمد صادق قصوری	۱۹۹۳ء
۱۹۔	نذرانۂ اشک	غزالہ عارف کابلی	۱۹۹۵ء
۲۰۔	انتخاب نعت	عبد الغفور قمر	۱۹۹۵ء
۲۱۔	خوشبو سے آسمان تک	اختر لکھنوی، قمر وارثی	۱۹۹۵ء
۲۲۔	بلبل چہک رہا ہے ریاضِ رسول کا	ریاض احمد صابری	۱۹۹۵ء
۲۳۔	الہادیِ منیر	خواجہ احمد مستقیم	۱۹۹۷ء
۲۴۔	یا رسول اللہ	مولانا محمد یعقوب خان قادری	۱۹۹۷ء
۲۵۔	نم دیدہ نم دیدہ	ملک امید علی بہلم	جولائی ۱۹۹۸ء
۲۶۔	گل چیدہ	ملک امید علی بہلم	۱۹۹۹ء
۲۷۔	عقیدت کا سفر	حمایت علی شاعر	۱۹۹۹ء
۲۸۔	حبیبی یا رسول اللہ	عزیز الدین خاکی	۱۹۹۹ء
۲۹۔	رنگِ رضا	محمد صدیق اسماعیل	۱۹۹۹ء
۳۰۔	انوارِ عقیدت	شہزاد احمد	جون ۲۰۰۰ء
۳۱۔	نعتوں کی بارات	سید محمد صداقت رسول	نومبر ۲۰۰۰ء
۳۲۔	خوشبوئے مدینہ	امید علی بہلم	۲۰۰۲ء
۳۳۔	ارمغانِ ادیب	شہزاد احمد	مارچ ۲۰۰۲ء
۳۴۔	چار اہم انتخابِ نعت	شہزاد احمد	جنوری ۲۰۰۲ء
۳۵۔	خواتین کی نعتیہ شاعری	غوث میاں	جنوری ۲۰۰۲ء

۳۶۔	مدحت شاہِ دو عالم ﷺ	محمد ذکریا شیخ اشرفی	جنوری ۲۰۰۲ء
۳۷۔	محمد عربی ﷺ	محمد ابرار حسین	جنوری ۲۰۰۳ء
۳۸۔	شافع محشر ﷺ	ارسلان کیفی	مارچ ۲۰۰۳ء
۳۹۔	نعت کا سمندر	محمد منور علی عطاری	ستمبر ۲۰۰۴ء
۴۰۔	صلی اللہ علیہ وسلم	طاہر سلطانی	۲۰۰۴ء
۴۱۔	نعتوں کی سوغات	عرفان ثاقب قادری	۲۰۰۵ء
۴۲۔	بجھے چراغوں کی روشنی	شاعر علی شاعر	۲۰۰۷ء
۴۳۔	راہِ نجات	غلام مجتبیٰ احدی	۲۰۱۱ء
۴۴۔	مدینہ ردیف کی نعتیں	شاعر علی شاعر	۲۰۰۹ء
۴۵۔	نغمۂ حبیب	مولانا محمد شفیع اوکاڑوی	سن ندارد

نعتیہ کلیات کی روایت: ایک مطالعاتی جائزہ

تذکرہ نگاری اُردو شاعری کی قدیم روایات میں سے ہے۔ اس میں عام طور پر شاعر کے شخصی احوال اور ادبی زندگی کو موضوع بنایا جاتا ہے لیکن ڈاکٹر شہزاد احمد نے نعتیہ کلیات کی روایت کو تذکرے کا موضوع بنا کر ایک نئی طرح ڈالی ہے۔ انھوں نے صرف ایسے شعرا کا ذکر کیا ہے جو صاحب کلیات ہیں۔ اس تذکرے میں وہ نعتیہ ادب کی تاریخ کھنگالنے کے بجائے اُن شعرا کے کلیات کو موضوع بحث لائے ہیں جو نعت ریسرچ سنٹر کراچی (صبیح رحمانی)، حمد و نعت ریسرچ فاؤنڈیشن کراچی (ڈاکٹر شہزاد احمد) اور فیض پنجتن لائبریری (محمد عمران سلطانی) میں موجود ہیں۔

یہ تذکرہ نعتیہ کلیات کی روایت کا نقطۂ آغاز ہے اور اس نقطۂ نظر سے لکھا گیا ہے کہ شعبۂ تحقیق سے منسلک اسکالرز اس سے تحریک پکڑیں اور اسے موضوع تحقیق بنائیں۔ بقول ڈاکٹر شہزاد احمد:

> ''وہ دن دُور نہیں جب نعت کے طالب علم 'صاحبِ دیوان شعرا' اور 'صاحب کلیات شعرا' کے موضوع پر علیحدہ علیحدہ تحقیقی کام کا آغاز کریں گے۔ راقم

الحروف کا یہ مقالہ 'نعتیہ کلیات' بھی اسی خوب صورت نعتیہ تحریک کا حسن آغاز ہے جب کہ آئندہ یہ عاجز 'صاحب دیوان نعت گوشعرا' کے حوالے سے بھی طالب علموں کے لیے بنیادی مہیز فراہم کرے گا۔''(۳۵)

گویا اس تذکرے کا مقصد نعتیہ ادب میں شایع ہونے والے مختلف کلیات کی روایت کی تحقیق اور جائزے کے لیے راہ ہموار کرنا ہے۔ یہ امر بہت حد تک درست بھی ہے کیوں کہ جس رفتار سے نعتیہ کلیات منظر عام پر آ رہے ہیں، وہ اس بات کے متقاضی ہیں کہ اُن پر تحقیقی کام سامنے لایا جائے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے مضمون کے آغاز میں کلیات اور دیوان کے فرق کو واضح کر کے اسکالرز کو دو الگ الگ موضوعات پر دریچۂ تحقیق وا کرنے کی دعوت دی ہے۔

اس تذکرے میں کل اکتیس کلیات ہیں جو زیر بحث آئے ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کلیات	مرتب	سن
1	کلیات نعت محسن کاکوروی	محمد نور الحسن	1982ء
2	کلیاتِ شائق	میر سید علی شائق دہلوی	1994ء
	تمام و ناتمام	ڈاکٹر عاصی کرنالی	1994ء
	کلیاتِ راقب قصوری	محمد صادق قصوری	مئی 1996ء
	مقصود کائنات (ادیب رائے پوری)	شہزاد احمد	اکتوبر 1998ء
	کلیاتِ ظہور (حافظ محمد ظہور الحق ظہور)	رؤف امیر	جولائی 1999ء
	کلیاتِ بیچین	بے چین راجپوری بدایونی	2003ء
	کلیاتِ اعظم	محمد اعظم چشتی	2005ء
	کلیاتِ حفیظ تائب	حفیظ تائب	اپریل 2005ء
10	کلیاتِ قادری (مولانا غلام رسول القادری)	ڈاکٹر فرید الدین قادری	جون 2005ء

11	کلیاتِ عنبر شاہ وارثی	عشرت ہانی و نور محمد وارثی	مارچ 2006ء
12	حمد رب علیٰ نعت خیر الوریٰ (راسخ عرفانی)	ثاقب عرفانی	جون 2006ء
13	طاہرین (سید وحید الحسن ہاشمی)	ڈاکٹر سید شبیہ الحسن	2006ء
14	سرمایہ رؤف امروہوی (انتخاب کلام)	حامد امروہوی	2007ء
15	کلیاتِ منور (منور بدایونی)	سلطان احمد	2008ء
16	کلیاتِ اظہر (اظہر علی خان اظہرؔ)	محمد سلیم	اپریل 2009ء
17	کلیاتِ نیازی	عبدالستار نیازی	مئی 2009ء
18	کلیاتِ نعت	اعجاز رحمانی	مئی 2010ء
19	زبورِ حرم (اقبال عظیم)	شاہین اقبال	2010ء
20	خلد نظر (عابد سعید عابد)	محمد سعید عابد	جولائی 2011ء
21	نور سے نور تک (کلیات حمد و نعت)	شاعر علی شاعر	فروری 2012ء
22	کلیاتِ صائم چشتی (اُردو نعت)	تدوین: لطیف ساجد چشتی	2012ء
23	کلیاتِ بیدم وارثی کلیات مظہر (حافظ مظہر الدین مظہر)	ترتیب: ارسلان احمد ارسل	2012ء
24	کلیاتِ ریاض سہروردی	ڈاکٹر شہزاد احمد	2013ء
25	کلیاتِ راہی (مولانا نذر محمد راہی)	ڈاکٹر محمد اویس معصومی	2013ء
26	کلیاتِ شاہ انصار الہ آبادی	خالد رضوی۔ مرتب ثانی: ڈاکٹر شہزاد احمد	2014ء
27	کلیات ظہوری	محمد علی ظہوری	2014ء

ڈاکٹر شہزاد احمد نے نعتیہ کلیات کے حوالے سے جو معیارات سامنے رکھے ہیں اور جن خصوصیات کا ذکر کیا ہے اگر اُن کا اجمالی جائزہ لیں تو سب سے پہلی بات کلیات کا تعارف

ہے۔اس بارے میں ڈاکٹر صاحب باریک بینی سے کام لیتے ہوئے کاغذ، قیمت، جلد، سرورق اور صفحات تک سب بیان کرتے ہیں تاکہ قاری کے سامنے سارا نقشہ تازہ ہو جائے۔کلیات محسن کاکوروی کے تعارف سے ابتدائی سطریں ملاحظہ ہوں:

''کلیات نعت محسن کاکوروی کے مرتب محمد نور الحسن ہیں۔اس کلیات کا پہلا فوٹو آفسیٹ ایڈیشن ۱۹۸۲ء میں اُتر پردیش اُردو اکادمی لکھنو(انڈیا) نے شایع کیا ہے۔ ۲۵۸ صفحات پر مشتمل اس کی مجلد فوٹو کاپی میرے سامنے ہے۔اس کی قیمت ۱۲ روپے ہے۔ واضح رہے کہ 'کلیات نعت مولوی محمد محسن' کے نام سے ۱۳۳۴ھ میں الناظر پریس واقع چوک لکھنؤ سے شایع ہوئی تھی۔''(۳۶)

۱۶=۳۶x۲۳ کے سائز میں یہ کتاب ۳۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔کتاب کے تعارف میں دوسری چیز جسے ڈاکٹر شہزاد احمد نے ملحوظ خاطر رکھا ہے، وہ ہے کتاب کے مشمولات اور مضمون نگاروں کے نام دینا۔انھوں نے محض لکھنے والوں کے ناموں کا ذکر کیا ہے، مضامین کے عنوانات کی طرف اُن کا دھیان نہیں گیا۔اس کے علاوہ کلیات میں شامل مجموعوں کا بھی بتایا ہے۔مثال میں ڈاکٹر عاصی کرنالی کے کلیات ''تمام و ناتمام'' کے تعارف سے اقتباس ملاحظہ ہو:

''کلیات شعری ''تمام و ناتمام'' میں آٹھ مجموعے شامل ہیں۔''رگ جاں، جشنِ خزاں، چمن اور میں محبت ہوں'' غزل کے مجموعے ہیں جب کہ چار ہی مجموعہ ہائے کلام نعتیہ'' مدحت ، نعتوں کے گلاب، جاوداں اور حرف شیریں'' شامل ہیں۔۔۔اس کے علاوہ ایک کتاب علیحدہ سے ''آوازِ دل'' کے نام سے ۲۰۰۶ء میں شایع ہو چکی ہے جس میں ''تمام و ناتمام'' کے بعد کی نعتیں شامل ہیں۔ ۔۔''تمام و ناتمام'' پر لکھنے والوں میں سید قمر زیدی، عبدالمجید سالک ، ماہر القادری، عاصی کرنالی، ڈاکٹر اسد اریب شامل ہیں۔''(۳۷)

اس تذکرے کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شاعر کے مختصر حالات زندگی بھی

دیے گئے ہیں۔ تعلیم، پیدائش، ادبی سرگرمیاں اور اساتذۂ سخن کا ذکر اجمالی طور پر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نعتیہ ادب کی روایت اور تاریخ کے بارے میں کافی محتاط رویہ رکھتے ہیں۔ اس لیے تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات لازمی درج کرتے ہیں۔ سید وحید الحسن ہاشمی کے کلیات ''طاہرین'' میں شاعر کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''پیدائشی نام سید وحید الحسن، قلمی نام وحید ہاشمی اور تخلص وحید ہے۔ ۱۹۳۰ء جون پور، یو پی (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ تعلیمی طور پر ایم اے، بی ٹی، درس و تدریس کے شعبے سے وابستہ اور ہیڈ ماسٹر تھے۔ اساتذۂ سخن میں صفا الٰہ آبادی، آرزو لکھنوی، سہیل بلگرامی اور سید آلِ رضا لکھنوی کے نام شامل ہیں۔ آپ کی ساری زندگی ادب پروری، صحافتی خدمات، خطابات، اعزازات اور تقریبات پذیرائی سے عبارت ہے۔ آپ کا وصال ۲۰ نومبر ۲۰۰۱ء میں لاہور میں ہو چکا ہے۔''(۳۸)

ڈاکٹر شہزاد احمد نے صاحبِ کلیات کے بارے میں ضروری اور بنیادی معلومات فراہم کر دی ہیں لیکن مرتب کے بارے میں اُن کا قلم یکسر خاموش ہے۔ اُن کی ساری توجہ کلیات پر مرکوز نظر آتی ہے۔ اس کے بعد تذکرہ نگاری کی روایت میں نمونۂ کلام شامل ہوا کرتا ہے تو اس کا اہتمام بھی اس تذکرے میں دکھائی دیتا ہے۔ مثال کے طور پر کلیاتِ بیدم وارثی سے نمونے کے طور پر دیے گئے دو شعر دیکھیے:

عدم سے لائی ہے ہستی میں آرزوئے رسولؐ
کہاں کہاں لیے پھرتی ہے جستجوئے رسولؐ
عجب تماشا ہو میدانِ حشر میں بیدمؔ
کہ سب ہوں پیش خدا اور میں رُو بروئے رسولؐ(۳۹)

اس تذکرے میں کہیں کہیں تنقیدی اشارے بھی دیے گئے ہیں جو مضمون نگاروں کے اقتباس کی شکل میں ہیں۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے اپنی رائے دینے سے زیادہ تر گریز ہی کیا ہے۔

انھوں نے راسخ عرفانی کے بارے میں حفیظ تائب کی رائے پیش کی ہے۔ یہ اقتباس ملاحظہ ہو:

> ''راسخ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو ایمان کی ضیا اور آپ کی ذات گرامی کو لفظ وبیاں کا نور سمجھتے ہیں۔ وہ تمام الفاظ کو منعوت جہاں کی امانت گردانتے ہیں اور نعت خوشنودی محمدؐ اور خدائے محمدؐ کے لیے لکھتے ہیں۔ وہ نعت کو ہجوم کرب میں سکون کی سبیل جانتے ہیں اور اپنے خون تک سے نعت سرکار لکھ جانے کے آرزو مند ہیں۔'' (۴۰)

تذکرہ ہذا کی ایک اہم خصوصیت ڈاکٹر شہزاد احمد کے وہ تحقیقی حواشی ہیں جو ''ضروری نوٹس'' کے عنوان سے کلیات کے تعارف کے آخر میں دیے گئے ہیں۔ ان حواشی میں تصریحات بھی دی گئی ہیں اور مختلف اغلاط کی تصحیح اور درستی کی طرف بھی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ ان سے تذکرے کی اہمیت دوچند ہو گئی ہے اور ساتھ ہی ڈاکٹر شہزاد احمد کی تحقیق کے میدان میں علمی وسعت اور بالغ نظری ظاہر ہوتی ہے۔ وضاحتی حاشیے کی ایک مثال دیکھیے جو مولانا غلام رسول قادری کے کلیات کے بارے میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے بیان کی ہے:

> ''کلیات قادری میں مولانا غلام رسول قادری کے بارے میں معلومات موجود نہیں البتہ ڈاکٹر صاحبزادہ فریدالدین قادری نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں اپنے جد بزرگوار کا تفصیلی ذکر خیر کیا ہے۔'' (۴۱)

اسی طرح ایک جگہ طاہر سلطانی کے متن کی غلطی کی نشان دہی کرتے ہوئے درست متن حاشیے میں درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''طاہر سلطانی کا مرتب کردہ تذکرہ ''اردو حمد کا ارتقا، مطبوعہ، جہان حمد پبلی کیشنز، کراچی، ۲۰۰۴ء) ۶۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس تذکرے کے صفحہ ۱۰۳ پر طاہر سلطانی نے بیدم وارثی کے حوالے سے تحریر کیا ہے۔ 'بیدم وارثی ۱۳۰۳ھ میں پیدا ہوئے، ۱۳۶۳ھ میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔ تذکرہ شعرائے وارثیہ کے مرتب ساگر وارثی کے مطابق بیدم وارثی ۱۲۹۳ء

مطابق ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے اور تاریخ وصال، رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۴ نومبر ۱۹۳۶ء ہے۔ متذکرہ سال پیدائش اور تاریخ وصال کی روشنی میں طاہر سلطانی کی دونوں باتیں درست نہیں۔'' (۴۲)

ڈاکٹر شہزاد احمد کا ۶۱ صفحات کا یہ تذکرہ نعتیہ کلیات کی روایت کو دائرۂ تحقیق میں لانے کی اوّلین کاوش ہے۔ اگرچہ اس تذکرے میں تمام کلیات شامل نہیں ہیں لیکن اس کی اہمیت مسلمہ ہے۔ اس میں کلیات کی ہیئت، اشاعت اور مشمولات سے متعلق ساری بنیادی معلومات فراہم کردی گئی ہیں جو ایک محقق کی ضرورت پوری کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ تحریر سادہ اور عام فہم انداز میں ہے۔ یہ تذکرہ شعبۂ نعت میں نئے موضوعات کے روح افزا پیغام سے کم نہیں۔ امید ہے کہ مستقبل میں محققین نعت نعتیہ کلیات اور نعتیہ دواوین کی روایت کے تحقیقی جائزہ پر ضرور اپنی توانائیاں صرف کریں گے۔

حسن انتخاب

''حسنِ انتخاب'' خانوادۂ ریاض سہروردی کے شعرا کا تذکرہ ہے جن کی تعداد چھے ہے۔ چونسٹھ صفحات کے حامل اس تذکرے میں جلال چشتی نظامی، ریاض سہروردی، گوہر زریانی سہروردی، نیر سہروردی، قاری اعجاز سہروردی اور نجم سہروردی شامل ہیں۔ اس میں شعرا کے تعارف کے ساتھ نعتیہ انتخاب بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس کا انتساب علامہ قاری اعجاز سہروردی اور نجم سہروردی و شہاب سہروردی کے نام ہے اور اس کی اشاعت اکتوبر ۲۰۱۳ء میں عمل آئی۔

ڈاکٹر شہزاد احمد ''کلیات ریاض سہروردی'' کی تدوین بھی کر چکے ہیں۔ اس کی تدوین کے دوران میں انھیں اس خاندان کی علم دوستی اور سخن گوئی کے بارے میں آگاہی ہوئی تو انھوں نے اس خاندان کی علمی روایت کو محفوظ کرنے کی ٹھان لی۔ وہ رقم طراز ہیں:

''کلیات ریاض سہروردی کی تدوین و تحقیق کے دوران راقم نے یہ فیصلہ کیا کہ مجھ سے اس خانوادے کے بارے میں جو کچھ ہو سکے گا وہ ضرور کروں گا۔ میں نے اپنی روایت سابقہ کو برقرار رکھتے ہوئے حضرت ریاض سہروردی کی نعتیہ،

دینی و علمی خدمات کو شرح وبسط کے ساتھ قلم بند کیا ہے۔''(۴۳)

''حسن انتخاب'' میں انتالیس سخن پارے شامل ہیں جن میں حمد و نعت اور مناجات نمایاں ہیں۔ خاندان ریاض سہروردی میں شامل شعرا کا تعارف کرواتے ہوئے ڈاکٹر شہزاد احمد لکھتے ہیں:

''مفتی محمد جلال الدین چشتی نظامی زریانی سراجی کاشمیری ممتاز عالم دین، اردو، عربی، فارسی اور کاشمیری زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ کڑھ کرم سنگھ سڑک پر ''باب العلم حنفیہ نظامیہ'' کے نام سے ایک دینی درس گاہ قائم کی۔ امرتسر (بھارت) میں آپ جامع مسجد محمد شاہ مرحوم میں امام وخطیب تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب سیدنا بہاؤ الدین زریانیؒ سے بحوالہ حضرت سیدنا امام جعفر صادق سے امام عالی مقام سیدنا امام حسینؓ سے ہوتا ہوا خلیفہ چہارم سیدنا علی المرتضیٰؓ شیر خدا، دامادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جاملتا ہے۔''(۴۴)

جلال چشتی نظامی

ان کے کلام میں سادگی پائی جاتی ہے۔ ان کا بے مثل نعتیہ کلام ہے جو مردہ دلوں کو زندگی بخشتا ہے انھوں نے ایک مناجات اور نو نعتیں لکھی ہیں۔ مناجات بہ درگاہِ قاضی الحاجات سے چند اشعار نمونے کے ملاحظہ فرمائیے:

این زماں جاں آفریں فریاد رس
ذنب بخشش مذنبیں فریاد رس
مذنبے ام غرقہ اندر بحر ذنب
مستغیثم مستعیں فریاد رس (۴۵)

ریاض سہروردی

ریاض سہروردی ۱۸، رجب المرجب ۱۳۳۷ء، ۴، اپریل ۱۹۱۹ء میں جے پور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے بچپن کا آغاز نعت خوانی سے ہوا اور یہی آپ کی شناخت ٹھہری اور وجہ شہرت بھی بنی۔ ۱۶، اکتوبر ۱۹۸۰ء کو کراچی میں سب سے پہلا نعت کالج قائم کیا۔ ان کی

تخلیقات کی بابت ڈاکٹر شہزاد احمد نے عمدہ تحقیق پیش کی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

''ریاض رسولؐ (حصہ اوّل)، ریاض رسولؐ (حصہ دوم)، ریاض رسولؐ (حصہ سوم)، دیوانِ ریاض، تعریف و ثنائے محمدؐ (انگریزی میں نعتیہ کلام)، عربی کلام، پنجابی کلام، غیر مطبوعہ کلام نعتیہ اور کلیات ریاض سہروردی سرفہرست ہیں۔ اس کے علاوہ گلدستہ نعت (۱) گلدستہ نعت (۲)، گلدستہ نعت (۳) گلدستہ نعت (۴) گلدستہ نعت بھی طبع ہو چکے ہیں۔ دیگر اداروں نے بھی آپ کی نعتیہ کتب کو شایع کیا ہے۔ جس میں مجموعہ کلام ریاض، دیوانِ ریاض اور خزینہ ریاض شامل ہیں۔'' (۴۶)

ان کی دو حمدیں اور نو نعتیں اس انتخاب میں شامل ہیں جن کے چند اشعار نمونے کے ملاحظہ ہوں:

اے عشق نبی میرے دل میں بھی سما جانا
مجھ کو بھی محمدؐ کا دیوانہ بنا جانا
جو رنگ کہ جامی پر، رومی پہ چڑھایا تھا
اس رنگ کی کچھ رنگت مجھ پہ بھی چڑھا جانا (۴۷)

گوہر زریانی سہروردی

گوہر زریانی سہروردی ۲۴ جنوری ۱۹۲۴ء کو امرتسر (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ عربی، فارسی، صرف و نحو، قرآن و حدیث اور علوم روحانی کی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ آپ حضرت مفتی جلال دین چشتی کے صاحبزادے اور حضرت ریاض سہروردی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ان کا غیر مطبوعہ کلام ''فیضانِ گوہر'' کے نام سے خلیفہ غلام مصطفیٰ سہروردی رحمتہ اللہ علیہ نے مرتب کیا ہے۔ (۴۸)

فیضان گوہر دو ابواب پر مشتمل ہے پہلے باب میں سوانح حیات اور خاندانی پس منظر موجود ہے اور دوسرے باب میں نعت، سلام اور مناقب ہیں۔ ایک سلام بدرگاہِ خیر الانامؐ اور

پانچ نعتیں اُن کے اس انتخاب میں شامل ہیں۔ ''سلام بہ درگاہِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم''
سے چند اشعار نمونے کے طور پر ملاحظہ ہوں:

حمد ذاتِ کبریا ہے
وہی لائق ثنا ہے
خالقِ ارض و سما ہے
مالک ہر دو سرا ہے
یا نبیؐ سلام علیکؐ
محفل مولودِ شاہ ہے
آمدِ دین پناہ ہے
ذرہ ذرہ جلوہ گاہ ہے
وردِ لب شام و پگاہ ہے
یا نبیؐ سلام علیکؐ (۴۹)

نیّر سہروردی

نیر سہروردی ۱۹۲۶ء میں امرتسر بھارت میں پیدا ہوئے۔ حضرت مفتی جلال الدین چشتی کے سب سے چھوٹے لختِ جگر ہیں۔ بچپن میں آپ کا رجحان غزلیات کی طرف تھا مذہبی گھرانہ ہونے کی وجہ سے جلد ہی غزل گوئی کو خیر باد کہا اور نعت کی طرف راغب ہو گئے

''مدحتِ مولائے کل'' نیر سہروردی کے نعتیہ کلام پر مشتمل ہے جس میں حمد و مناقب بھی شامل ہیں۔ فروری ۱۹۹۸ء میں اردو کتاب گھر اردو بازار لاہور نے اسے بہت اہتمام سے شائع کیا۔ یہ کتاب 16=36×23 کے سائز میں مجلد شائع ہوئی۔ اس کے کل صفحات ۳۰۴ ہیں'' (۵۰)

''حسن انتخاب'' میں نیر سہروردی کی حمد باری تعالیٰ اور سات نعتیں شامل ہیں۔ نیر سہروردی کی نعت کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

بڑی اُمید ہے سرکارؐ قدموں میں بلائیں گے
کرم ہو گا کبھی ہم پر، مدینے ہم بھی جائیں گے
نظر میں اس کی جلوے عرش اعظم کے سمائیں گے
درِ سرورؐ پہ جو سجدے عقیدت کے لٹائیں گے

قاری اعجاز الدین سہروردی

اعجاز سہروردی اپنے والد علامہ ریاض سہروردی کے نورِ چشم ہونے کے علاوہ اُن کے حقیقی جانشین اور خلیفۂ مجاز بھی ہیں۔ اعجاز سہروردی یکم جنوری ۱۹۶۷ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ ممتاز عالم دین ہونے کے علاوہ ایک خوش فکر شاعر بھی ہیں۔ نمونہ کلام ملاحظہ ہو:

مصطفیٰ آپؐ ہیں ، مجتبیٰ آپؐ ہیں میرے رب کے ہیں دلبر خدا کی قسم
آپؐ ہی تو ہیں دھڑکن میرے قلب کی، آپؐ ہی تو ہیں سرور خدا کی قسم

نجم الدین سہروردی

سید محمد نجم الدین سہروردی قاری اعجاز سہروردی کے بیٹے اور ریاض سہروردی کے پوتے ہیں۔ آپ ۴ نومبر ۱۹۹۲ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ اُن کا ایک شعر پیش خدمت ہے:

رکھ لیجیے مجھ کو بھی سرکار مدینہ میں
ہو جائے مِرے آقاؐ گھر بار مدینہ میں

ایک سو ایک پاکستانی نعت گو شعرا

ڈاکٹر شہزاد احمد کو اللہ پاک نے بہت سی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ایک محبّ وطن ہونے کے ساتھ ساتھ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ہیں۔ اس حوالے سے انھوں نے ''ایک سو ایک پاکستانی نعت گو شعرا'' کا تذکرہ لکھا جس میں اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں اور نبی کریمؐ کے مقدس ناموں کو ننانوے اور ایک سو ایک کے اعداد کی خصوصی نسبت سے ظاہر کیا گیا ہے۔ انھی دو عظیم ہستیوں کی برکات سمیٹنے کے لیے پاکستانی نعت گو شعرا کا تذکرہ و انتخاب مرتب کیا گیا ہے۔

''ایک سو ایک پاکستانی نعت گو شعرا'' کو ڈاکٹر شہزاد نے تین ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں انتساب، فہرست اور کتاب کا مقدمہ شامل کیا گیا ہے۔ دوسرے باب میں جس شاعر کا انتقال پہلے ہوا ہے اس کو پہلے درج کیا گیا ہے اور جس کا انتقال بعد میں ہوا ہے اس کا اندراج بعد میں کیا گیا ہے۔

مرحوم شعرا کے تذکرے میں پچپن ۵۵ شخصیات شامل ہیں جن میں پہلے شاعر سیماب اکبر آبادی ہیں جو ۳۱ جنوری ۱۹۵۱ء کو کراچی میں فوت ہوئے جب کہ آخری شاعر نصیر احمر ہیں جن کا انتقال ۷ نومبر، ۲۰۱۶ء کو ہوا۔ ان مرحوم شعرا کے نام درج ذیل ہیں:

> ''سیماب اکبر آبادی، اکبر وارثی، نیر حامدی، حامد بدایونی، ضیاء القادری بدایونی، بہزاد لکھنوی، عزیز جے پوری، حافظ مظہر الدین، اختر الحامدی، منور بدایونی، ستار وارثی، خلیل برکاتی، شاعر لکھنوی، درد اسعدی، صبا اکبر آبادی، حبیب نقشبندی، عنبر وارثی، اعظم چشتی، سکندر لکھنوی، حبیب جالب، کوثر نیازی، محشر بدایونی، ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، شمس بریلوی، قمر الدین احمد انجم، محمد علی ظہوری، کاوش وارثی، شیخ محمد ابراہیم صائم چشتی، سید محمد شریف الدین نیر سہروردی، اقبال عظیم، ریاض سہروردی، فدا خالدی دہلوی، عبد الستار نیازی نقشبندی، مسرور کیفی، عبد الحفیظ تائب، ادیب رائے پوری، احمد ندیم قاسمی، انصار الہ آبادی، رفیق عزیزی، عابد بریلوی، نصیر الدین گیلانی، رشید وارثی، راغب مراد آبادی، مظفر وارثی، جمیل عظیم آبادی، شفیق بریلوی، پروفیسر محمد اکرم رضا، رہبر چشتی، مہر وجدانی، نذر صابری، طارق سلطان پوری، سوز ڈیروی، کوثر بریلوی اور نصیر احمر ہیں۔''

باب سوم میں ترتیب کو شعرا کی تاریخ پیدائش کے حوالے سے درج کیا گیا ہے۔ ان میں سب سے پہلا نام ابوالامتیاز ع س مسلم کا ہے جن کی تاریخ پیدائش ۸، اپریل ۱۹۲۲ء کی ہے اور آخری نام سرور حسین نقشبندی کا ہے۔ وہ ۲۴، اپریل ۱۹۷۶ء کو پیدا ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب نے ہر

شاعر کے لیے چار صفحات مختص کیے ہیں۔ان میں سے دو پر تعارف درج کیا ہے اور دو میں نعتوں کا انتخاب پیش کیا ہے۔اس تذکرے میں شامل حیات شعرا کے نام یہ ہیں:

''ابوالامتیاز ع س مسلم، حسن عسکری، گوہر ملسیانی، شیخ صدیق اللہ ظفر، اعجاز رحمانی، مرزا رفیع الدین بیگ راز، شارب محمود، جاذب قریشی، جبران انصاری، خالد محمود، ریاض حسین رزمی، ریاض مجید، افتخار عارف، پروفیسر حسن اکبر کمال، خیال آفاقی، عزیز احسن، تنویر الدین احمد صدیقی پھول، رضی عظیم آبادی، حافظ عبدالغفار، ڈاکٹر نثار احمد، گستاخ بخاری، عطار قادری، شاکر کنڈان، رضوی امروہوی، نجمی، جامی راہی چاٹگامی، ڈاکٹر احمد فاتح، خالد عرفان، ندیم نقشبندی، عزیز معینی، احمد خیال، شاکر القادری، نصیر بدایونی، یامین وارثی، صبیح رحمانی، منظر عارفی، عزیز الدین خاکی، شاعر علی شاعر، اعجاز سہروردی، محمد ابراہیم حسان، ندیم نیازی، منظر پھلوری اور سرور نقشبندی۔''

ڈاکٹر شہزاد احمد کی تذکرہ نگاری کی سب سے پہلی خصوصیت یہ ہے کہ وہ شاعر کے ذاتی حالات کی جزئیات تک نہایت خوبی سے بیان کرتے ہیں۔شاعر کی تاریخ پیدائش، اُس کا خاندانی احوال، اس کا بچپن، تعلیمی کوائف اور سماجی زندگی کا اُتار چڑھاؤ، شاعر کے کلام کو سمجھنے میں مددگار ہوتا ہے۔ڈاکٹر صاحب جب کسی شاعر کا احوال بیان کرتے ہیں تو مذکورہ خصوصیات کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں۔سیماب اکبر آبادی کے ابتدائی حالات کے بارے میں ڈاکٹر شہزاد احمد رقم طراز ہیں:

> ''سیماب اکبر آبادی نے ابتدائی تعلیم اس دور کے جید اساتذہ سے حاصل کی۔ شاعری گھٹی میں پڑی تھی۔عربی، فارسی کی کتابیں پڑھنے کے بعد انگریزی اسکول میں داخل ہوئے۔ابھی وہ ایف اے کا آخری امتحان بھی نہ دینے پائے تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔فرزند اکبر ہونے کی وجہ سے تمام بار اُن کے ناتواں کاندھوں پر آن پڑا۔ریلوے میں ملازم ہو گئے۔کچھ عرصہ کان پور اور اجمیر شریف میں بھی رہے۔''(۵۱)

ان کے تذکروں میں جو خاصیت نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ شاعر کے بارے میں بنیادی معلومات اسناد کے ساتھ فراہم کرتے ہیں جیسے: شاعر نے اپنی زندگی کہاں اور کن کاموں میں بسر کی۔ شاعر کے سلسلہ تعلیم اور روزگار کے نشیب وفراز کو بنظرِ عمیق اُجاگر کرتے ہیں یوں موصوف شاعر کی عملی زندگی کے درجہ بہ درجہ ارتقا کی تصویر پیش کرتے جاتے ہیں۔ شمس بریلوی کی ملازمت کے سلسلہ میں ڈاکٹر شہزاد احمد رقم طراز ہیں:

''شمس بریلوی نے تدریس کا آغاز سترہ سال کی عمر میں مدرسہ منظر الاسلام میں ۱۹۳۵ء سے شعبہ فارسی میں بحیثیت استاد کیا اور ۱۹۴۵ء تک خدمات انجام دیں۔ جب انھوں نے مدرستہ منظر الاسلام کو ۱۹۴۵ء میں خیر باد کیا تو اس وقت موصوف شعبہ فارسی کے صدر تھے۔ ۱۹۴۵ء تا ۱۹۵۴ء بریلی کے اسلامیہ کالج میں اُستاذ کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۵۶ء میں پاکستان تشریف لے آئے۔ کراچی ائیر پورٹ پر گورنمنٹ اسکول ائیر پورٹ میں ملازمت کا آغاز کیا اور ۱۹۷۵ء میں اس ملازمت سے سبک دوش ہوئے۔''(۵۲)

ڈاکٹر شہزاد احمد نے اس تذکرے میں شعرا کے تخلیقی سفر کے تمام اہم سنگ میل بیان کر دیے ہیں۔ انھوں نے جس عرق ریزی سے شعرا کی تخلیقات کے تعارف کو لازم پکڑا ہے۔ اُن کا یہ تذکرہ نعت کی ادبی تاریخ کا ایک مستند باب بن گیا ہے جس سے آئندہ نسلیں یقیناً استفادہ کریں گی۔ وہ محض ایک شاعری کے مجموعے کا نام ہی نہیں بیان کرتے بل کہ سال اشاعت اور ناشر کی نشان دہی بھی کرتے ہیں۔ مثال میں یہ اقتباس دیکھیے جس میں انھوں نے نیر سہروردی کی تخلیقات کا ذکر بڑے انہماک سے کیا ہے۔

''نیر سہروردی کی ''مدحت مولائے کل'' کلام نعتیہ پر مشتمل ہے جس میں حمد و نعت اور مناقب بھی شامل ہیں۔ فروری ۱۹۹۸ء میں اُردو کتاب گھر اُردو بازار ،لاہور نے اسے بہت اہتمام سے شائع کیا۔ یہ کتاب 23x36=16 کے

سائز میں مجلد شایع ہوئی ہے۔اس کے کل صفحات ۳۰۴ ہیں۔ان کی نعت گوئی
میں جذب واثر کے اثرات موجود ہیں۔ اس عاجز نے خانوادہ ریاض
سہروردی کا مختصر نعتیہ انتخاب ''حسن انتخاب'' کے نام سے مدون کیا ہے جس
میں اس خانوادے کے چھ شعرا کا نعتیہ کلام اور اجمالی تعارف موجود ہے۔حضر
ت ریاض سہروردی کے خانوادے کے حوالے سے یہ ایک معلومات افزا کام
ہے۔''(۵۳)

ڈاکٹر شہزاد احمد کا یہ تذکرہ شعرا کے سوانحی خاکے اور تعلیمی کوائف کے علاوہ کلام کے بارے میں تنقیدی اشارات کا بھی حامل ہے۔ انھوں نے شاعر کے کلام پر اپنی رائے دیتے ہوئے نمائندہ محاسنِ سخن اُجاگر کرنے کی سعی کی ہے۔ اُن کے یہ تبصرے خالص تنقید میں شامل نہیں کیے جاسکتے۔ البتہ شاعر کے بارے میں رائے قائم کرنے میں معاون ضرور ہیں۔ عام طور پر انھوں نے شاعر کے لفظی اسلوب اور موضوعاتی فکر کی طرف اشارے کیے ہیں:

خدا کا ذکر کرے ، ذکر مصطفیٰ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے(۵۴)
(ادیب رائے پوری)

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے ، یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا(۵۵)
(احمد ندیم قاسمی)

سلام اس پر ، کہ نام آتا ہے بعد اللہ کے جس کا
سلام اُس پر مقام آتا ہے ، بعد اللہ کے جس کا (۵۶)
(راغب مرادآبادی)

اس کے علاوہ اس کتاب میں چند نئے شعرا بھی شامل ہیں۔عہد موجود کے شعرا کے کلام کے انتخاب میں ڈاکٹر شہزاد نے اپنے ذوق نظر پر انحصار کیا ہے۔چھوٹی بڑی بحریں دونوں اُن کے

حسن انتخاب میں شامل ہیں۔ اُن کی منتخب کردہ نعتوں میں ترنم اور غنایت کا عنصر فراواں ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب خود خوش گلو نعت خواں ہیں۔ ان کا ذوقِ نعت خوانی اُن کے انتخاب سے جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔ مثال میں رہبر چشتی کے یہ مترنم اشعار دیکھیے:

واللیل ضیائے زلف دوتا ، رُخسار کا عالم کیا ہو گا
اے ذاتِ رسالت رُخ کے ترے انوار کا عالم کیا ہو گا
جب اُن کے غلاموں کے در پر جھکتی ہے شہنشاہوں کی جبیں
یہ سوچتا ہوں پھر آقاؐ کے دربار کا عالم کیا ہو گا(۵۷)

اس تذکرے میں بعض شعرا ایسے بھی شامل ہیں جو صاحبِ کتاب نہیں لیکن نعتیہ ادب کے فروغ میں اُن کا کردار مثالی حیثیت رکھتا ہے۔ آفتاب نقوی کا کوئی نعتیہ مجموعہ شایع نہیں ہوا مگر وہ جذبۂ عشق رسول کریمؐ سے سرشار ہیں جس کا ثبوت ادبی مجلّہ ''اوج'' کے نعت نمبر ہیں۔ ڈاکٹر شہزاد نے آفتاب نقوی کے کلام کو شامل انتخاب کر کے انھیں خراجِ تحسین پیش کیا ہے اور ساتھ ہی غیر مطبوعہ کلام کو محفوظ کرنے کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔ آفتاب نقوی کے چند اشعار ملاحظہ فرمایئے:

جس کا قصیدہ خالق عرشِ بریں کہے
ایسا حسین حسن بھی جس کو حسیں کہے
ہے ماورائے عقل و خرد اُن کا مرتبہ
ذات اُن کی بے مثال ہے ، روح الامیں کہے(۵۸)

اسی طرح شاکر القادری بھی ایک معروف نام ہے۔ وہ اٹک سے کتابی سلسلہ ''فروغِ نعت'' نکالتے ہیں۔ اُن کا نعتیہ مجموعہ ابھی تک شایع نہیں ہوا۔ اُن کے بارے میں ڈاکٹر شہزاد احمد لکھتے ہیں:

''سہ ماہی ''فروغِ نعت'' میں آپ کی اکثر اردو اور فارسی نعتیں مشام جاں کو معطر کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ آپ کا مجموعہ نعت ابھی طبع نہیں ہوا ہے۔''(۵۹)

شاکر القادری کی نعت کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

کچھ ایسی لطف و کرم کی ہوا چلی تازہ
کہ میرے دل میں کھِلی نعت کی کلی تازہ
حرم کی تیرہ شبی جس سے مستنیر ہوئی
حرا کی کوکھ سے پھوٹی ہے روشنی تازہ(۶۰)

خانوادہ اعلیٰ حضرت کے نعت گو شعرا

یہ تذکرہ اعلیٰ حضرت کے خاندان کے چھے شعرا پر مبنی ہے۔ یہ تمام شعرا صاحب کتاب ہیں۔ ان میں مولانا احمد رضا خان بریلوی، مولانا حسن رضا خان بریلوی، مولانا حامد رضا خان بریلوی، مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان نوری بریلوی، مولانا محمد ریحان رضا خان بریلوی، مولانا اختر رضا خان الازہری بریلوی شامل ہیں۔

یہ تذکرہ معروف نعت خواں محمد صدیق اسماعیل کے مرتب کردہ نعتیہ انتخاب ''رنگ رضا'' میں شامل ہے۔ رنگِ رضا میں مرتب نے مذکورہ چھے شخصیات کے نعتیہ مجموعہ ہائے کلام یک جا کر کے ان نایاب نسخوں کو از سرِ نو زندہ کر دیا ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے شعرائے خاندان رضا کے بارے میں بڑی اہم اور مفید معلومات فراہم کی ہیں۔ اُن کے شخصی حالات، دینی خدمات اور شعری تخلیقات کا تعارف اس تذکرے کی وقعت میں اضافہ کرتا نظر آتا ہے۔ اُنھوں نے شعرا کی کتابوں کے جو نام پیش کیے ہیں ان کی تفصیل ملاحظہ ہو:

☆ حدائقِ بخشش — اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی
☆ ذوقِ نعت — حضرت مولانا حسن رضا خان بریلوی
☆ بیاضِ پاک حجۃ الاسلام — مولانا حامد رضا خان بریلوی
☆ سامانِ بخشش — مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان نوری بریلوی
☆ ریحانِ بخشش — حضرت مولانا محمد ریحان رضا خان بریلوی
☆ سفینۂ بخشش — حضرت مولانا اختر رضا خان الازہری بریلوی

ڈاکٹر شہزاد احمد نے مذکورہ شعرا اور ان کی تخلیقات کے بارے میں بھرپور تعارف پیش کیا

ہے۔ اُنھوں نے حسبِ روایت مجموعہ ہائے کلام کے اشاعتی ادارے، سالِ اشاعت اور دیگر ضروری معلومات فراہم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ ہر مجموعے کے بارے میں ان کی معلومات گہری اور مستند ہیں۔ وہ باریک سے باریک پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔ سفینہ بخشش کے بارے میں تفصیل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''سفینہ بخشش کے نام سے حضرت مولانا اختر رضا خان الازہری بریلوی مدظلہ العالیٰ کا کلام نعتیہ برکاتی پبلشرز کھارادر، کراچی نے ستمبر ۱۹۹۰ء میں (پاکٹ سائز میں) شایع کیا۔ اس سے پہلے یہ کلام ''نغماتِ اختر'' کے نام سے ہندوستان میں شایع ہوتا رہا۔ ''سفینہ بخشش'' (۱۴۰۷ھ) میں نعتیں، مناقب اور نظمیں موجود ہیں۔''(۶۱)

بارگاہِ رسالت کے نعت گو

ڈاکٹر شہزاد احمد کا یہ تذکرہ ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی میں قسط وار شایع ہوا۔ یہ نعت کی روایت پر مبنی تذکرہ ہے اور اس میں ساری دنیا کے نعت گو شعرا شامل ہیں۔ یہ علاقائی اور لسانی حد بندیوں سے ماورا نعت کا آفاقی نوعیت کا تذکرہ ہے جو تا حال مکمل طور پر شایع نہیں ہو سکا۔ اس کی صرف تین اقساط اشاعت سے ہم کنار ہوئی ہیں۔ پروفیسر فیاض کاوش وارثی اور انوار عثمانی کی طرح اس میں اکثر شاعر کراچی سے باہر کے ہیں۔ اس کے علاوہ مقامی شعرا کو شامل تذکرہ کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر شہزاد احمد تذکرہ نگاری کے شناور ہیں۔ ''بارگاہ رسالت کے نعت گو'' ایک ایسا تذکرہ تھا جس میں صدی بہ صدی نعت گوئی کا جائزہ پیش کیا جاتا۔ پہلی صدی ہجری کے اہم نعت گو شعرا، تعارف اور خدمات کے ساتھ۔ اسی طرح سے دوسری صدی ہجری پھر یہ تذکرہ چودہ صدی ہجری تک دراز تھا۔ بلاشبہ بارگاہِ رسالت کے نعت گو ایک بین الاقوامی تذکرہ تھا جو صرف تین اقساط میں شائع ہو سکا۔

ایک انٹرویو میں اُنھوں نے کہا کہ ان شاء اللہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمت اور مہلت دی تو تذکرہ خواتین کی نعتیہ شاعری کے بعد ضبطِ تحریر میں لایا جائے گا۔ عہدِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ

وسلم سے لے کر آج تک نعت گو شعرا کی ایک تاریخ رقم ہوگی۔ واضح رہے کہ اس میں عہدِ رسالت کی خواتین کے علاوہ دیگر نعت گو شاعرات بھی شامل ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد نے علاقائی نعتیہ تذکرے ''کراچی میں نعت رسولؐ'' اور ''حیدر آباد (سندھ) کے نعت گو'' اور ملکی سطح پر ایک سو ایک پاکستانی نعت گو شعرا کے عنوان سے تذکرے ترتیب دیے ہیں جو اشاعت سے ہم کنار ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے تذکرے نعتیہ ادب میں اہمیت کے حامل ہیں اور ہمہ وقت موضوع بحث اور حوالے کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔

ب: انتخاباتِ نعت کا جائزہ

کوئی بھی شعری انتخاب مرتب کے ذوق کا آئنہ دار ہونے کے علاوہ اُس عہد کی نمائندہ تخلیقات کا عکاس ہوتا ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے شعبہ نعت میں اپنے عہد کے معروف نعتیہ کلام کو محبانِ نعت تک پہنچانے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اُن کے نعتیہ انتخابات کی تعداد ۴۹ کے قریب ہے لیکن خوش آئند امر یہ ہے کہ یہ نعتیہ انتخابات یکسانیت کے حامل نہیں۔ انھوں نے پہلی بار کسی نعت خواں کی پڑھی ہوئی نعتوں کا انتخاب کر کے ایک نئی طرز کی بنیاد رکھی۔ اس کی مثال زمزمہ نعت ہے جو معروف نعت خواں نصر اللہ نوری کی پڑھی ہوئی نعتوں پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب نے خواتین کی نعتیں، پنجابی نعتیں، نعتیہ سلام اور تضامین کے انتخاب کر کے فروغِ نعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ نعتیہ ادب کی تاریخ پر مبنی اُن کا انتخاب ''انوارِ عقیدت'' عربی، فارسی اور اردو زبانوں پر مشتمل ہے۔ فرداً فرداً سب کی تفصیل بیان کرنا ممکن نہیں یہاں اُن کے مرتب کردہ انتخابات کی فہرست دی جا رہی ہے۔

فہرست انتخاب نعت، مرتبہ ڈاکٹر شہزاد احمد

نمبر شمار	نام انتخاب	اشاعتی ادارہ	سال اشاعت	صفحات
1-	ارمغان خاکی	مکتبہ حمد و نعت، کراچی	2003ء	120
2-	اُن کا چرچا رہے گا	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	2001ء	64

-3	آقا مدینے والے	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	2001ء	64
-4	پھر مدینے چلا	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	2001ء	64
-5	شاہِ زمنی مکی مدنی	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	2001ء	64
-6	مدینے کی تمنا	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	2001ء	64
-7	مدینے کی گلی	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	2001ء	64
-8	ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	2001ء	64
-9	نوائے رضا	مکتبہ غریب نواز، الہ آباد، انڈیا	1982ء	64
-10	نوائے رضا	انجمن یارسول اللہ (ٹرسٹ) شاہ فیصل کالونی نمبر:3، کراچی	1982ء	64:
-11	انوار عقیدت	انٹرنیشنل حمد و نعت فاؤنڈیشن، کراچی	2000ء	272
-12	سلام رضا	پاکستان بزم نعت، ہاجرہ آباد شاہ فیصل کالونی، نمبر:3، کراچی	1983ء	64
-13	النبی صلوا علیہ	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	96:
-14	پیغام صبا لائی ہے گلزارِ نبی سے	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	96
-15	دھوم مچا دو آمد کی	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	96
-16	سلام رضا	انجمن ترقی نعت، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	64
-17	شہِ دیں کو دل میں	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	64
-18	میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	96
-19	آقا آقا بول بندے	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	64
-20	آئی اجل کو ٹالنے والے	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32

-21	آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
-22	بگڑی بناؤ مکی مدنی	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	64
-23	تیرے قدموں میں آنا	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
-24	جشن آمد رسول اللہ ہی اللہ	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
-25	چراغِ بزم ایماں ہو	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	64
-26	خلق کے سرور شافع محشر	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
-27	خواتین کی مشہور نعتیں	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	64
-28	خوشبو ہے دو عالم میں	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
-29	درود لب پر سجا سجا کر	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندادر	32
-30	رحمت کا در کھلا ہے	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
-31	رسول مجتبیٰ کہیے	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
-32	روضۂ انور دکھایئے	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	:
-33	صرف اُن کی رسائی ہے	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
-34	طیبہ کی زیارت	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
-35	کملی میں چھپالو	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
-36	گنبد خضرا نظر آئے	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
-37	محمد شمعِ محفل	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	64
-38	مشہور پنجابی نعتیں	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	64
-39	میرا دل تڑپ رہا ہے	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
-40	میری جان مدینے والے	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32

41-	نعتیں بانٹتا جس سمت	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
42-	نوائے رضا (اضافہ شدہ)	انجمن ترقی نعت اردو بازار، کراچی	سن ندارد	64
43-	یا محمد محمد میں کہتا رہا	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
44-	یارب تیرے محبوب کا	شمع بک ایجنسی، اُردو بازار، کراچی	سن ندارد	32
45-	نوائے نعت	انجمن ترقی نعت اردو بازار، کراچی	1985ء	96
46-	لاکھوں سلام	انجمن ترقی نعت اُردو بازار، کراچی	1986ء	32
47-	منتخب نعتیں (ستار وارثی)	انجمن ترقی نعت اُردو بازار، کراچی	1992ء	112
48-	زمزمہ نعت (نصر اللہ نوری کی پڑھی نعتیں)	انجمن ترقی نعت اردو بازار، کراچی	1981ء	104
49-	ارمغانِ ادیب (ادیب رائے پوری)	قطب مدینہ، پبلشرز، کراچی	2002ء	144

چند اہم انتخاباتِ نعت

ڈاکٹر شہزاد احمد کی ساری زندگی فروغِ نعت میں گزری ہے۔ اُن کا پہلا نعتیہ انتخاب ۱۹۸۱ء میں منظرِ عام پر آیا جب اُن کی عمر اکیس برس تھی اور وہ آج تک اُسی جوش و جذبے سے نعتیہ ادب کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں کہ جس جذبے سے اُنھوں نے آغاز کیا تھا۔ اُن کے چند نعتیہ انتخابات کا خصوصی جائزہ ذیل کی سطور میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ان انتخابات کے نام درج ذیل ہیں:

- ☆ زمزمۂ نعت
- ☆ نوائے رضا
- ☆ سلامِ رضا
- ☆ انوارِ عقیدت
- ☆ ہمارا نبی
- ☆ چراغِ بزمِ ایماں ہو
- ☆ خواتین کی مشہور نعتیں
- ☆ پنجابی نعتیں
- ☆ وہی خدا ہے

زمزمۂ نعت

زمزمۂ نعت ڈاکٹر شہزاد احمد کے اس دور کا یادگار انتخاب ہے جب وہ نعت خوانی سے نعت شناسی کی طرف مائل ہو رہے تھے۔ یہ انتخاب ۳ جولائی ۱۹۸۱ء کو منظر عام پر آیا۔ یہ انتخاب اس دور کے کم سن مگر مقبول ثنا خوانِ رسول نصر اللہ خاں نوری کے لیے ایک ڈائری پر مرتب کیا گیا۔ اُن دنوں ڈاکٹر صاحب معروف خطاط اور نعت گو حکیم عبدالرشید پریمی اجمیری سے فن کتابت سیکھ رہے تھے۔ پریمی اجمیری روزنامہ جنگ کراچی میں معکوس نویس تھے۔ ڈائری بھی ان کے فن کتابت کو پختہ کرنے کا ایک ذریعہ تھی۔ اس لیے ڈاکٹر صاحب نے اس انتخاب کی کتابت کا فریضہ خود انجام دیا۔

یہ انتخاب نعتیہ ۱۰۴ صفحات پر مبنی ہے۔ اس میں ۱۱ حمدیں، ۶۲ نعتیں، ۱۳ سلام بدرگاہِ خیر الانام، ۱۲ مناقب خلفائے راشدین، ۵ مناقب اہل بیت، ۱۰ مناقب اولیا اللہ، ۲ سلام بحضور سیدنا امام عالی مقام شامل ہیں۔ یہ انتخاب ہنوز تشنہ طبع ہے۔ اس کا ایک مسودہ حمد و نعت ریسرچ فاؤنڈیشن، کراچی کے کتب خانے میں بھی محفوظ ہے۔ اس انتخاب میں موجود نعتوں کے شعرا اور اُن کے مآخذ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ اس میں زیادہ تر نعتیں حدائق بخشش اور ذوقِ نعت سے اخذ شدہ ہیں۔

نوائے رضا

یہ نعتیہ انتخاب معروف شعرا کے نعتیہ کلام پر محیط ہے اور ۶۴ صفحات کا ہے۔ یہ انتخاب پہلی بار کراچی سے ۱۹۸۲ء میں شایع ہوا۔ اس کی ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ انتخاب مشہور نعتوں پر مبنی ہے اور ڈاکٹر شہزاد احمد کے استاد محترم مولانا اختر الحامدی کی پہلی برسی کے موقع پر شایع کیا گیا۔ (۶۲)

اس انتخاب کا عنوان مولانا احمد رضا خان بریلوی کی معروف نعت "لم یات نظیرک فی نظر" کے مقطع سے ماخوذ ہے۔ مقطع ملاحظہ ہو:

بس خامہ خام نوائے رضؔا نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشادِ احبا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا (۶۳)

اُس دور میں ڈاکٹر شہزاد احمد انڈیا کے نعتیہ ادب کے سرکردہ احباب سے رابطے میں رہتے تھے اور اُن کی ہر کتاب انڈیا کے نعتیہ حلقوں میں دیکھی جاتی تھی۔ مفتی شفیق احمد شریفی نے ''نوائے رضا'' کا دوسرا ایڈیشن جناب مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری بریلوی کے پہلے عرس کے موقع پر مکتبہ غریب نواز اٹالہ الٰہ آباد سے ایک لاکھ کی تعداد میں شایع کیا(۶۴)

سلامِ رضا

سلام رضا (انتخاب سلام) انجمن ترقی نعت، اے ۸، روشن آباد، شاہ فیصل کالونی نمبر ۵، کراچی کے زیر اہتمام ۱۹۸۳ء میں شایع ہوا۔ اس کے کل صفحات ۶۴ ہیں۔ زیر نظر مجموعہ ''سلام رضا'' قدیم و جدید شعرائے کرام کے وجد آفرین و مشہور زمانہ سلاموں پر مشتمل ہے۔ اس مجموعہ سلام کو نعت خواں حضرات کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے۔ مرتب کی اس سے پہلے بھی دو کتابیں ''نوائے رضا'' اور ''نوائے نعت'' (منتخب نعتیں) کے نام سے شایع ہوچکی تھیں۔ اس انتخاب سلام بدرگاہِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبی یہ ہے کہ مرتب ماہِ رمضان المبارک میں ہر روز ایک نیا سلام بعد نمازِ فجر مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔ ہر سلام نئی طرز اور مختلف شعرا کا ہوتا تھا جس سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی ایک نئی تحریک شروع ہوگئی تھی۔

انوارِ عقیدت

انوارِ عقیدت ڈاکٹر شہزاد احمد کے چند معروف نعتیہ انتخابات میں سے ایک ہے۔ یہ انتخاب انٹرنیشنل حمد و نعت فاؤنڈیشن (ٹرسٹ) کراچی کے زیر اہتمام جون ۲۰۰۰ء میں شایع ہوا۔ یہ غیر مجلد انتخاب ۲۷۲ صفحات کا ہے اور اس میں ۲۹۹ شعرا کا کلام شامل ہے۔ یہ سہ لسانی انتخاب ہے۔ اس میں عربی، فارسی اور اُردو کلام منتخب کیا گیا ہے۔

عربی شاعری میں ''حسان بن ثابتؓ، امام زین العابدینؒ، نعمان بن ثابتؒ (امام ابوحنیفہ) اور محمد بن سعید بوصیریؒ کا کلام لیا گیا ہے۔ فارسی میں جن شعرا کو شامل انتخاب کیا گیا ہے ان میں ''شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ، خواجہ معین الدین چشتی سنجری اجمیریؒ، مولانا جلال الدین رومیؒ، شیخ مصلح الدین سعدی شیرازیؒ، خواجہ نظام الدین اولیا محبوب

الٰہیؒ، حضرت امیر خسرو دہلویؒ، مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامیؒ، حاجی جان محمد قدسیؒ، شاہ نیاز بریلویؒ اور میرزا اسداللہ خاں غالب'' شامل ہیں۔اس انتخاب کی غرض وغایت کے بارے میں ڈاکٹر شہزاد احمد کتاب کے دیباچے ''اظہارِ خیال'' میں لکھتے ہیں:

> ''انوارِ عقیدت بارگاہِ رسالت مآبؐ میں پیش کردہ ایک عاجزانہ انتخاب نعت ہے جس میں کوشش کی گئی ہے کہ ہر دور کی نمائندہ نعتیں شامل ہو جائیں۔''(۶۵)

انوارِ عقیدت کے پہلے اُردو شاعر میر تقی میر اور سب سے آخری شاعر ڈاکٹر شہزاد احمد خود ہیں۔ان دونوں نعتوں کے مطالع درج ذیل ہیں:

جلوہ نہیں ہے نظم میں حسن قبول کا
دیواں میں شعر گر نہیں نعت رسولؐ کا
(ڈاکٹر شہزاد احمد)

چراغِ بزم ایماں ہو ، حبیبی یا رسولؐ اللہ
امیر بزمِ دوراں ہو ، حبیبی یا رسولؐ اللہ

یہ انتخاب ہندو پاک کے شعرا کے کلام کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔اس میں اُردو غزل کے چند معروف نام بھی شامل ہیں۔ان میں اکبر الہ آبادی، داغ دہلوی، حسرت موہانی، جگر مراد آبادی، جمیل الدین عالی اور عارف عبدالمتین نمایاں ہیں۔داغ کے دو شعر دیکھیے:

کرو غم سے آزاد یا مصطفیٰ
تمھیں سے ہے فریاد یا مصطفیٰ

زباں پر ترا نام جاری رہے
کرے دل تری یاد یا مصطفیٰ(۶۶)

اب جگر مراد آبادی کی اُس نعت کے دو شعر دیکھیے کہ جسے پڑھنے سے پہلے مجمع شور مچاتا رہا اور جب جگر نے روتے روتے نعت پڑھی تو سارا مجمع زاروقطار رونے لگ گیا۔

اک رند ہے اور مدحت سلطانِ مدینہ
ہاں کوئی نظر رحمت سلطانِ مدینہ

تو صبح ازل آئنہ حُسنِ ازل بھی
اے صل علیٰ صورتِ سلطانِ مدینہ(۶۷)

ڈاکٹر شہزاد احمد کے اس انتخاب کو نہ صرف عوامی حلقوں میں خوب پذیرائی ملی بل کہ شعبہ نعت کے نامور محققین نے بھی اس کی ستائش کی ہے۔ اُردو نعت کے سب سے پہلے پی ایچ ڈی پروفیسر ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق اپنے ایک خط میں ڈاکٹر شہزاد احمد کو حوصلہ افزا کلمات سے نوازتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آپ نے اپنے اس انتخاب کے ذریعے نہایت مفید کام انجام دیا ہے کہ جو معیاری نعتیہ کلام مختلف کتابوں میں تلاش اور کاوش کے بعد دستیاب ہوتا ہے، اسے یکجا کر دیا ہے اور پڑھنے والوں کے لیے بڑی آسانی فراہم کر دی ہے۔ اس لحاظ سے اس انتخاب کی افادیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ اس تعلق سے آپ کی اس سعی بلیغ کی داد نہ دینا علمی وادبی انصاف کے منافی ہے۔''(۶۸)

نعتیہ ادب میں یہ ایک وسیع انتخاب ہے۔ اس میں عربی اور فارسی نعت کا انتخاب بڑا کم ہے لیکن اُردو نعت کی روایت پر خصوصی توجہ مرکوز کی گئی۔ کاروان نعت کے دور جدید کے سبھی بڑے نام اس انتخاب کا حصہ ہیں، البتہ اردو ادب کے آغاز سے جنوبی ہند اور شمالی ہند دونوں سے اہم نام شامل انتخاب نہیں ہیں۔ قدیم شعرا کی عدم موجودگی تشنگی کا باعث ٹھہری ہے۔ اس میں قلی قطب شاہ اور علی عادل شاہ ثانی شاہی جنھوں نے نعتیہ قصیدے لکھے ہیں وہ شامل نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اس دور کے دیگر بڑے نام نظر نہیں آتے۔ میر سے پہلے ولی اور میر کے بعد سودا، درد، مصحفی، آتش، ممنون اور مومن کے کلام کے بغیر ادھورے پن کا احساس نمایاں ہے۔ ان شعرائے مذکور کے ہاں خوب صورت نعتیہ کلام دستیاب ہے جسے شامل کیا جاتا تو انتخاب کی

وقعت مزید بڑھ جاتی۔ یوں لگتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے زیادہ کاوش سے کام نہیں لیا۔ انتخاب کی خاص بات قیام پاکستان کے بعد کا نعتیہ منظر نامہ ہے جسے نہایت عرق ریزی سے مرتب کیا گیا ہے۔

عام طور پر غزلیہ ہیئت کی نعتیں اس کتاب میں شامل ہیں لیکن کوئی قید نہیں لگائی گئی کہ اور کوئی ہیئت شامل نہیں ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ مسدس اور سلام بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ عبدالرحمان عرف محمد میاں جو رحمان کیانی کے قلمی نام سے معروف ہیں۔ اُن کے مسدس سے ایک بند ملاحظہ ہو:

لوگو سنو! جناب رسالت مآبؐ میں
شانِ رسولؐ صاحبِ سیف و کتاب میں
ماحی لقب نبیِ ملاحم کے باب میں
کرتا ہوں فکر مدح تو جوش خطاب میں

مصرع زباں پہ آتا ہے زورِ کلام سے
تلوار کی طرح سے نکل کر نیام سے(٦٩)

انتخاب نعت کے لیے مرتب کا آداب نعت، موضوعات نعت، نعت ومنقبت میں حفظ مراتب کے لحاظ اور صوتی آہنگ سے آشنا ہونا ضروری ہے۔ مقام شکر یہ ہے کہ ڈاکٹر شہزاد احمد نعت خواں بھی ہیں، نعت گو بھی ہیں اور نعت شناسی کے بھی شناور ہیں، اس لیے انھوں نے جو کلام منتخب کیا ہے وہ شیرینی، لطافت، تاثیر اور سوز وگداز میں اپنی مثال آپ ہے۔ نمونے کے طور پر چند اشعار دیکھیے:

اگر کوئی اپنا بھلا چاہتا ہے
اُسے چاہے جس کو خدا چاہتا ہے

درود اُن پہ بھیجو ، سلام اُن پہ بھیجو
یہی مومنوں سے خدا چاہتا ہے(٧٠)

(سعید ہاشمی)

دے ہنر کی بھیک ہنرورا کہ جمال فن مرا کم نہ ہو
میں تو آنسوؤں سے وضو کروں، تری نعت پھر بھی رقم نہ ہو(۷۱)

(امین راحت چغتائی)

اک شخص کائنات کا محور کہیں جسے
بندہ ہے لیک بندۂ اکبر کہیں جسے(۷۲)

(حمایت علی شاعر)

مختصر طور پر کہا جا سکتا ہے کہ انوارِ عقیدت اُردو نعتیہ ادب کی مکمل تاریخ ہے جس میں معروف شعرا کا معروف کلام اپنی جلوہ گری کی بہار دکھاتا نظر آ رہا ہے۔ بلاشبہ یہ فروغِ نعت اور ترویج نعت کی ایک اہم کڑی ہے جو عشقِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبے سے سرشار ہو کر وجود میں آئی ہے۔

ارمغانِ ریاض سہروردی

ارمغانِ ریاض سہروردی ڈاکٹر شہزاد احمد کا مرتب کردہ انتخاب ہے۔ پاکٹ سائز کی یہ کتاب ۴۲۲صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں ریاض سہروردی کی معروف ومقبول عام نعتوں کو شامل کیا گیا ہے۔ پہلے نعتیہ کلام ہے اور آخر میں شاعر کی شخصیت، سوانح، علمی، ادبی و دینی خدمات اور تخلیقات کے تعارف پر مبنی تفصیلی مضمون ہے۔ یہ انتخاب مرکزی انجمن عندلیبانِ ریاض رسول، مارٹن کوارٹرز، کراچی کے زیر اہتمام ۲۰۱۴ء میں اشاعت سے ہم کنار ہوا۔

اس انتخاب میں ۲۲ حمدیں، ۱۲۵ نعتیں، ۱۳ مناقب اور ۹ سلام بدرگاہ خیر الانام موجود ہیں۔ مناقب میں خلفائے راشدین، حضرت امام حسینؓ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت معین الدین چشتی اجمیریؒ، حضرت شہاب الدین بغدادیؒ، امام احمد رضا خان بریلویؒ، شیخ ابوالفیض قلندر علی سہروردیؒ اور مولانا سید محمد جلال الدین چشتیؒ کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔

حضرت صدیق اکبرؓ کی منقبت سے یہ اشعار دیکھیے:

السلام اے حضرت صدیقِ اکبرؓ یارِ غار
تیری فرقت میں زمانے کی ہیں آنکھیں اشک بار

بے تردد تُو نے کی تصدیق معراجِ نبیؐ
کیوں نہ پھر صدیقؓ ہو تیرا خطاب باوقار
بعد حضرت تم قیامت میں اٹھو گے قبر سے
پھر جناب حضرت فاروقؓ شیرِ کردگار(۷۳)

ریاض سہروردی کا تعارف ''ایک انقلاب آفریں شخصیت'' کے عنوان سے ہے جسے ڈاکٹر شہزاد احمد نے قلم بند کیا ہے اور اس میں علامہ موصوف کی شخصیت کو نعت خوانی، نعت گوئی، صوفی مشرب، عالم دین، مرید و خدمت گزار، معلم، مدرس، مؤلف کتب، بانی تنظیم اور پیر طریقت کے عنوانات سے اُجاگر کیا ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے علامہ صاحب کے سوانحی حالات بیان کیے ہیں جن میں پیدائش، خاندان، سلسلہ نسب، ابتدائی تعلیم و تربیت، شرف بیعت، نعت کالج کا قیام اور انجمن کی خدمات کا ذکر کیا ہے، ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

''۱۹۷۲ء میں مرکزی انجمن عندلیبانِ ریاض رسول، کراچی پاکستان کی بنیاد رکھی۔ انجمن کا بنیادی مقصد حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچار، نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فروغ اور اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب لوگوں کو راغب کرنا تھا۔ پہلی کل پاکستان محفل نعت نشتر پارک، کراچی میں منعقد کی۔ آپ تاحیات انجمن ہذا کے بانی و صدر رہے۔ ہر سال ۲۲ مارچ کو اس کل پاکستان محفل نعت کا انعقاد ہوتا ہے۔''(۷۴)

یہ انتخاب ریاض سہروردی کے معروف کلام کے حوالے سے اہم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ نعتیہ ادب کی ترویج میں اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ریاض صاحب پُرگو شاعر تھے۔ اُن کے بہت سے مجموعہ ہائے نعت ہیں۔ قاری کے لیے مقبول نعتوں تک رسائی سہل نہیں تھی۔ اس انتخاب سے یہ سہولت پیدا ہوگئی ہے کہ نعت خواں اور محبان نعت کلام ریاض کے معروف گوشوں سے فوری لطف اندوز ہوسکیں گے۔ مضمون کی تفصیل میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے جس طرح علامہ ریاض سہروردی کی شخصیت کو اُجاگر کیا ہے وہ قابلِ داد ہے۔

ہمارا نبیؐ

''ہمارا نبی''پُر کیف وایمان افروز نعتوں کا انتخاب ہے جسے شہزاد احمد، ڈاکٹر نے ترتیب دیا ہے۔۶۴ صفحات کا یہ انتخاب شمع بک ایجنسی ،نوید اسکوائر، اُردو بازار، کراچی کے زیر اہتمام اگست ۲۰۰۱ء میں شایع ہوا۔اس نوعیت کے آٹھ منتخبات ڈاکٹر شہزاد احمد نے بیک وقت ترتیب دیے تھے۔اس سلسلے کا پہلا احمد یہ انتخاب ''وہی خدا ہے'' کے نام سے شایع ہوا۔نعتیہ منتخبات مختلف ناموں سے شایع ہوئے (1) ہمارا نبی (2) اُن کا چرچا رہے گا (3) مدینے کی تمنا (4) شاہِ زمنی مکی مدنی (5) مدینے کی گلی (6) آقا مدینے والے (7) پھر مدینے چلا۔ان ساتوں نعتیہ منتخبات میں علیحدہ علیحدہ نعتیں شامل ہیں۔ ہر انتخاب شعبۂ نعت میں قابل قدر خدمات انجام دینے والوں سے منسوب کیا گیا ہے۔جن شخصیات سے یہ انتخاب نعت علیحدہ علیحدہ منسوب کیے گئے ہیں اُن کے نام یہ ہیں:''ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر ریاض مجید، ادیب رائے پوری، حفیظ تائب، ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی (شہید)، راجا رشید محمود''۔

چراغِ بزمِ ایماں ہو

یہ انتخاب بھی ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے اور اسے شمع بک ایجنسی ،نوید اسکوائر، اُردو بازار ،کراچی نے بڑے اہتمام سے شایع کیا ہے۔شمع بک ایجنسی ،کراچی نے ڈاکٹر شہزاد احمد کے مرتب کردہ چار انتخاب نعت بیک وقت شایع کیے۔ یہ نعتیہ منتخبات ا۔شہِ دیں کو دل میں۔۲۔ چراغِ بزمِ ایماں ہو(۳) آقا آقا بول بندے(۴) بگڑی بناؤ مکی مدنی کے نام سے طبع ہوئے۔ یہ چاروں منتخبات نئی نعتیں نئی ترتیب (باندازِ حروف تہجی) کے ساتھ شایع ہوئے۔ چاروں انتخاب نعت عام روایت سے ہٹ کر ترتیب دیے گئے ہیں۔ یہ چاروں انتخاب نعت شعبۂ نعت میں گراں قدر خدمات انجام دینے والوں سے منسوب کیے گئے ہیں جن میں پروفیسر ڈاکٹر عاصیؔ کرنالی، پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید، عبدالغفور قمر اور غلام مجتبیٰ احدی شامل ہیں۔

خواتین کی مشہور نعتیں

یہ انتخاب شمع بک ایجنسی ،نوید اسکوائر، اُردو بازار، کراچی کے زیر اہتمام شایع ہوا۔یہ

بھی ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

''خواتین کی مشہور نعتیں'' بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں شاعرات کا نذرانہ عقیدت ہے۔اس کے مرتب ڈاکٹر شہزاد احمد ہیں۔''خواتین کی مشہور نعتیں'' یہ اپنی نوعیت کی عوامی انداز میں سب سے پہلی کاوش ہے۔عصرِ حاضر میں خواتین کی حمد ونعت پر تحقیقی وعلمی انداز سے معرکۃ الآراء کام ہورہے ہیں۔چند اہل دل اور دردمند حضرات نے اس جانب اپنی بھرپور توانائیاں صرف کی ہیں۔زیرِ نظر خواتین کی نعت گوئی پر مشتمل انتخاب نعت بھی اسی سلسلۂ خیر کی ایک ادنیٰ سی کڑی ہے۔اس کتاب کا انتساب پروفیسر ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہاں پوری کے نام ہے۔سرورق کی پشت پر والدۂ ماجدہ حضرت بی بی آمنہ سلام اللہ علیہا کی اوّلین نعت موجود ہے۔

مشہور پنجابی نعتیں

''مشہور پنجابی نعتیں'' کے مرتب بھی ڈاکٹر شہزاد احمد ہیں۔ یہ ایک جداگانہ اور منفرد انتخاب نعت ہے جس میں پنجابی زبان کا مشہور ومعروف اور محافل نعت میں پڑھا اور سنا جانے والا معیاری نعتیہ کلام یکجا کیا گیا ہے۔پنجابی زبان کے یوں تو کئی نعتیہ منتخبات آپ کی نظروں سے گزرے ہوں گے مگر اس کی انفرادیت آپ ضرور محسوس کریں گے۔اس انتخاب نعت میں آپ کو پنجابی زبان وادب کے ہر دور کا کلام نظر آئے گا۔یہ انتخاب نعت پنجابی کے قدیم وجدید شعرا کا حسین امتزاج ہے۔کتاب کا انتساب پروفیسر آفتاب احمد نقوی (شہید) کے نام کیا گیا ہے جنھوں نے ''پنجابی نعت تحقیقی تے تنقیدی جائزہ'' کے موضوع پر تحقیقی مقالہ لکھا۔سرورق کی پشت پر سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کی ''ادبیاتِ باہو'' کا بھی انتخاب موجود ہے۔

وہی خدا ہے

''وہی خدا ہے'' مقبول عام مشہور حمدوں کا انتخاب ہے جسے ایڈیٹر حمد ونعت کراچی ڈاکٹر شہزاد احمد نے مرتب کیا۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا انتخاب حمد ہے جسے عوام الناس کے حمدیہ ذوق وشوق کے تناظر میں ترتیب دیا گیا ہے جس میں عام طور پر محفل حمد ونعت میں پڑھی جانے

والی حمدوں کو یکجا کیا گیا ہے۔

حمدوں کے انتخاب یوں تو بہت ہیں۔ مگر وہ عوام وخواص کی دسترس سے بہت دور ہیں۔ ایک تو ان کی قیمتیں زیادہ ہیں اور دوسرے وہ کسی ایک جگہ دستیاب نہیں ہوتے۔ ان تمام مسائل کو دیکھتے ہوئے یہ ارازاں قیمت پر حمدیہ انتخاب شائع کیا گیا ہے تاکہ قارئین وشائقین حمد و نعت اپنے ذوق وشوق کی آبیاری کرسکیں۔

''وہی خدا ہے'' معروف حمدوں کا دل نشین انتخاب ہے اس میں زیادہ تر حمدیہ کلام نعت خوانوں کی ضرورت کے تحت یہ حمدیں مترنم ہیں۔ ان میں موسیقیت اور غنائیت کے جملہ لوازمات شامل ہیں۔

شمع بک ایجنسی کراچی نے ڈاکٹر شہزاد احمد کے مرتب کردہ اس انتخاب ''وہی خدا ہے'' کو 12 روپے ہدیہ کے ساتھ شائع کیا گیا۔ ۶۴ صفحات کی اس کتاب میں تقریباً ۶۰ حمدیں شامل ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات وحواشی

ا۔وارث سرہندی،''علمی اُردو لغت''(علمی بک ڈپو، لاہور)۲۰۱۲ء

۲۔سید احمد دہلوی،''فرہنگ آصفیہ''(اُردو سائنس بورڈ، لاہور)،۲۰۱۰ء

۳۔فرمان فتح پوری، ڈاکٹر:''اُردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری''(مجلس ترقی ادب، لاہور)۱۹۷۲ء،ص:۱۱

۴۔آزاد، محمد حسین،''آب حیات''(نول کشور پرنٹنگ پریس، لاہور،۱۹۰۷ء)ص:۵

۵۔شہزاد احمد، ڈاکٹر،''لاکھوں سلام''(انجمن ترقی نعت، کراچی)۱۹۸۶ء،ص:۳۰

۶۔ایضاً۔ص:۹

۷۔ایضاً۔ص:۹

۸۔ایضاً۔ص:۱۷

۹۔ایضاً۔ص:۲۶

۱۰۔ایضاً۔ص:۲۴

۱۱۔شہزاد احمد، ڈاکٹر:''شعبہ نعت کا اجمالی جائزہ''مشمولہ: مجلّہ(حسان نعت ایوارڈ، کراچی)مدیر: غوث میاں،۱۹۹۱ء، ص:۵۶

۱۲۔شہزاد احمد، ڈاکٹر:''اُردو کے یادگار نعتیہ مجموعے''مجلّہ(حسان نعت ایوارڈ، کراچی)مدیر: غوث میاں،۱۹۹۲ء،ص:۹۳

۱۳۔ایضاً۔ص:۹۸

۱۴۔شہزاد احمد، ڈاکٹر:''کراچی میں نعت رسول''مجلّہ''اوج'' نعت نمبر ا(گورنمنٹ کالج شاہدرہ، لاہور)۹۳۔۱۹۹۲ء،ص:۲۰۷

۱۵۔ایضاً۔ص:۲۰۹۔۲۰۸

۱۶۔ایضاً۔ص:۲۱۱

۱۷۔ایضاً۔ص:۲۱۸

۱۸۔ایضاً۔ص:۲۱۹

۱۹۔اوج نعت نمبر کے صفحہ ۲۱۴ پر شعر کے مصرع ثانی میں ''مجھ کو'' کے بجائے ''مجھ کہ'' چھپا ہے۔

۲۰۔شہزاد احمد، ڈاکٹر ''کراچی میں نعت رسول''مجلّہ ''اوج'' نعت نمبر ا (گورنمنٹ کالج شاہدرہ ، لاہور) ۹۳-۱۹۹۲ء، ص:۲۲۳

۲۱۔ایضاً۔ص:۲۳۱

۲۲۔ایضاً۔ص:۲۲۴

۲۳۔آزاد،محمد اسماعیل،ڈاکٹر:''ہندو پاک کی اُردو نعتیہ شاعری'' (براؤن پبلی کیشنز،نئی دہلی) ۲۰۱۹ء

۲۴۔ایضاً ۔ص:۲۰

۲۵۔شہزاد احمد، ڈاکٹر:''کراچی میں نعت رسول''مجلّہ ''اوج'' نعت نمبر ا (گورنمنٹ کالج شاہدرہ ، لاہور) ۹۳-۱۹۹۲ء، ص:۲۲۳

۲۶۔ایضاً۔ص:۲۳۰

۲۷۔آزاد،محمد اسماعیل،ڈاکٹر:''ہندو پاک کی اُردو نعتیہ شاعری'' (براؤن پبلی کیشنز،نئی دہلی) ص:۲۳۸

۲۸۔شہزاد احمد، ڈاکٹر:''کراچی میں نعت رسول''مجلّہ ''اوج'' نعت نمبر ا (گورنمنٹ کالج شاہدرہ ، لاہور) ۹۳-۱۹۹۲ء، ص:۲۳۰

۲۹۔آزاد،محمد اسماعیل،ڈاکٹر:''ہندو پاک کی اُردو نعتیہ شاعری'' (براؤن پبلی کیشنز،نئی دہلی) ص:۲۳۸

۳۰۔شہزاد احمد،ڈاکٹر:''کراچی میں نعت رسول''مجلّہ''اوج''نعت نمبر ا (گورنمنٹ کالج شاہدرہ،لاہور)۹۳-۱۹۹۲ء،ص:۲۳۲

۳۱۔آزاد،محمد اسماعیل،ڈاکٹر:''ہندو پاک کی اُردو نعتیہ شاعری'' (براؤن پبلی کیشنز،نئی دہلی) ص:۲۴۱

۳۲۔شہزاد احمد،ڈاکٹر:''کراچی میں نعت رسول''مجلّہ''اوج''نعت نمبر ا (گورنمنٹ کالج شاہدرہ،لاہور)۹۳-۱۹۹۲ء،ص:۲۱۴

۳۳۔آزاد،محمد اسماعیل،ڈاکٹر:''ہندو پاک کی اُردو نعتیہ شاعری'' (براؤن پبلی کیشنز،نئی دہلی) ص:۲۲۱

۳۴۔نعت رنگ۔شمارہ نمبر۲۲۔مرتب،سید صبیح رحمانی،کراچی،اگست،۲۰۱۲ء،ص:۲۲۰

۳۵۔نعت رنگ،شمارہ نمبر۲۵،مرتب،سید صبیح رحمانی،کراچی،اگست،۲۰۱۵ء،ص:۳۳۸

۳۶۔ایضاً۔ص:۳۴۲

۳۷۔ایضاً۔ص:۳۴۶

۳۸۔ایضاً۔ص:۳۶۳۔۳۶۲

۳۹۔ایضاً۔ص:۳۷۹

۴۰۔ایضاً۔ص:۳۶۱

۴۱۔ایضاً۔ص:۳۵۸

۴۲۔ایضاً۔ص:۳۸۰

۴۳۔شہزاد احمد، ڈاکٹر:''حسن انتخاب''(مرکزی انجمن عندلیبانِ ریاض رسول، کراچی)۲۰۱۳ء،ص:۷۔۶

۴۴۔ایضاً۔ص:۱۰۔۱۱

۴۵۔ایضاً۔ص:۱۳

۴۶۔ایضاً۔ص:۲۴

۴۷۔ایضاً۔ص:۲۹

۴۸۔ایضاً۔ص:۳۸

۴۹۔ایضاً۔ص:۳۹

۵۰۔ایضاً۔ص:۴۶

۵۱۔شہزاد احمد، ڈاکٹر:''ایک سو ایک پاکستانی نعت گو شعرا''(رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی)۲۰۱۷ء،ص:۴۹

۵۲۔ایضاً۔ص:۱۴۲۔۱۴۱

۵۳۔ایضاً۔ص:۱۶۲

۵۴۔ایضاً۔ص:۱۹۱

۵۵۔ایضاً۔ص:۱۹۵

۵۶۔ایضاً۔ص:۲۲۳

۵۷۔ایضاً۔ص:۲۴۴

۵۸۔ایضاً۔ص:۱۴۰

۵۹۔ایضاً۔ص:۴۰۸

۶۰۔ایضاً۔ص:۴۱۰

۶۱۔شہزاد احمد، ڈاکٹر:''اردو کے چند اہم پاکستانی انتخاب نعت''مشمولہ:نعت رنگ، شمارہ نمبر:۲۲، کراچی، ۲۰۱۱ء، ص:۲۶۰

۶۲۔ٹیلی فونک انٹرویو: ڈاکٹر شہزاد احمد، کراچی، ۱۵ جون، ۲۰۲۰ء

۶۳۔ایضاً

۶۴۔ایضاً

۶۵۔شہزاد احمد، ڈاکٹر:''انوار عقیدت''(انٹرنیشنل حمد و نعت فاؤنڈیشن، کراچی)۲۰۰۰ء، ص:۷

۶۶۔ایضاً۔ص:۳۴۔۳۳

۶۷۔ایضاً۔ص:۵۶

۶۸۔شہزاد احمد، ڈاکٹر:''اردو کے چند اہم پاکستانی انتخاب نعت''مشمولہ:نعت رنگ، شمارہ نمبر:۲۲، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص:۲۶۲۔۲۶۱

۶۹۔شہزاد احمد، ڈاکٹر:''انوار عقیدت''(انٹرنیشنل حمد و نعت فاؤنڈیشن، کراچی)۲۰۰۰ء، ص:۱۰۵

۷۰۔ایضاً۔ص:۲۵۷

۷۱۔ایضاً۔ص:۲۲۰

۷۲۔ایضاً۔ص:۲۰۳

۷۳۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: (مرتبہ)''ارمغانِ ریاض سہروردی''(مرکزی انجمن عندلیبانِ ریاض رسول، کراچی) ۲۰۱۴ء، ص:۲۵۶۔۲۵۵

۷۴۔ایضاً۔ص:۳۱۶

☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعتیہ شاعری

نعت کی مختصر روایت

عربی میں نعت کے معنی ''وصف'' کے ہیں لیکن اُردو میں اس کا استعمال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ستائش وثنا کے لیے مخصوص ہے۔(۱) اصطلاح میں ہر وہ نثر پارہ یا منظوم کلام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح میں ہو نعت کہلاتا ہے، نعت گوئی وصف محمود کا دوسرا نام ہے۔ اس بارے میں ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق رقم طراز ہیں:

> ''نعت کے معنی یوں تو وصف کے ہیں لیکن ہمارے ادب میں اس کا استعمال مجازاً حضرت رسول سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصف محمود وثنا کے لیے ہوا ہے جس کا تعلق دینی احساس اور عقیدت مندی سے ہے۔''(۲)

نعت کا آغاز اللہ رب العزت نے خود کیا اور انبیاء ورُسل کو نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کی نوید سنائی۔ پھر قرآن مجید خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور سراپا مبارک کے بیان سے مزین ہے۔ یہ سلسلہ قبل از اسلام سے جاری ہے۔ تبع حمیری جو شاہ یمن تھا، اُس کے اشعار زبان زد عام ہیں۔ راجا رشید محمود کے مطابق:

> ''اولین نعت کی حقیقت یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اولین نعت گو تبان اسعد بن کلی کرب تھے جنھیں تبع، شاہ یمن کہا جاتا ہے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کم از کم سات سو سال پہلے ہوئے ہیں۔''(۳)

بعد از اسلام عرب میں پہلی نعت جناب ابو طالبؓ نے سردارانِ قریش کے سامنے کہی۔ یہ نعت قصیدے کی صنف میں تھی۔ اس کے بعد حضرت حسان بن ثابتؓ، عبداللہ بن رواحہؓ، کعب بن مالک انصاریؓ اور کعب بن زہیرؓ کاروان نعت کے وہ خوش نصیب شعرا ہیں جنھوں نے حیاتِ رسولؐ میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔

کعب بن زہیرؓ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اظہارِ محبت کرتے ہوئے ایک قصیدہ لکھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُنھیں اپنی چادر عطا فرمائی۔ اس کے بعد

مصر کے شہر بوصیر کے شاعر امام شرف الدین محمد بن سعید کے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تشریف لائے اور چادر مرحمت فرمائی اور اُن کے جسم پر اپنا دستِ شفقت پھیرا جس سے انھیں شفا نصیب ہوئی۔ امام بوصیری کا وہ قصیدہ اب قصیدہ بُردہ شریف کہلاتا ہے۔

فارسی میں نعت کی روایت میں خواجہ فرید الدین عطارؒ، جلال الدین رومیؒ، شیخ سعدی شیرازیؒ، خواجہ ہمام الدین علا تبریزیؒ، امیر خسروؒ، خواجہ کرمانیؒ، عبدالرحمان جامیؒ، عرفی، نظیریؒ اور قاآنی کے نام نمایاں ہیں۔

اُردو شاعری کا آغاز جنوبی ہند میں ہوا۔ وہاں کی اصناف شعری نعتیہ نمونوں سے خالی نہیں ہیں۔ اُس دور میں مثنوی یا قصیدے کے آغاز میں نعتیہ اشعار خیر و برکت کے لیے لکھے جاتے تھے۔ اس کے علاوہ سراپا مبارک اور معراج نامے لکھنے کا رواج تھا۔ قلی قطب شاہ، ملا وجہی، غواصی، نصرتی، شاہی دکنی اور ولی دکنی کے نام اس عہد کے نمائندہ ناموں میں سے ہیں۔ شمالی ہند میں میر تقی میرؔ، درد، سودا، مصحفی، قائم چاندپوری، آتش، مومن اور کرامت علی شہیدی کے نام سرفہرست ہیں۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

میر تقی میر

جلوہ نہیں ہے نظم میں حسن قبول کا
دیواں میں شعر گر نہیں نعت رسول کا(۴)

مرزا رفیع سودا

ہوا جب کفر ثابت ، ہے وہ تمغائے مسلمانی
نہ ٹوٹی شیخ سے زنّار تسبیحِ سلیمانی(۵)

قائم چاندپوری

میں قصر قدر کی اُس کے کہوں سو کیا رفعت
کہ پہلی سیڑھی ہے جس کی نُہ آسماں کا یہ بام(۶)

مصحفی

اگر درکار ہو اس کو قبا تو بن کہے اُس کے
بنے جبریل کا شہپر گریباں ، آستیں ، دامن(۷)

مومن خان مومن

ہمیشہ عفو ترا طالبِ گنہ گاراں
مدام رحم ترا درد مند کا جاسوس(۸)

کرامت علی شہیدی

لبِ گوہر فشاں وا ہوں گے جب عرضِ شفاعت کو
تماشا گاہِ محشر میں ، تکیں گے نیک منہ بد کا(۹)

جنگ آزادی کے قریب با قاعدہ نعتیہ دواوین کی روایت کا آغاز ہونے لگا۔اس عہد میں غلام امام شہید، مولانا لطف بریلوی، امیر مینائی، محسن کاکوروی، امام احمد رضا خاں، علامہ اقبال اور مولانا ظفر علی خاں کے نام اہمیت کے حامل ہیں۔

قیامِ پاکستان کے بعد اسلامی ادب کی تحریک کے زیرِ اثر نعت کی صنف کو بطورِ خاص فروغ ملا۔ ماہر القادری، نعیم صدیقی اور بہزاد لکھنوی جیسے نعت گو شعرا سامنے آئے۔ مہر اختر وہاب کے مطابق:

> ''تحریک ادب اسلامی کے شعرا میں ماہر القادری بلند پایہ نعت گو شاعر تھے۔ انھوں نے روایتی نعت گو شعرا کے برعکس غلو عقیدت سے گریز کیا اور توحید و رسالت کی حد فاصل کو قائم رکھا۔''(۱۰)

ماہر القادری کے ساتھ بہزاد لکھنوی، اختر الحامدی، سیماب اکبر آبادی، حفیظ جالندھری، اقبال سہیل اور ضیا القادری بدایونی کے نام اہمیت کے حامل ہیں۔حفیظ جالندھری نے ''شاہ نامہ اسلام'' لکھ کر نعت اور صاحبِ نعت کی اہمیت کو اُجاگر کیا۔ اُنھوں نے یہ شاہ کار مثنوی کی ہیئت میں تخلیق کیا ہے۔ایک شعر ملاحظہ ہو:

مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے
جنابِ رحمت للعالمیں تشریف لے آئے(۱۱)

ماہر القادری نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں ایک سلام لکھا جو خاصا مشہور ہوا۔ اس کا ایک شعر یوں ہے:

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی (۱۲)

بہزاد لکھنوی بھی نعتیہ روایت کا درخشاں نام ہے۔

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے
مقدر بنائیں یہ جی چاہتا ہے (۱۳)

اس عہد کی نعت سراپائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع سے نکل کر سیرت طیبہ کے دائرے میں داخل ہوئی اور مقصدیت کے تحت نعت کو تبلیغ دین کی ایک کڑی تصور کر لیا گیا۔ اب مقصد اور عقیدت ساتھ ساتھ محو سفر نظر آنے لگے۔ ایسے میں مظفر وارثی جیسے غزل گو بھی گلشن نعت کی سیر پر مائل ہوئے۔ مظفر وارثی، احسان دانش اور احمد ندیم قاسمی نے غزل کے ساتھ نعت گوئی میں یادگار اشعار کہے۔ مظفر وارثی کا ایک شعر دیکھیے:

مفلسِ زندگی اب نہ سمجھے کوئی، مجھ کو عشق نبیؐ اس قدر مل گیا
جگمگائے نہ کیوں میرا عکس دروں، ایک پتھر کو آئنہ گر مل گیا (۱۴)

اُردو نعت کی روایت میں عبدالعزیز خالد اپنے منفرد اسلوب اور موضوعاتی تنوع کے لحاظ سے ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ انھوں نے اُردو نعت کو اساطیری حوالوں سے مزین کیا۔ بقول پروفیسر نوید عاجز:

> ''انھوں نے عربی، فارسی، عبرانی، ترکی، انجیل اور تورات سے قدیم الفاظ کو اپنی نعت کا حصّہ بنایا ہے۔۔۔انھوں نے سابقہ کتب سماوی میں مذکور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی کو بڑی کاوش سے تلاش کیا ہے اور بڑی خوبی سے برتا ہے۔'' (۱۵)

اُن کے علاوہ حفیظ تائب، حافظ لدھیانوی، راجا رشید محمود، ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی، محمد علی ظہوری، سید انوار ظہوری، ریاض حسین چودھری، پروفیسر اکرم رضا، علیم ناصری، خالد علیم، ادیب رائے پوری، ریاض سہروردی، خالد محمود نقشبندی، ڈاکٹر عزیز احسن، سید صبیح رحمانی، عزیز

الدین خاکی اور شریف ساجد وہ نمایاں شعرا ہیں جنھوں نے نعتیہ روایت کو فروغ دیا۔ ان میں سے چند شعرا کے نمونے کے اشعار ملاحظہ ہوں:

حفیظ تائب

شوق و نیاز و عجز کے سانچے میں ڈھل کے آ
یہ کوچۂ حبیب ہے پلکوں سے چل کے آ(۱۶)

راجا رشید محمود

پھول جب مدح محبوبِ حق کے کھِلے
دل کا صحرا مرا گلستاں ہو گیا(۱۷)

سید انوار ظہوری

محرمِ داور، ہم دل و ہم دم
طاہر و اطہر ، سرورِ عالم(۱۸)

ادیب رائے پوری

خدا کا ذکر کرے ، ذکر مصطفیٰ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں ، خدا نہ کرے(۱۹)

صبیح رحمانی

کوئی مثل مصطفیٰ کا کبھی تھا ، نہ ہے ، نہ ہو گا
کسی اور کا یہ رُتبہ کبھی تھا ، نہ ہے ، نہ ہو گا(۲۰)

بیسیویں صدی کی آخری دہائی نعتیہ ادب میں تنقید کے امکانات روشن کرنے میں پیش پیش نظر آتی ہے۔ راجا رشید محمود کا ماہ نامہ ''نعت''، ڈاکٹر شہزاد احمد کا ''حمد و نعت'' اور صبیح رحمانی کا کتابی سلسلہ ''نعت رنگ'' اُردو نعت کے حوالے سے نئی صبح کی نوید ثابت ہوئے۔ شعرا نے نعت میں فنی پختگی اور نئے اسلوب کی تلاش شروع کر دی اور نئی اصناف سخن میں نعت کی طرف مائل ہوئے۔ اس دور میں فروغِ نعت کے اس سفر میں ڈاکٹر شہزاد احمد تحقیق و تنقید کے حوالے سے پیش پیش نظر آتے ہیں۔ ذیل میں اُن کی نعتیہ شاعری کا فنی و فکری جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر شہزاد احمد کی شاعری کا فکری جائزہ

ڈاکٹر شہزاد احمد کی ادبی زندگی کا ایک گوشہ نعت گوئی بھی ہے۔ شعبۂ نعت سے اُن کی وابستگی نعت خوانی کی بدولت شروع ہوئی مگر رفتہ رفتہ تحقیق وتنقید کی طرف اُن کا رُجحان بڑھتا گیا۔ یوں اُن کی نعتیہ شاعری منظر عام پر نہ آسکی۔ آج بہت کم لوگ ہوں گے جو اُن کو شاعر کی حیثیت سے جانتے ہوں گے۔ موصوف نے شاعری میں حمد، نعت اور منقبت پر ہی اکتفا کیا اور اپنی تخلیقات کو محض محافل نعت تک محدود رکھا۔

موضوعاتِ حمد

حمد میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے اللہ رب العزت کو معبودِ واحد قرار دیا ہے اور ساتھ ہی انسان کی عاجزی کا بھی اقرار کیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کے احاطے سے قاصر ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اللہ کی صفت تخلیق، یکتائی، ملکیت اور ربوبیت کو ظاہر کرتے نظر آتے ہیں۔ اُن کی حمد سے یہ اشعار دیکھیے:

تُو رب دو عالم ہے ، معبود ہمارا ہے
تُو واحد و یکتا ہے ، مسجود ہمارا ہے
آئے تھے نبی جتنے سب حمد کے خوگر تھے
ہر اک نے کہا تُو ہی معبود ہمارا ہے

اللہ رب العزت کے حضور جو عاجزی چاہیے جو احترام اور ادب چاہیے وہ اُن کے کلام میں موجود ہے۔ ایک مناجات میں انھوں نے نہایت ادب سے اپنی ذات کی تہذیب وتعمیر کی دُعا مانگی ہے۔ یہ دُعا ایک طرف بندگی کا استعارہ بن کر اُبھری ہے تو دوسری طرف موصوف کی خود احتسابی وخود شناسی کی مظہر بن گئی ہے۔ سادگی اور خلوص میں ڈھلے اور دل سے نکلے یہ دُعائیہ اشعار ہر ایمان والے کے دل کی صدا معلوم ہوتے ہیں:

اپنا عاشق بنا دیجیے
بزم عرفاں سجا دیجیے
رات دن حمد کرتا رہوں
جام ایسا پلا دیجیے
آپ صرف اپنے محبوب کا
مجھ کو شیدا بنا دیجیے
ظلمتوں میں اُجالا کروں
روشنی کا دیا دیجیے
بے نوا اپنے شہزادؔ کو
ذوقِ مدح و ثنا دیجیے

قرآن میں نعت

ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعت جنابِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت وسیرت کے متنوع موضوعات سے مرصع ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کا ایک مستند حوالہ قرآن مجید فرقانِ حمید ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تعارف کے بے شمار حوالے خود بیان فرما دیے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ظاہری وباطنی خاکہ قرآن پاک میں جگہ جگہ موجود ہے۔ یوں قرآن نعت کی مستند ترین دستاویز ہے۔اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ڈاکٹر شہزاد احمد لکھتے ہیں:

کہیں اُن کا چہرہ، کہیں اُن کی زلفیں، کہیں اُن کے گیسو، کہیں اُن کی قسمیں
یہ قرآن میں جا بہ جا آ گیا ہے، یہ مدح پیمبرؐ ہی کی جا رہی ہے
والنجم وہ چہرہ ہے ، والیل وہ زلفیں ہیں
یہ شان نبی دیکھو اس رب کے اشاروں میں

آمدِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پہلے انسانیت جس طرح کفر وشرک کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ تاریخ عالم اُس کی گواہ ہے۔ انسان جہالت، سرکشی، حرص و ہوس، جہل اور خوں ریزی کو اپنا شعار بنا چکا تھا۔ اس ظلمت کدے میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نورِ ہدایت کے ساتھ انسانیت کی طرف بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد مسعود سے دنیا میں ایک پُر اثر انقلاب رونما ہوا کہ جو ہر دور کی جاہل اور سرکش تہذیب کے لیے ایک کھلے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دم توڑتی انسانیت کو زندگی کا پیغام دیا اور زمانے سے رات ختم ہوئی اور نئی سحر طلوع ہوئی۔ ڈاکٹر شہزاد احمد اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تیرگی کے تو تھے ہر سمت ہی گھیرے بادل
کب تھا روشن یہ جہاں نورِ خدا سے پہلے

خدا شناسی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انسان کو خدا شناسی کا درس دیا۔ وہ لوگ جو بت پرستی اور مظاہر پرستی میں غرق تھے، ایک خدا کی عبادت کرنے لگ گئے۔ ظلم کی عمل داری اپنے اختتام کو پہنچی اور قانون خداوندی کے ضابطے رائج ہوئے۔ الغرض معاشرے کی اخلاقی، تہذیبی اور معاشی قدروں کا ازسرِ نو تعین کیا گیا۔ تھوڑے ہی عرصے میں ایسا انقلاب آیا کہ طاغوتی طاقتیں لرز اُٹھیں۔ یہ سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی انقلاب آفریں شخصیت کی جہد مسلسل کا نتیجہ تھا۔ اس سماج سدھار تحریک کے بانی کے احسانات ڈاکٹر شہزاد احمد پر بخوبی آشکار ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہستی دنیا میں بے مثل و بے نظیر ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بدولت ہی انسانیت کا وقار اور بھرم قائم ہے اسی لیے وہ لکھتے ہیں:

خدا کی باتیں بتانے والے ، درود تم پر سلام تم پر
خدا سے رشتہ ملانے والے درود تم پر ، سلام تم پر

تمھاری صورت ضیائے رب ہے، تمھاری سیرت عطائے رب ہے
بشر کو عظمت دلانے والے درود تم پر ، سلام تم پر

ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعت کے موضوعات میں ختم نبوت سرفہرست ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت آخری اور دائمی ہے۔ ہر مسلمان کا یہ ایمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سارے انبیا میں آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت آفاقی ہے جو رہتی دنیا تک کے انسانوں کی رشد و ہدایت کا سامان لیے ہوئے ہے۔شعرائے نعت کے ہاں یہ موضوع بڑے والہانہ انداز میں بیان ہوا ہے۔اسی بارے میں ڈاکٹر شہزاد احمد اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آئے ہیں نبیؐ کتنے تم سا تو نہیں آیا
تم ختم رسل ٹھہرے ان سارے کے ساروں میں

یادِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ ایک حقیقت ہے کہ اہلِ عشق کے نزدیک محبوب کا ذکر اور اس کی یاد بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبین بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر اور یاد سے تسکین پاتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد ہر مومن کے دل کی دھڑکن ہے۔ڈاکٹر شہزاد کے دل کا قرار اگر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یادوں سے وابستہ ہے۔اسی لیے وہ اپنے جذبۂ عشق کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

نبیؐ کی یاد ہی سے دل مرا ہر دم دھڑکتا ہے
تصور میں مرے رہتا ہے وہ دربارِ بسم اللہ

ڈاکٹر شہزاد احمد صاحب نے اپنی داخلی کیفیت کا اظہار کر دیا ہے کہ وہ جب بھی تصور کی وادیوں میں نکلتے ہیں تو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مناظر ان کی آنکھوں کے سامنے پھرنے لگتے ہیں۔یہی وارفتگی کوچۂ نعت سے اُن کے انسلاک کا باعث ہے۔

قاسم نعمت

ڈاکٹر شہزاد احمد صاحب کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے کائنات اور اس کی نعمتیں تخلیق کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مالک و مختار بنا دیا ہے۔ دنیا کی نعمتیں ہوں یا جنت کے انعامات سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت وخوشنودی سے مشروط ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک نام ''قاسم'' ہے جس کے معنی ''تقسیم کرنے والا'' کے ہیں۔ اس حقیقت کو ڈاکٹر شہزاد احمد صاحب نے یوں بیان کیا ہے:

تمھارا کھانا، تمھارا گانا، اسی لگن میں ہی مست رہنا
خدا کی نعمت کھلانے والے درود تم پر ،سلام تم پر

امام الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت کے بے شمار حوالے ہیں۔ اُن میں ایک یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جملہ انبیا ورُسل کی امامت کی سعادت نصیب ہوئی۔ معراج کی شب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مسجد اقصیٰ کی سیر کرائی گئی جہاں سارے انبیائے کرام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ اعزاز نعت گوشعرا کا مرغوب موضوع رہا ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے مسجد اقصیٰ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد اور انبیا کے استقبالی مکالمے کا منظر خوب صورت انداز میں قلم بند کیا ہے:

جو پہنچے مسجد اقصیٰ میں سارے انبیا بولے
چلے آؤ ، چلے آؤ ، شہ ابرار بسم اللہ

اَفضلیت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بلاشبہ تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک لقب خیر البشر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وہ مرد کامل ہیں جس پر انسانیت جتنا بھی ناز کرے کم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، شجاعت، اخلاق، سخاوت، عفوودرگزر، صبروتحمل اوراخوت ورواداری کے علم بردار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی مذکورہ صفات کی عملی

مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔اس فضیلت کا اقرار غیر مسلموں کو بھی ہے۔ مائیکل ایچ ہارٹ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ساز تعلیمات اور زمانہ ساز انقلاب کے پیش نظر اپنی کتاب ''سو عظیم شخصیات'' کی فہرست میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے نمبر پر رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یکتا و بے مثل شخصیت کو ڈاکٹر شہزاد احمد نے انبیا سے تقابل کے انداز میں یوں اُجاگر کیا ہے۔اس حوالے سے شعری مثالیں ملاحظہ ہوں:

نبیؐ آئے زمانے میں ، کوئی تم سا نہیں آیا
حبیب ذات رحماں ہو ، حبیبی یا رسولؐ اللہ

ہر دم ہے ثنا ان کی دنیا کے دیاروں میں
ہم سر ہی نہیں اُن کا لاکھوں میں ہزاروں میں

نسبت کا اعزاز

نعت گوئی میں اکثر شعرا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے امتی ہونے کی نسبت پر فخر کا اظہار کیا ہے۔شعرا ہی کیا انبیائے کرام کی بھی یہ خواہش رہی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں شامل ہوتے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیوں کے لیے یہ نوید کیا کم ہے کہ میدانِ حشر میں ہر کوئی نفسی نفسی پکار رہا ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر امتی امتی کے الفاظ ہوں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت رحمتوں، برکتوں اور شفاعتوں کا گراں بہا خزینہ ہے۔ڈاکٹر شہزاد احمد بھی اسی نسبت پر نازاں ہیں اور لکھتے ہیں:

محمدؐ کی نسبت مجھے مل گئی ہے
ذرا اوج بخت رسا کے تو دیکھو

اے شہزاؔد میرا مقدر تو دیکھو
ہوں منسوب میں بھی شہ دو جہاں سے

جذبۂ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعت گوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت سے عبارت ہے۔ یہ جذبۂ عشق ایک طرف اس امر کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک اوج وکمال کے اس مرتبے پر فائز ہے جو انھیں لائق عشق بناتا ہے تو دوسری طرف اس کا اظہار عاشق کے لیے قرار وسکون کا باعث ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس سے محبت نہ ہو اُس کی توصیف زبان پر نہیں آتی۔ گویا نعت کہنے کے لیے جذبۂ عشق بنیادی اکائی ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کی زندگی نعت کی خدمت کرتے گزری ہے۔ وہ سرتاپا جذبۂ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سرشار ہیں۔ اس کا اظہار اُن کے کلام سے بھی ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

ہے متن اُن کی ذات، سیاق و سباق بھی
عشقِ رسولِ ہاشمی عنوانِ نعت ہے
شہزادؔ! میں بھی عاشق خیرالانامؐ ہوں
ہاتھوں میں میرے دیکھیے دامانِ نعت ہے

فیضانِ نعت

نعت گوئی وسیلۂ اظہار محبت تو ہے ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ برکتوں کے حصول کا بھی موجب ہے۔ صاحبِ قصیدہ بُردہ شریف امام شرف الدین محمد بن سعید البوصیری پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عطاسب کے سامنے ہے۔ ''ورفعنا لک ذکرک'' کے مصداق نعت گو رحمت ایزدی کے سائے میں آجاتا ہے۔ گویا نعت گوئی کے فیض سے نعت گو برابر مستفیض ہوتا ہے۔ اس امر کا ادراک ڈاکٹر شہزاد کو بخوبی ہے۔ وہ اپنے گھر کی آسودگی کو نعت ہی کا فیضان قرار دیتے ہیں۔ مثال میں یہ شعر دیکھیے:

آسودگی ہے میرے گھر میں جو سکون ہے
سچ پوچھیے تو یہ سبھی فیضانِ نعت ہے

وہ اپنی زندگی کی کامیابیوں کو نعت گوئی کی برکت قرار دیتے ہیں۔ یہی نہیں، وہ اپنے ذاتی

تجربے سے دوسروں کو بھی فروغ نعت کے رستے پر گامزن ہونے کی دعوت دیتے نظر آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

کرم مثل شہزاؔد تم پر بھی ہوں گے
ذرا نعتِ آقاؐ سنا کے تو دیکھو

نورانیت

اللہ تعالیٰ اِس ارض وسما کا نور ہے اور قرآن پاک میں اللہ نے اپنے ''نور'' کو دنیا میں مبعوث کرنے کا ذکر کیا ہے۔ ''نور'' سے مراد قرآن مجید بھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مبارک ہستی بھی۔ ڈاکٹر شہزاد احمد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نورانیت کے قائل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شخصیت نورانی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات نورانی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کا ہر ہر پہلو نورانیت کا حامل ہے۔ اس لیے ڈاکٹر صاحب بجا طور پر فرماتے ہیں:

تمھارے نور کے جلوے، ہوئے چاروں طرف روشن
جمال نور یزداں ہو حبیبی یا رسول اللہ

آدابِ نعت

نعت گوئی جتنی فضیلت کا کام ہے اتنی ہی اس میں احتیاط لازم ہے۔ بقول عرفی: نعت کا رستہ تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ اس معاملے میں عاجزی اور انکساری سے ہی بات بنے تو بنے۔ آدابِ نعت کے تقاضوں پر پورا اُترنا مشکل کام ہے۔

خواجہ ہمام الدین علا تبریزی کے مطابق:

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی ست (۲۱)

ڈاکٹر شہزاد احمد نعت گوئی سے قبل بارگاہِ رسالت میں درودِ پاک کا تحفہ بھیجنے کے قائل ہیں۔ اُن کے نزدیک درود پاک ہی سے نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا آغاز قبولیت سے سرفراز ہو سکتا ہے۔

وہ اپنی ذات کے حوالے سے درود پاک کی اہمیت اُجاگر کرتے نظر آتے ہیں۔ اُن کا یہ شعر دیکھیے:

میں نے ہر بار ہی آغاز درودوں سے کیا
میں نے کی پاک زباں اُن کی ثنا سے پہلے

نعت گوئی اُن کے نزدیک محض عقیدت کا اظہار تو ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شایانِ شان نعت لکھنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ نعت وہ کہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقامات سے آگاہ ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مرتبے کا درست تعین خدائے واحد کے سوا کسی کو نہیں۔ اس لیے وہ عجز سے کام لیتے ہوئے کہتے ہیں:

کیا اُن کی ثنا ہو گی عاجز ہیں بشر سارے
اوصافِ نبیؐ دیکھو ، قرآن کے پاروں میں

سرچشمۂ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نعت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رحم و کرم کا موضوع مرکزیت کا حامل ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رحمت، جود و سخا اور کرم و عطا کا موضوع داخلی حوالے سے بھی موجود ہے اور بیانیہ انداز میں بھی ملتا ہے۔ وہ بخوبی آگاہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے پرائے کی تخصیص کے بغیر کرم کی دولت سب پر یکساں لٹائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے طائف والوں کے حق میں بددعا نہیں کی بل کہ ہدایت کی دعا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کرم کی بہار سے گلشن گیتی کا گوشہ گوشہ مہک رہا تھا اور مہک رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی نعت میں عام طور پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اوصاف حمیدہ کا بیان بغیر کسی واقعے یا دلیل کے ہوا ہے۔ وہ محض کسی صفت کا ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کرم اور رحمت للعالمینی کے بارے میں بھی اُن کا رویہ وہی رہا ہے کہ مثال کے بغیر ہی صفت کا ذکر کیا ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلویؒ کے سلام پر کہی گئی تضمین کا ایک بند دیکھیے:

جس کی اک اک ادا ہے بہار ارم
جس کی زلف دوتا ہے وقارِ حرم
ہیں عطا ہی عطا وہ بہارِ کرم

شہر یارِ ارم ، تاج دارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

وجہ وجودِ کائنات

ڈاکٹر شہزاد احمد صاحب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے باعث تخلیق کائنات ہونے کا مضمون بھی باندھا ہے اُن کے نزدیک کائنات کی تخلیق کے مقاصد میں سے ترجیحی مقصد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات کو انسانیت اور فرشتوں کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اس لیے وہ یقین رکھتے ہیں کہ اس بزم ہستی کی ساری رونق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دم قدم سے ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ پیدا نہ فرماتے تو یہ کائنات بھی وجود میں نہ آتی۔ جیسے:

نہ ہوتے اگر وہ تو کچھ بھی نہ ہوتا
کرم سارے اُن کی ضیا کے تو دیکھو

عالم گیر شریعت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تخلیق میں اوّل ہیں اور بعثت میں آخر ہیں۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر ہر نبی کے صحیفے میں ہوا اور ہر نبی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مژدہ اپنی اُمت کو سنایا۔ یوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر ہر زمانے میں ہوتا رہا۔ بعثت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات اپنی آفاقیت کی بنا پر ساری دنیا کے انسانوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔ چوں کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کا سکہ قیامت تک رواں رہے گا۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آفاقی اور عالم گیر شریعت کو نہایت خوب صورت اور محبت بھرے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے:

زمانے آئیں ، زمانے جائیں ، تمھارا سکہ رواں رہے گا
ہر اک زمانہ سجانے والے درود تم پر ، سلام تم پر

معتبر وسیلہ

وسیلہ کے معنی ہیں: ”ذریعہ یا واسطہ“۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کے ذریعے آج کا انسان

عرفان ذات سے عرفان خدا سے روشناس ہوا ہے۔ خیر وشر کی تمیز، حقوق وفرائض کی آگاہی اور نیک وبد کا امتیاز آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی بدولت ممکن ہوا ہے۔ آخرت میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شفاعت ہی عاصیوں کی نجات کا وسیلہ ہوگی۔ آخرت تو دور کی بات ہے، دنیا میں دُعاؤں کی قبولیت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات سے زیادہ معتبر وسیلہ اور کون سا ہوسکتا ہے؟ ڈاکٹر شہزاد احمد اپنے داخلی تجربے کی روشنی میں اس بات کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں کہ مشکل اوقات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم دکھوں کی دوا ثابت ہوا ہے۔ اشعار دیکھیے:

درد کافور ہوا میرا دوا سے پہلے
جب لیا نام نبیؐ میں نے دُعا سے پہلے
ہر کڑے وقت میں کام آیا وسیلہ اُن کا
''کچھ نہ تھا پاس میرے اُن کی عطا سے پہلے''

عصری شعور کی بازگشت

کوئی بھی شاعر اپنے عہد سے کٹ کر نہیں رہ سکتا۔ گردوپیش کے حالات وواقعات شاعر کو ردعمل ظاہر کرنے پر اُکساتے ہیں اور وہ ظلم کے خلاف آواز اُٹھانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ نعت گوشعرا اپنی پریشانی بارگاہِ رسالت میں پیش کر کے استمداد طلب کرتے ہیں۔ حالؔی کی مسدس سے استغاثے کی روایت کو خاصی تقویت ملی ہے۔ موصوف بھی اپنی نعت میں اُمت مسلمہ کے دگرگوں حالات کا ذکر کرتے نظر آتے ہیں۔ اس بارے میں پروفیسر نوید عاجز یوں رقم طراز ہیں:

''عہد حاضر کی نعت میں اُمت مسلمہ کی زبوں حالی کی تشویش کی بازگشت بھی سنائی دیتی ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ بین الاقوامی منظر نامے پر مسلمان ظلم وستم کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ وحدت ملی پارہ پارہ ہے جب کہ عالم کفر متحد و یک جان ہو کر مسلمانوں کی تذلیل ورسوائی کے درپے ہے۔ ایسے میں ہر دردمند مسلمان سراپا احتجاج ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کے ہاں بھی اُمت سے دردمندی کا احساس موجود ہے جو اُن کی اجتماعی سوچ کا آئینہ دار ہے۔'' (۲۲)

آج پوری دنیا میں مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے۔ ہندوستان اور کشمیر میں مسلمانوں کے قتل عام اور نظر بندی پر عالمی میڈیا خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔ فلسطین، شام اور برما کے مسلمانوں کی نسل کشی پر انسانی حقوق کی تنظیمیں ٹس سے مس نہیں ہوتیں۔ ایسے میں ڈاکٹر شہزاد احمد جیسے درد دل رکھنے والے شاعر کے پاس بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں استغاثہ دائر کرنے کے سوا بچتا ہی کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

رنج و غم سے چھڑایئے آقا
آفتوں سے بچایئے آقا
خونِ مسلم جہاں میں ارزاں ہے
وقتِ مشکل ، بچایئے آقا
پھر جہاں میں ہے تیرگی چھائی
اپنا جلوہ دکھایئے آقا
کفر نے دیں کو پھر سے للکارا
ہے قیامت ، بچایئے آقا
تیرا شہزادؔ بھی پریشاں ہے
پار بیڑا لگایئے آقا

محبوبیت

ڈاکٹر شہزاد احمد صاحب کے ہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبوبیت کو بھی نعت کا موضوع بنایا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے محبوب ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رفعت وکمال کے اس درجے پر فائز کیا ہے کہ جو حدِ ادراک سے باہر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ ہی کے محبوب نہیں بل کہ کائنات کی ہر چیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو محبوب رکھتی ہے۔ محبوبیت کی اس ادا کو ڈاکٹر شہزاد احمد نے یوں بیان کیا ہے:

نہیں ہے کوئی میرے سرکار جیسا، نہیں گھر کوئی اُن کے گھر بار جیسا

وہ محبوبؐ رب ہیں دلارے جہاں کے نظر اُن کی جانب اُٹھی جا رہی ہے

اسم نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تاثیر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام نامی غم دو جہاں سے رہائی کی نوید ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نسبتی نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اللہ کی طرف سے عطا کردہ نام احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

''میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں، احمد ہوں اور ماحی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا۔''(۲۳)

ڈاکٹر شہزاد احمد کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسما کو معنوی سطح پر اُجاگر کرنے کی سعی نہیں ملتی۔ انھوں نے عمومی طور پر اسم مبارک کو وسیلہ کے طور پر لیا ہے۔ اُن کے نزدیک اسم نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر درد کی دوا ہے اور ہر غم کا علاج ہے۔ جیسے:

وظیفہ بناؤ تم اسمِ نبیؐ کو
رہائی ملے گی غم دو جہاں سے
آرزو دل کی میرے ہو گی یقیناً پوری
لے تو لوں اسم نبی میں بھی دعا سے پہلے

داخلی کیفیات کا بیان

مروجہ نعت کے موضوعات میں مدح رسول کے علاوہ بھی بہت سے ایسے موضوعات ہیں جو لاشعوری طور پر نعت کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔ ان میں داخلی کیفیات کا بیان سرفہرست ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے جہاں بھی اپنے داخلی جذبات کو اظہار کا رُوپ دیا ہے، انھیں دائرہ نعت سے خارج نہیں ہونے دیا۔ اگر کوئی جذبہ نعت سے منسلک نہیں ہو پاتا تو وہ نعت کے زمرے سے خارج ہے لیکن اگر شاعر اپنے جذبات کو صاحبِ نعت جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جوڑنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ نعت کا مضمون بن جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب اپنے جذبۂ عشق کو نعت کا موضوع بنانے میں کامیاب رہے ہیں۔ مثال ملاحظہ ہو:

وہ رشتہ ہے حُب حبیب خدا کا
مقدم رہا جو سدا جسم و جاں سے

ایک دوسری داخلی کیفیت دیکھیے کہ جس میں شاعر کا موضوع مدینے کی حاضری ہے لیکن انھوں نے اس حاضری کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عطا قرار دے کر نعت کے رنگ میں رنگ دیا ہے۔ شعر دیکھیے:

میں جو شہزآد مدینے میں چلا آیا ہوں
کب تھا حاصل یہ شرف اُن کی عطا سے پہلے

آرزوؤں کا جہان

نعت چاہے کسی بھی دور کی ہو، اس میں شاعر کی آرزوؤں کا جہان آباد نظر آتا ہے۔ تمناؤں کا یہ سلسلہ کبھی دُعا، کبھی خواہش اور کبھی استمداد کی صورت میں رونما ہوتا ہے۔ مدینے حاضری کا ارمان نعت کا ایک قدیمی موضوع ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے دل میں بھی یہ ارمان جاگزیں نظر آتا ہے۔ وہ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاضری کے لیے بے قرار ہیں لیکن ان کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اذن کے بغیر یہ ناممکن ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر کرم ہو اور وہاں سے بلاوا آئے تو حاضری کی یہ خواہش تکمیل آشنا ہو سکتی ہے۔ اشعار دیکھیے:

یقیناً بنائیں گے طیبہ کا زائر
چراغِ محبت جلا کے تو دیکھو
بلا لو ، بلا لو مجھے بھی مدینے
یہی التجا ہے شہِ انس و جاں سے

ڈاکٹر شہزاد احمد کی ایک تمنا یہ بھی ہے کہ اُن کا نام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح کرنے والوں کی صف میں شامل ہو جائے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے کبھی اپنے شاعر ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اُن کا نعتیہ کلام تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں

عقیدت کے پھول نچھاور کرنے کے لیے ہے۔اُن کے نعتیہ کلام میں تخیل کی پرواز بھلے بلند نہ ہو، نادر تشبیہات واستعارات کی فراوانی نہ ہو لیکن وہ سادگی اور خلوص سے مالا مال ہے۔نعت گوئی سے اُن کا اولین مقصد صرف مدح رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اپنا نام درج کروانا ہے۔وہ لکھتے ہیں:

شہزاد حزیں آقا ، منگتا تو تمھارا ہے
نام اس کا بھی آ جائے توصیف نگاروں میں

ایک آرزو جو تقریباً ہر شاعر کے نعتیہ کلام میں بھرپور انداز میں ملتی ہے وہ شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حصول کی ہے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شفیع روزِ محشر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں، وہ قیامت کے دن مقام وسیلہ پر فائز ہوں گے اور اپنے امتیوں کی شفاعت فرمائیں گے۔ڈاکٹر شہزاد احمد بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کے امیدوار ہیں۔امام احمد رضا خان بریلویؒ کی تضمین میں وہ اپنی تضامین میں لکھتے ہیں۔

شافع دو جہاںؐ وہ شفیع الوراؐ
گونجے ہر سمت سے جب نویدِ عطا
اس گھڑی میں بھی آ جاؤں زیرِ لوا
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

نعتیہ شاعری کے علاوہ موصوف نے صحابہ کرامؓ کے مناقب بھی لکھے ہیں۔منقبت صدیق اکبرؓ میں انھوں نے حضرت صدیق اکبرؓ کی صداقت، سخاوت، نیابت اور رفاقتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو موضوع بنایا ہے۔یہ اشعار سادہ مگر دل کشی کے حامل ہیں جیسے:

پیمبرؐ کے دل بر ہیں صدیقِ اکبرؓ
صداقت کے پیکر ہیں صدیقِ اکبرؓ
محبت کے مظہر ہیں صدیقِ اکبر
اطاعت میں برتر ہیں صدیقِ اکبرؓ

جنھیں رب نے نائب بنایا نبیؐ کا
وہ عالی مقدر ہیں صدیقِ اکبرؓ
لٹایا ہے گھر جس نے راہِ خدا میں
نبیؐ کے وہ دل بر ہیں صدیقِ اکبرؓ
صحابہؓ میں یہ بات حق الیقیں ہے
اے شہزاؔد اکبر ہیں صدیقِ اکبرؓ

ڈاکٹر شہزاد احمد نے حضرت صدیق اکبرؓ کی شان میں پُر تاثیر اور مبنی بر حقیقت اشعار کہے ہیں ۔اسی طرح حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے مناقب بھی دل نشیں اشعار کے حامل ہیں۔ حضرت علیؓ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے باب العلم قرار دیا جسے ڈاکٹر شہزاد احمد نے یوں بیان کیا ہے:

وہ رہنمائے دوجہاں اور باب علم ہیں
اُن پر فدا ہوئی ہے سبھی اولیا کی شان
یہ باب علم اور فضیلت مآب ہیں
شہزاؔد کیا بیاں کروں شیر خدا کی شان

حاصل کلام یہ ہے کہ ڈاکٹر شہزاد احمد کی مذہبی شاعری اظہار وارفتگی کی مظہر ہے جس میں سادگی اور خلوص کا پرتو اظہر من الشّمس ہے۔ اُن کی نعت کا موضوعاتی دائرہ کار فضائل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر مبنی ہے۔ اس کے علاوہ سیرت وسراپا کے حامل اشعار بھی اُن کے ہاں دیکھے جا سکتے ہیں ۔انھوں نے حفظ مراتب کی پاسداری بھی کی ہے اور اپنے داخلی جذبوں کے اظہار کو بھی عمدگی سے پیرایۂ نعت میں ڈھالا ہے۔ اُن کا ہر نعتیہ کلام اُن کے دل کی آواز محسوس ہوتا ہے جو تادیر سنی جائے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر شہزاد احمد کی شاعری کا فنی جائزہ

سہل ممتنع

ڈاکٹر شہزاد احمد نعت خوانی سے نعت گوئی کی طرف مائل ہوئے ہیں۔ انھیں خیال آفرینی ومرصع کاری سے زیادہ ابلاغ کی فکر رہتی ہے۔ اس لیے وہ کلام میں سادگی کو اہمیت دیتے نظر آتے ہیں۔ اُن کے کلام میں بھاری بھرکم تراکیب کی جگہ عام بول چال کے سادہ الفاظ ادائے مطلب کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ ان کی نعت کی مرکزی خصوصیت سہل ممتنع ہے جس کے بارے میں مولانا حسرت موہانی لکھتے ہیں:

> ''سہل ممتنع سادگی وحسن بیان کی اُس صنف کا نام ہے جس کو دیکھ کر ہر شخص بظاہر یہ سمجھے کہ یہ بات میرے دل میں بھی تھی اور ایسا کہنا ہر شاعر کے لیے آسان ہے مگر جب کوشش کر کے ویسا لکھنا چاہے تو نہ لکھ سکے۔''(۲۴)

یہی سادہ اسلوب ہمیں ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعت میں بڑے سلیقے سے برتا ہوا ملتا ہے۔ مثال میں دو شعر ملاحظہ ہوں:

آپ صرف اپنے محبوب کا
مجھ کو شیدا بنا دیجیے

پھر جہاں میں ہے تیرگی چھائی
اپنا جلوہ دکھایئے آقاؐ

غنائی لہجہ

شاعری میں موسیقیت نہ ہو تو کلام فصاحت سے کوسوں دُور رہتا ہے۔ موسیقیت کے لیے آواز کے زیر و بم کے استعمال سے واقفیت ضروری ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد چوں کہ نعت خوانی سے بھی وابستہ ہیں۔ اس لیے اُن کے کلام میں غنائیت کا عنصر اوج پر ہے۔ پروفیسر نوید عاجزؔ

اس بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

''انھوں نے نعتیں محافل میں پڑھنے کے لیے لکھی ہیں، اس لیے اُن کی سب سے بڑی خوبی موسیقیت اور روانی ہے۔ ''حبیبی یارسول اللہ، درودتم پر سلام تم پر اور بسم اللہ'' کی ردیف میں کہی گئی نعتیں مترنم لہجے کی حامل ہیں۔''(۲۵)

ڈاکٹر شہزاد احمد کے کلام میں روانی اور مترنم لہجے کے اشعار کی کمی نہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

تمھاری یاد کو کیوں نہ قرارِ زندگی سمجھیں
قرار نور ساماں ہو، حبیبی یا رسول اللہ

کھلاتی ہے ہر اک دل میں حسیں گلزار بسم اللہ
درودِ پاک سے پہلے پڑھو ہر بار بسم اللہ

نہیں کوئی خطرہ مجھے اب کسی کا ، نشاں مل گیا ہے مجھے زندگی کا
ٹھکانہ نہیں ہے کوئی اب خوشی کا، مرے دل کی دنیا بسی جا رہی ہے

تلمیح کا استعمال

بعض اوقات شاعر کسی تاریخی یا قرآنی واقعہ کو کام میں لا کر شعر کو آراستہ کرتے ہیں۔ یہ مہارت صنعت تلمیح کہلاتی ہے۔ بقول ابوالاعجاز حفیظ صدیقی:

''زبان کے ابتدائی دور میں چھوٹے چھوٹے سادہ خیالات اور معمولی چیزوں کے بتانے کے لیے الفاظ بنائے گئے تھے۔ رفتہ رفتہ انسان نے ترقی کا قدم اور آگے بڑھایا۔ لمبے لمبے قصوں اور واقعات وحالات کی طرف خاص خاص اشارے ہونے لگے۔ جہاں وہ الفاظ زبان پر آئے وہ قصے، وہ واقعے آنکھوں کے سامنے پھر گئے، ایسا ہر اشارہ تلمیح کہلاتا ہے۔''(۲۶)

تلمیح کے باب میں کلام شہزاد احمد سے شعری مثالیں ملاحظہ ہوں:

والنجم وہ چہرہ ہے، واللیل وہ زلفیں ہیں

یہ شان نبی دیکھو، اُس رب کے اشاروں میں

میں گدائے شہِ کونین اگر ہوتا کبھی
مرے قدموں میں سکندر ، کبھی دارا ہوتا

جو پہنچے مسجد اقصیٰ میں سارے انبیا بولے
چلے آؤ ، چلے آؤ ، شہِ ابرار بسم اللہ

مراعاۃ النظیر

مراعات جمع ہے ''رعایت'' کی اور نظیر کے معنی ''مثال'' کے ہیں۔مراعات النظیر ایسی صنعت ہے جس میں شاعر ایک خاص لفظ کی رعایت سے باقی الفاظ کام میں لاتا ہے۔مثال کے طور پر شعر میں ''گلشن'' کی مناسبت سے گل، بلبل، صبا اور باغ بان کا ذکر کیا جائے تو یہ صنعت مراعات النظیر ہوگی۔ڈاکٹر شہزاد احمد کے ہاں یہ صنعت خوب صورت انداز سے جلوہ گر نظر آتی ہے۔مثالیں دیکھیے:

ہے متن ان کی ذات سیاق و سباق بھی
عشق رسولِ ہاشمی عنوان نعت ہے
مہکا رہا ہے زندگی کے بام و در وہی
محفل میں جو سجا ہوا گلدانِ نعت ہے

مذکورہ مثالوں میں متن کی رعایت سے سیاق وسباق اور عنوان کا ذکر کیا گیا ہے اور گلدان کی مناسبت سے مہک اور سجاوٹ کے الفاظ استعمال میں لائے گئے ہیں۔

صنعت تکرار

شعر میں الفاظ کو بار بار اس طرح استعمال کرنا کہ شعر کے صوتی آہنگ کی شیرینی دوچند ہو جائے۔تکرار کے بارے میں حسرت موہانی لکھتے ہیں:

''تکرار الفاظ کے حسین یا قبیح ہونے کا کوئی قاعدہ یا ضابطہ مقرر نہیں ہے۔اس

بات کا فیصلہ کہ تکرار معیوب ہے یا مستحسن، شاعر کے مذاق صحیح کے سوا اور کسی سے نہیں ہوتا۔‘‘ (۲۷)

اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ تکرار کا تعلق شاعر کی حسِ جمالیات سے ہے۔ تکرارِ الفاظ اگر حسن شعر میں ترقی کا باعث ہو تو یقیناً قابل ستائش ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر شہزاد احمد کا جمالیاتی ذوق بلند سطح کا ہے کیوں کہ اُن کے کلام میں تکرارِ الفاظ کی خوش نما مثالیں ارزاں دستیاب ہیں۔ مثال کے طور پر چند شعر دیکھیے:

تمھارا آنا قرار لایا، بہار لایا ، نکھار لایا
خدا کی قربت میں جانے والے درود تم پر ، سلام تم پر

بلا لو ، بلا لو مجھے بھی مدینے
یہی التجا ہے شہِ انس و جاں سے

نہیں ہے، نہیں ہے فقط میری کاوش ، ہے میرے نبی کی یہ مجھ پر نوازش
کرم ہے بڑا ہی مرے مصطفیٰ کا جو یہ نعت پیہم کہی جا رہی ہے

تضاد

تضاد بھی شاعری کی ایک خوب صورت صنعت ہے۔ مولوی نجم الغنی رام پوری کے مطابق:

’’ایسے الفاظ استعمال میں لانا جن کے معنی آپس میں ایک دوسرے کے فی الجملہ ضد اور مقابل ہوں۔‘‘ (۲۸)

صنعت تضاد کو طباق سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کی مزید دو قسمیں ہیں: ایک طباق ایجابی اور دوسرا طباق سلبی۔

طباق ایجابی میں براہِ راست متضاد الفاظ کام میں لائے جاتے ہیں جب کہ طباق سلبی میں حرف نفی کے ذریعے تضاد قائم کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کے کلام سے طباق ایجابی کی

مثالیں دیکھیے :

اسے کیا ملے گا یہاں سے ، وہاں سے
ہوا دُور جو آپ کے آستاں سے
ہوں دیوانہ میں تو شہِ انبیا کا
مجھے کیا سر و کار سود و زیاں سے

یہاں محفلِ ذکرِ آقا سجی ہے، مری آج بگڑی بنی جا رہی ہے
دیے یادِ سرکارؐ کے جل رہے ہیں، ہوئی روشنی تیرگی جا رہی ہے

تجنیس محرف

صنعت تجنیس میں ہم جنس الفاظ استعمال میں لائے جاتے ہیں۔علم بدیع کی اصطلاح میں دو ایسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو تلفظ میں مشابہ ہوں لیکن ان کے معنی مختلف ہوں۔اگر الفاظ کے حروف کی تعداد یکساں ہو اور اُن میں حرکات وسکنات مختلف ہوں تو یہ تجنیس محرف ہو گی۔ڈاکٹر شہزاد احمد کے کلام سے مثال دیکھیے :

مدینے میں ، مَیں بھی بلایا گیا تھا
انھیں سے ذرا لَو لگا کے تو دیکھو

مذکورہ مثال میں پہلی بار لفظ ''میں'' حرف جار کے طور پر آیا ہے جب کہ دوسری بار ''مَیں''،ضمیر متکلم کے طور پر آیا ہے۔

خطابیہ انداز

نعت میں بیانیہ اور خطابیہ دونوں انداز مستعمل ہیں۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے خطاب میں شعرا کو ایک دلی تسکین کا احساس ہوتا ہے۔اس کے علاوہ استغاثہ کے لیے بھی یہی انداز موزوں ہے۔ڈاکٹر شہزاد احمد نے صیغہ حاضر اور غائب دونوں میں اشعار قلم بند کیے ہیں۔مثالیں دیکھیے :

تمھارے ذکر سے آقا زمانہ فیض پاتا ہے
بہار فیض ساماں ہو ، حبیبی یا رسول اللہ

اب بیانیہ انداز ملاحظہ ہو:

ہر دم ہے ثنا اُن کی دنیا کے دیاروں میں
ہم سر ہی نہیں اُن کا لاکھوں میں ہزاروں میں

ضمیر واحد متکلم کا استعمال

اُردو نعت میں ضمیر واحد متکلم ''تُو''، ''تم'' یا ''تمھارا'' کا استعمال متنازع رہا ہے۔ بعض ناقدین ''آپ'' کی ضمیر استعمال کرنے کے قائل ہیں۔ مولانا کوکب نورانی اور وفاقی سیرت ایوارڈ یافتہ شاعر سید ریاض حسین زیدی کے مابین ''نعت رنگ'' کے خطوط کے حصّے میں بحث موجود ہے۔ زیدی صاحب کا موقف ہے کہ علامہ اقبال نے ''لوح بھی تو ، قلم بھی تُو'' میں اور اعلیٰ حضرت نے ''تیرا'' کی ردیف میں ضمیر واحد متکلم استعمال کی ہے۔ اس لیے رعایت شعری میں یہ جائز ہے جب کہ مولانا کوکب نورانی، منظر عارفی اور پروفیسر شفقت رضوی ''آپ'' کی ضمیر کے حق میں ہیں۔ بہر حال ڈاکٹر شہزاد احمد کے ہاں دونوں طرح کی ضمیریں موجود ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ''تو ،تم یا تیرا'' کی ضمیر کو شاعری میں عار نہیں سمجھتے۔ اُن کے کلام سے مثالیں دیکھیے:

تمھاری باتیں، تمھاری یادیں، تمھارے جلوے، تمھارے چرچے
نوید بخشش سنانے والے ، درود تم پر ، سلام تم پر

صنعت اشتقاق

اشتقاق کے لغوی معنی ''شق کرنا اور نکالنا'' کے ہیں۔ علم بدیع میں ایک ہی مصدر سے اسم اور فعل بنانے کا عمل صنعت اشتقاق کہلاتا ہے:

درد سنتے وہ مرا اور میں سناتا جاتا
زیست میں ایسا کوئی لمحہ خدارا ہوتا

مثالِ مذکورہ میں ''سنتے اور سناتا'' کے الفاظ ''سننا'' مصدر سے مشتق ہیں۔ یہاں شاعر نے اشتقاق کی صنعت کو عمدگی سے نبھایا ہے۔سننا اور سنانا کا باہمی ربط اپنے اندر ایک حسن اور تاثیر رکھتا ہے جو یقیناً قابل داد ہے۔

شبہٗ اشتقاق

کلام میں ایسے الفاظ لانا جن کے بارے میں شبہ ہو کہ ایک ہی مصدر سے ہیں۔بقول پروفیسر نوید عاجز:

''کلام میں دو ایسے الفاظ لانا جن کا مادۂ اشتقاق بظاہر ایک معلوم ہو مگر اصل میں دونوں الگ الگ مصادر سے مشتق ہوں۔''(۲۹)

ڈاکٹر شہزاد احمد کے کلام سے ایک شعر دیکھیے جس میں'' درد'' اور'' دوا'' کے الفاظ میں اشتقاق کا شبہ واقع ہوا ہے:

درد کافور ہوا میرا دوا سے پہلے
جب لیا نامِ نبی میں نے دُعا سے پہلے

ردالعجز علی الصدر

شعر کے آخری الفاظ اگر شعر کے مختلف حصوں میں مکرر لائیں جائیں تو مختلف صنعتیں وجود میں آتی ہیں جو سراسر شعوری کاوش کا ہی نتیجہ قرار دی جا سکتی ہیں۔علم عروض میں شعر کو کئی حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ان حصوں یا ان اجزا کے باہمی تناسب سے مختلف صنائع وجود میں آتے ہیں جن کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مولوی نجم الغنی رام پوری لکھتے ہیں:

''عروضی بیت کے مصرع اول کو 'صدر' اور جزوآخر مصرع اول کو 'عروض' کہتے ہیں اور جزوِ اول مصرعہ ثانی کو 'ابتدا' اور جزوِ آخر مصرع ثانی کو 'ضرب و عجز' بولتے ہیں اور درمیانِ بیت میں جو کچھ رہا وہ 'حشو' ہے۔''(۳۰)

ہوتا مجھ پہ جو کرم میرے نبی کا شہزاد
پھر تو کعبہ ، کبھی طیبہ کا نظارا ہوتا

مذکورہ مثال میں شعر کے عجز میں ''ہوتا'' کا لفظ استعمال ہوا ہے اور یہی لفظ شعر کے ''صدر''

میں بھی برتا گیا ہے۔ الفاظ کے استعمال کا یہ قرینہ ردالعجز علی الصدر کہلائے گا۔ ایک اور شعر دیکھیے :

ہے متن اُن کی ذات سیاق و سباق بھی
عشقِ رسولِ ہاشمی عنوانِ **نعت** ہے

ردالعجز علی الابتدا

علم عروض میں شعر کے عجز میں استعمال ہونے والا لفظ مصرعِ ثانی میں شعر کی ابتدا میں بھی آئے تو اسے صنعت ردالعجز علی الابتدا کہیں گے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کے کلام سے مثال ملاحظہ ہو:

نعتِ شہ انامؐ کی خوشبو ہو چار سُو
ہے دل میں گر کوئی تو وہ ارمانِ **نعت** ہے

ردالعجز علی الحشو

شعر کے عجز میں استعمال ہونے والا لفظ شعر کے حشو میں بھی آئے تو اسے صنعت ردالعجز علی الحشو کہیں گے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کے کلام سے مثال ملاحظہ ہو:

کہیں اُن کا چہرہ، کہیں اُن کی زلفیں، کہیں اُن کے گیسو، کہیں اُن کی قسمیں
یہ قرآن میں جا بہ جا آ گیا ہے، یہ مدح پیمبر ہی کی جا رہی ہے

اس مثال میں ''ہے'' کا لفظ مصرع ثانی کے حشو اور عجز دونوں میں خوبی سے استعمال ہوا ہے۔

ردالعجز علی العروض

علم عروض میں شعر کے عجز میں استعمال ہونے والا لفظ شعر کے عروض میں بھی آئے تو اسے صنعت ردالعجز علی العروض کہیں گے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کے کلام سے مثال ملاحظہ ہو:

نصیبے کو اپنے جگا کے تو دیکھو
شہ دیںؐ کو دل میں بسا کے تو دیکھو

کس سے بیان ہو گی بھلا مرتضیٰؓ کی شان
ارفع ہے ہر خیال سے شیرِ خدا کی شان

القاباتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعرائے نعت نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مختلف القابات سے یاد کیا ہے اور نئی تراکیب بھی وضع کرنے کا عمل جاری ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد کے ہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خوب صورت القابات کا استعمال دیکھنے میں آیا ہے۔ یہ القابات قرآن وحدیث سے ماخوذ ہیں اور بعض جگہ انھوں نے اپنے تخیل کو بروئے کار لاتے ہوئے نئے القابات وتراکیب بھی وضع کی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ہاں چراغِ بزم ایماں، امیر بزم دوراں، جمالِ نورِ یزداں، حبیبِ ذات رحماں، رئیس بزم امکاں، بہار فیض ساماں، قرار نور ساماں، شہ انس وجاں اور شافع دوجہاں'' کے القابات عقیدت ومحبت کا اظہار کرتے نظر آتے ہیں۔ شعری مثال دیکھیے:

بلا لو ، بلا لو مجھے بھی مدینے
یہی التجا ہے شہ انس و جاں سے

تمھیں اللہ نے کس شان سے یہ مرتبہ بخشا
رئیس بزم امکاں ہو ، حبیبی یا رسول اللہ

ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعت سادہ انداز میں جذبوں کا بے ساختہ اظہار ہے۔ انھوں نے مشکل پسندی سے دامن بچاتے ہوئے سیدھے سبھاؤ سادہ، رواں اور سہل انداز میں بارگاہِ رسالت میں گل ہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔ سلاست، ابلاغ، نغمگیت اور شیریں لہجہ اُن کے نعتیہ اسلوب کی دیگر صفات ہیں۔ موضوعات میں فضائل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیرت طیبہ اُن کی اولین ترجیحات میں ہیں نیز عشق رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ صادقہ پورے کلام میں موج زن نظر آتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حوالہ جات وحواشی

۱۔نورالحسن نیرّ ،مولوی:''(نوراللغات،سنگ میل پبلشرز، لاہور)۱۹۸۹ء،ص:۱۵۲۵

۲۔رفیع الدین اشفاق،ڈاکٹر:''اُردو میں نعتیہ شاعری''(اردو اکیڈمی سندھ،کراچی)۱۹۷۶ء،ص:۳۰

۳۔محمود،راجارشید:''نعت کائنات''(جنگ پبلشرز، لاہور)۱۹۹۳ء،ص:۱۳

۴۔شہزاد احمد،ڈاکٹر:(مرتبہ)''انوارِعقیدت''(انٹرنیشنل حمد ونعت فاؤنڈیشن،کراچی)۲۰۰۰ء،ص:۲۲

۵۔سودا،مرزا محمد رفیع:''کلیاتِ سودا،جلد دوم''مرتبہ،ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی(مجلس ترقی ادب،لاہور)۲۰۰۶ء،ص:۳

۶۔قائم چاند پوری:''کلیاتِ قائم،جلد دوم''مرتبہ،اقتدا احسن(مجلس ترقی ادب،لاہور)۱۹۶۵ء،ص:۸۰

۷۔نورالحسن نقوی،ڈاکٹر:(مرتبہ)،کلیاتِ مصحفی،جلد نہم(مجلس ترقی ادب،لاہور)۱۹۹۹ء،ص:۴۱

۸۔مومن خان مومن:''کلیاتِ مومن''مرتبہ،کلب علی خان فائق''مجلس ترقی ادب،لاہور''۲۰۰۸ء،ص:۲۹۸

۹۔شہیدی،کرامت علی:''دیوانِ شہیدی''مرتبہ،سید عامر علی(بیکن بکس،ملتان)۲۰۰۲ء،ص:۳۳

۱۰۔مہراختر وہاب:''اردو میں اسلامی ادب کی تحریک''(پورب اکادمی،اسلام آباد)ص:۱۱۰

۱۱۔حفیظ جالندھری،ابولاثر:''شاہ نامہ اسلام''(مکتبہ تعمیر انسانیت،لاہور)۱۹۸۵ء،ص:۱۱۳

۱۲۔شہزاد احمد،ڈاکٹر:''کراچی میں نعت رسول''مجلّہ''اوج''نعت نمبر ا(گورنمنٹ کالج شاہدرہ،لاہور)۹۳،۱۹۹۲ء،ص:۲۲۶

۱۳۔محمد متین خالد:(مرتبہ)''مرا پیمبر عظیم تر ہے''(علم وعرفان پبلشرز،لاہور)۲۰۰۹ء،ص:۸۱

۱۴۔مظفر وارثی:''نورازل''(ماورا پبلشرز،لاہور)۱۹۸۸ء،ص:۶۷

۱۵۔نوید عاجز،پروفیسر:''سید ریاض حسین زیدی،کی نعتیہ شاعری''(الاشرق پبلی کیشنز،لاہور)ص:۵۸۔۵۷

۱۶۔گوہر ملسیانی:''عصر حاضر کے نعت گو''جلد اول(کتاب سرائے،لاہور)۲۰۱۳ء،ص:۲۰۵

۱۷۔راجارشید محمود:''اقامت نعت''(مدنی گرافکس،لاہور)۲۰۱۲ء،ص:۱۰

۱۸۔انوار ظہوری،سید:''حرف منزہ''(ظہوری اکیڈمی،لاہور)۱۹۹۳ء،ص:۲۵۲

۱۹۔محمد متین خالد:(مرتبہ)''مرا پیمبر عظیم تر ہے''(علم وعرفان پبلشرز،لاہور)۲۰۰۹ء،ص:۶۳

۲۰۔صبیح رحمانی،سید:''کلیاتِ صبیح رحمانی''مرتبہ:ڈاکٹر شہزاد احمد(دارالسلام،لاہور)۲۰۱۹ء،ص:۱۹۷

۲۱۔ڈاکٹر خواجہ یزدانی نقوش رسول نمبر، جلد دہم کے صفحہ ۱۵۵ پر اپنے مضمون ''فارسی نعت ایک سرسری جائزہ'' میں یہ شعر نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اُن کا یہ شعر سینکڑوں شعروں پر بھاری ہے لیکن اس لحاظ سے وہ بدقسمت ہیں کہ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ یہ شعر اُن کا ہے۔ساتھ یہ بھی کہتے ہیں یہ جس کسی نے بھی اس شعر کے آخری ٹکڑے ''مرانمی شاید'' کو'' کمالِ بےادبیست'' میں بدل دیا ہے، اُس نے کمال کر دیا ہے۔

۲۲۔ عاجز، نوید احمد، پروفیسر: ''ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعت'' ماہنامہ ''کاروان نعت'' لاہور، جولائی ۲۰۲۰، شمارہ نمبر ۷ (۱۳۶)، جلد نمبر ۱۲ (۱۵) ص ۲۸ تا ۴۰۔

۲۳۔علم بن حجاج قشیری: ''صحیح مسلم'' (نور محمد اصح المطابع، کراچی) ۱۳۷۵ھ، ص: ۲۶۱

۲۴۔حسرت موہانی: ''نکات سخن'' (الفیصل ناشران کتب، لاہور) ۲۰۱۴ء، ص: ۴۲۷

۲۵۔ عاجز، نوید احمد، پروفیسر: ''ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعت'' ماہنامہ ''کاروان نعت'' لاہور، جولائی ۲۰۲۰، شمارہ نمبر ۷ (۱۳۶)، جلد نمبر ۱۲ (۱۵) ص ۲۸ تا ۴۰۔

۲۶۔حفیظ صدیقی، ابوالاعجاز: ''کشاف تنقیدی اصطلاحات'' (مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد) ۱۹۸۵ء، ص: ۴۷

۲۷۔حسرت موہانی: ''نکات سخن'' (الفیصل ناشران کتب، لاہور) ۲۰۱۴ء، ص: ۱۷۹

۲۸۔نجم الغنی، رام پوری، مولوی: ''بحر الفصاحت'' (جلد: ششم، ہفتم) مرتبہ، سید قدرت نقوی (مجلس ترقی ادب، لاہور) ۲۰۰۷ء، ص: ۱۸۰

۲۹۔نوید عاجز، پروفیسر: ''سید ریاض حسین زیدی کی نعتیہ شاعری'' (الاشراق، لاہور) ۲۰۱۴ء، ص: ۱۷۴

۳۰۔نجم الغنی، رام پوری، مولوی: ''بحر الفصاحت'' (جلد: ششم، ہفتم) مرتبہ، سید قدرت نقوی (مجلس ترقی ادب، لاہور) ۲۰۰۷ء، ص: ۶۷

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعتیہ ادب میں ڈاکٹر شہزاد احمد کا مقام و مرتبہ

نعت ہر دور اور ہر دیار میں لکھی گئی ہے۔ نعت گو شعرا بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اپنے اپنے انداز میں عقیدت و محبت کے پھول پیش کرتے رہے ہیں۔ نعت کا سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔ اُردو زبان نعت کے تخلیقی سرمائے سے مالا مال ہے اور دنیا کی دیگر زبانوں سے نعت کے معاملے میں کسی طرح پیچھے نہیں۔ دکنی دور میں نعت معراج ناموں جنھیں چرخیات سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، کی صورت میں اور سراپائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روپ میں صورت پذیر ہوتی رہی۔ اسی دور میں نعت، قصیدے، مثنوی اور پھر غزل کی ہیئت میں بھی پنپتی رہی۔ عہد موجود میں نعت کے نمونے ہر صنف سخن میں دستیاب ہیں لیکن نعت کو جو مقبولیت غزل کی ہیئت میں ملی وہ کسی دوسری ہیئت کو میسر نہ آسکی۔ گزشتہ صدی میں تخلیق نعت کا سفر ماضی کی نسبت بہت تابناک نظر آتا ہے۔ اس میں نعت نے تخلیق سے تحقیق اور تنقید کے شعبوں میں بھی قابل قدر پیش رفت کی ہے۔ نعت کے الگ رسائل کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا۔ نعتیہ تذکرے لکھے جانے لگے، نعتیہ مقالات کی طرف توجہ مرکوز کی گئی۔ نعتیہ صحافت کا آغاز ہوا اور نعتیہ انتخابات کا اہتمام ہونے لگا۔ نعت کے مختلف شعبوں میں مختلف شخصیات نے خدمات انجام دی ہیں۔ ان شخصیات میں ایک اہم نام ڈاکٹر شہزاد احمد کا ہے۔ انھوں نے شعبۂ نعت کے ہر شعبے میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد نعت کے میدان میں بیک وقت ایک محنتی محقق، خوش ذوق تذکرہ نگار، خوش مذاق مدون، خوش الحان نعت خواں، نکتہ رس نقاد، راست باز صحافی اور منکسر المزاج شاعر کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ حیدر آباد کے اسکول میں انھیں مولانا اختر الحامدی اور بعد ازاں کراچی میں علامہ شمس بریلوی جیسے اساتذہ میسر آئے، جنھوں نے اُن کے دل میں عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شمع روشن کر دی۔ بچپن سے لے کر آج تک ڈاکٹر شہزاد احمد نے نعت کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا ہوا ہے۔ فروغِ نعت کے صفِ اوّل کے خدمت گاروں کی اگر

فہرست مرتب کی جائے تو اُن کا نام ضرور شامل ہوگا۔ان کی شخصیت کے درج ذیل نمایاں پہلو ہیں:

۱۔ محقق	۲۔ مدون
۳۔ تذکرہ نگار	۴۔ مدیر
۵۔ نقاد	۶۔ شاعر

ڈاکٹر شہزاد احمد کا اوّل و آخر عشق نعتیہ ادب کی خدمت ہے۔نعت سے عشق دراصل عشق سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اظہار کا ایک قرینہ کہہ لیجیے ۔ ہر مسلمان کی طرح وہ اپنے نعتیہ سرمائے کی ایک ایک سطر کی قبولیت کے منتظر ہیں۔انھوں نے پاکستانی نعت پر پہلا مقالہ ''اُردو نعت پاکستان میں'' میں لکھ کر ڈاکٹریٹ کا اعزاز حاصل کیا لیکن اس مقالے سے بہت پہلے وہ ہندو پاک کے نعتیہ حلقوں میں اپنی پہچان بنا چکے تھے۔

بہر حال اُن کے تحقیقی کاموں میں مقالہ ہٰذا کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔آٹھ ابواب پر مبنی اس مقالے میں انھوں نے عربی، فارسی اور اُردو نعت کی مختصر روایت کو بیان کرنے کے بعد پاکستانی نعت کے ارتقا کو تفصیلی انداز میں پیش کیا ہے۔انھوں نے پاکستان کے قیام میں نعت گو شعرا کو موضوع بناتے ہوئے اُن کی شاعری میں ملی تشخص کی جڑیں تلاش کرنے کی کامیاب سعی کی ہے۔انھوں نے پاکستانی نعت کی فکری بنیادیں کھوجنے پر توجہ صرف نہیں کی البتہ انفرادی سطح پر شعرا کے فکری نظام کو ضرور اُجاگر کیا ہے۔

ڈاکٹر شہزاد کے طرزِ تحقیق کو تاریخی تحقیق کا نام دیا جا سکتا ہے۔انھوں نے نعتیہ مؤرخ کا فریضہ بطریق احسن انجام دیا ہے۔اُن کے پیشِ نظر شعرا کے مقام و مرتبے سے زیادہ اہم کام پاکستان کے نعتیہ ادب کی تاریخ مرتب کرنا ہے۔اُن کی زیادہ تر توانائی نعت میں اولیت کا قضیہ سلجھانے میں صرف ہوئی ہے۔دنیائے نعت کے پہلے ماہنامے کی بات ہو یا پہلے کتابی سلسلے کی، پہلے نعت نمبر کا ذکر ہو یا پہلے رسول نمبر کا وہ ہر نئی تحقیق سے اپنے مقالے کے نتائج کو باوقار اور مستند بناتے نظر آتے ہیں۔

اُن کی تحقیق سے سامنے آنے والے حقائق اس لیے بھی مستند ہوتے ہیں کہ وہ مختلف

ناقدین کی تحقیق پیش کرنے کے بعد حتمی رائے قائم کرتے ہیں اور پھر نتیجے کا اعلان قطعیت کے ساتھ کرتے ہیں۔ ''نعت نمبر'' کے آغاز وارتقا کے بارے میں انھوں نے پہلے ''ڈاکٹر ریاض مجید، غوث میاں، راجا رشید محمود، ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، پروفیسر محمد اقبال جاوید، محمد اقبال نجمی اور نور احمد میرٹھی'' کی تحقیقی کاوشوں کا ذکر کیا ہے اور پھر ڈاکٹر ریاض مجید کی تحقیق ''سیر وسفر'' ملتان (۱۹۶۳) کو رد کرتے ہوئے ماہنامہ ''نور ظہور'' قصور (۱۹۶۱) کو پاکستان کا پہلا نعت نمبر قرار دیا ہے۔

ڈاکٹر شہزاد احمد کے اس تحقیقی مقالے کو اگر نعتیہ ادب کا انسائیکلو پیڈیا قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ انھوں نے نعتیہ روایت کی اغلاط کو رفع کرنے کے بعد مختلف شعبہ ہائے نعت کی فہرستیں جس انداز میں مرتب کی ہیں وہ اُن سے پہلے سامنے آنے والے نعت کے مقالوں میں نظر نہیں آتیں۔ مثال کے طور پر انھوں نے ۶۳ نعت نمبروں کی زمانی اعتبار سے ایک جامع فہرست فراہم کی ہے جو شعبۂ نعت کے محققین اور قارئین کے لیے یقیناً دل چسپی سے خالی نہیں ہے۔ اسی طرح کی ایک فہرست نعتیہ ادب کے تذکروں پر مشتمل ہے جس میں ۷۰ نعتیہ تذکروں کو سالِ اشاعت اور اشاعتی اداروں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ پاکستان سے شایع ہونے والی نعتیہ کتب کی یہ ضخیم فہرست ۳۲ صفحات پر محیط ہے۔

نعت گوئی اپنے آغاز سے ہی ناقدین کی توجہ کا مرکز رہی ہے اور شعرائے کرام اپنے فن کی داد سمیٹتے رہے ہیں لیکن نعت خواں طبقہ نظر انداز ہوتا رہا ہے۔ ڈاکٹر شہزاد احمد نے کسی حد تک اس محرومی کا ازالہ کرنے کی ایک ابتدائی مگر اوّلین کوشش کی ہے۔ انھوں نے پاکستان کے معروف مرد اور خواتین نعت خوانوں کا تذکرہ یوں کیا ہے کہ اُن کے نام کے ساتھ شہر کا نام اور رابطہ نمبر بھی دے دیا ہے۔ دراصل وہ خود نعت خواں ہیں۔ اُن کی ساری زندگی نعت خوانی میں گزری ہے، اس لیے انھوں نے نعت خوانوں کا تذکرہ کر کے اس موضوع کی اہمیت کو نمایاں کیا ہے۔

نعتیہ صحافت کا جائزہ ڈاکٹر شہزاد احمد کی تحقیق کا ایک منفرد اور نہایت اہم موضوع ہے۔ انھوں نے نعتیہ صحافت کے آغاز وارتقا پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس کے علاوہ عہد موجود کی نعت پر ٹیکنالوجی کے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے انھوں نے انٹرنیٹ پر نعت کی ترویج کی اشد

ضرورت پر زور دیا ہے۔

انھوں نے ادیب رائے پوری کے ماہنامہ ''نوائے نعت''، کراچی کو دنیائے نعت کا سب سے پہلا نعتیہ ماہنامہ قرار دیا ہے۔ کتابی سلسلے میں حفیظ تائب کے ''گل چیدہ نمبرا''، اپریل ۱۹۹۳ء کی اولیت تسلیم ضرور کی ہے لیکن اس کی اشاعت میں تسلسل نہ ہونے کی وجہ سے ''ایوانِ نعت'' لاہور کو پہلا باقاعدہ نعتیہ کتابی سلسلہ قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے نعتیہ کتابی سلسلوں اور نعتیہ مجلوں کے نام اور کام گنوائے ہیں نیز اُن اخبارات کا ذکر کیا ہے جنھوں نے باقاعدگی سے نعت کے لیے گوشے مختص کیے۔ دنیائے نعت کا تیسرا نعتیہ ماہنامہ ڈاکٹر شہزاد احمد نے جاری کیا۔ اس کا نام ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی ہے اور اب تک اس کے بارہ شمارے منظر عام پر آ چکے ہیں چوں کہ وہ خود نعتیہ صحافت سے وابستہ ہیں، اس لیے اس ضمن میں اُنھوں نے وقیع اور جامع کام کیا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ انھوں نے نعتیہ صحافت کی روایت ترتیب دیتے ہوئے کسی دوسرے رسالے یا مجلّے سے کوئی فہرست نہیں اُٹھائی اور نہ وہ ایسا کر سکتے تھے کیوں کہ ایسا منظّم کام پہلے کسی نے کیا ہی نہیں تھا۔ اُن کے مآخذات بنیادی نوعیت کے ہیں اور زیادہ تر وہ پاکستانی نعت کے چشم دید گواہ ہیں۔ ''زمزمۂ نعت'' ۱۹۸۱ء سے عہد موجود تک ۳۹ سال سے وہ وادی نعت کے سائر چلے آ رہے ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد کو تذکرہ نگاری سے خاص لگاؤ ہے بل کہ اگر یوں کہا جائے کہ وہ بنے ہی تذکرے کے لیے ہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ اُن کے کام کا ایک ضخیم حصہ نعتیہ تذکرہ نگاری پر محیط ہے۔ انھوں نے شعرا کے تذکرے لکھے جو بہت معروف ہوئے۔ اُن کے اولین تذکروں میں ''حیدر آباد کے نعت گو'' اور ''کراچی میں نعت رسولؐ'' اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ دونوں تذکرے ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی نے مجلّہ ''اوج'' نعت نمبر، لاہور ۹۳-۱۹۹۲ء میں شایع کیے ہیں۔ ان میں جو حوالہ جات حذف ہیں بعد میں مجلّہ ''لیلۃ النعت''، کراچی میں اپنے مکمل مآخذات کی تفصیل کے ساتھ چھپے۔ ان میں ۱۹۹۲ تک حیدر آباد (سندھ) اور کراچی کے سبھی معروف نام شامل ہیں۔ ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتح پوری نے یہ دونوں تذکرے اپنی تازہ کتاب

’’ہندو پاک کی اُردو نعتیہ شاعری: تقسیم سے اب تک‘‘ ۲۰۱۹ء میں اپنے نام سے چھاپ لیے ہیں۔ آزاد صاحب نے دیباچے میں یا فہرست میں تذکرہ نگار کا نام ظاہر نہیں کیا۔ اسی طرح انھوں نے ’’اوج‘‘ سے کئی اور مضامین بھی مختلف احباب کے سرقہ کیے ہیں جو نعتیہ ادب میں صریحاً گمراہی کے سوا کچھ نہیں۔ بہر حال ڈاکٹر شہزاد احمد نے ’’ایک سو ایک پاکستانی نعت گو شعرا‘‘ کے نام سے ۲۰۱۷ء میں مرتب کیا ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں ۵۵ مرحوم شعرا کا تذکرہ و کلام ہے، اس کے بعد حیات شعرا شامل کیے گئے ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد جب کسی شاعر کا ذکر کرتے ہیں تو اُس کا جز و کل احوال بیان کر دیتے ہیں۔ شاعر کی اہمیت، اس کی پیدائش، وفات، تدفین، تعلیم، ادبی سرگرمیاں اور تخلیقات کا بھرپور تعارف اُن کے تذکروں میں آسانی سے دستیاب ہو جاتا ہے۔ اُن کے پیش کردہ تعارفی خاکے شخصی مقالے معلوم ہوتے ہیں۔ انھیں پڑھنے کے بعد مزید تشنگی نہیں رہتی۔ وہ جزئیات پیش کرنے کے رسیا ہیں۔ وہ کبھی کبھی شاعر کے مسلک و مشرب، تعلق داری اور میل جول کے بارے میں ایسی باریک معلومات سے بھی آگاہ کرتے ہیں کہ اُن پر خاکہ نگار کا گمان ہونے لگتا ہے۔ پھر اُن کے تذکروں کی زبان سادہ، شستہ اور رواں ہے جس میں بلاوجہ علمیت بگھارنے کا شائبہ تک نہیں ملتا۔

اُنھوں نے خالص تذکرہ نگاری کے اوصاف کو ملحوظ رکھا ہے۔ وہ اس میں تنقیدی روش کو ناپسند کرتے ہیں۔ انھوں نے شعرا کے کلام پر تبصرے کی طرف زیادہ دھیان نہیں دیا۔ بعض مقامات پر شاعر کی سادہ زبان اور مقبولیت کے بارے میں ایک آدھ جملہ بے ساختہ قلم پر آ گیا تو پھر انھوں نے اسے روکا نہیں ہے۔ دانستہ انھوں نے اپنے تذکروں کو تنقید سے پاک ہی رکھا ہے۔

تذکرہ نگاری کے باب میں ڈاکٹر صاحب صرف شعرا تک ہی محدود نہیں رہے بل کہ انھوں نے ’’نعتیہ انتخاب‘‘ اور ’’نعتیہ کلیات‘‘ کی روایت پر بھی تذکرے لکھ کر تذکرہ نگاری میں ایک نیا دریچہ وا کیا ہے۔ آئندہ اِس جہت میں بھی اِن شاءاللہ محققین نئی روایات مرتب کریں گے۔ کتابی سلسلہ ’’نعت رنگ‘‘ شمارہ نمبر ۲۵ مطبوعہ ۲۰۱۵ء میں اُن کا تذکرہ ’’نعتیہ کلیات کی

روایت: ایک مطالعاتی جائزہ'' جو ۳۱ کلیات کے تعارف پر مبنی ہے، اُسے اس باب میں نقطۂ آغاز کی حیثیت حاصل ہے۔ اُن کا خیال ہے کہ ''نعتیہ کلیات'' اور ''نعتیہ دواوین'' پر مستقبل میں تحقیق سے وابستہ احباب کو کام کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ اچھے محقق کے اوصاف میں سے ہے کہ وہ جب کسی جہت پر کام کرتا ہے تو تشنہ تحقیق جہتوں کی راہنمائی بھی کرتا جاتا ہے۔ موصوف کے ہاں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود ہے۔

اسی طرح ''نعت رنگ'' شمارہ نمبر ۲۲ میں ڈاکٹر صاحب کا ایک اور تذکرہ ''اُردو کے چند اہم پاکستانی انتخاب نعت'' کے نام سے شایع ہوا ہے۔ اس میں پاکستان سے شایع ہونے والے ۴۴ سے زائد نعتیہ انتخابات کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ اُن میں ''شفیق بریلوی کا ارمغان نعت، ڈاکٹر ابوالخیر کشفی کا سفینہ نعت، حفیظ تائب کا بہارِ نعت، راجا رشید محمود کا نعت کائنات، صبیح رحمانی کا ایوانِ نعت، عبدالغفور قمر کا انتخاب نعت، (۱۳ ضخیم جلدیں)، حمایت علی شاعر کا عقیدت کا سفر، محمد صدیق اسماعیل کا رنگ رضا، ڈاکٹر شہزاد احمد کا انوار عقیدت اور غوث میاں کا'' خواتین کی نعتیہ شاعری'' نمایاں ہیں۔ اُن کے تعارف میں ڈاکٹر صاحب نے تمام بنیادی معلومات فراہم کی ہیں کہ انتخاب کتنے صفحات کا ہے، کب اور کہاں سے شایع ہوا اور یہ کہ اس انتخاب کی خصوصیت کیا ہے؟ اور اسے کیوں شامل انتخاب کیا گیا ہے؟۔ اس کے علاوہ انتخاب میں شامل شعرا کی ترتیب کے بارے میں بھی قاری کو آگاہ کرتے نظر آتے ہیں۔

فروغ نعت کے حوالے سے تذکرہ نگاری کے علاوہ ڈاکٹر شہزاد احمد کی شخصیت کا ایک نمایاں اور سرکردہ پہلو شعرا کے کلام کی تدوین کی ہے۔ یہ ایک ایک کام فروغ نعت میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ کلیات ریاض سہروردی، کلیات شاہ انصار الٰہ آبادی، کلیات عزیز الدین خاکی اور کلیات صبیح رحمانی اُن کے یادگار کاموں میں سے ہیں جب کہ کلیات قمر انجم پریس میں گیا ہوا ہے اور اشاعت کے لیے تیار ہے۔ ابھی تدوین کا یہ سلسلہ تھما نہیں ہے ''کلیات ضیاء القادری بدایونی اور کلیات بہزاد لکھنوی'' پر کام جاری ہے۔

اس کے علاوہ انھوں نے ساقی کوثر از خان اختر ندیم، جشن آمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

از عابد بریلوی، نزول از شفیق الدین شارق، قصیدہ رسولِ تہامی از حافظ الغفار حافظ، حرف حرف خوشبو از وقار صدیقی اجمیری، ارمغانِ ریاض سہروردی'' کو مدون کر کے فروغ نعت میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے زیادہ تر مرتب کردہ کلیات میں کتابوں کو زمانی ترتیب دی ہے۔ اُن کا نظریہ ہے کہ اس طرح شاعر کے فکری ارتقا سے آگہی حاصل ہوتی ہے۔ کلیات صبیح رحمانی میں بھی کتابوں کی زمانی ترتیب کو روا رکھا گیا ہے۔

ڈاکٹر شہزاد احمد کے ہاں فروغ نعت کے حوالے سے نعتیہ انتخابات کی ایک کثیر تعداد ملتی ہے جو اُن کے مرتب کردہ ہیں۔ انھوں نے پہلا نعتیہ انتخاب ''زمزمۂ نعت'' ۱۹۸۱ء میں ترتیب دیا جب اُن کی عمر صرف اکیس برس تھی۔ اُن کا ایک اور نعتیہ انتخاب ''نوائے رضا'' ۱۹۸۲ء میں شایع ہوا۔ یہ بعد میں ہندوستان سے بھی اشاعت سے ہم کنار ہوا۔ اُن کے نعتیہ انتخابات کی تعداد ۴۹ سے زائد ہے جنھیں مختلف انداز کی درجہ بندی میں ڈھالا جا سکتا ہے۔

اوّل: ایسے انتخاب ہیں جو کسی نعت خواں کی پڑھی ہوئی نعتوں پر مبنی ہیں جیسے ''زمزمۂ نعت'' میں انھوں نے نصر اللہ نوری (نعت خواں) کی پڑھی ہوئی نعتوں کو جمع کیا ہے۔ یہ انتخاب انھوں نے اکیس سال کی عمر میں کیا تھا۔ انھوں نے پہلی بار مختلف نعت خوانوں کی پڑھی ہوئی نعتوں کا انتخاب کر کے نئی طرح ڈالی۔

دوم: ایسے انتخاب نعت ہیں جن میں کسی ایک شاعر کے کلام سے منتخب نعتیں شامل کی گئی ہیں ان میں ''ارمغانِ خاکی'' اور ''ارمغان ادیب'' قابل ذکر ہیں۔ یہ دونوں انتخاب بالترتیب عزیز الدین خاکی اور ادیب رائے پوری کے منتخب نعتیہ کلام پر مبنی ہیں۔ ''منتخب نعتیں'' ستار وارثی کا منتخب کلام ہے۔

سوم: تاریخ نعت کا احاطہ کرنے والے نعتیہ انتخاب جیسے ''انوار عقیدت'' جو ۲۹۶ شعرا کے کلام پر مبنی ہے اور اس میں عربی، فارسی اور اُردو زبانوں کا حامل کلام شامل ہے۔

چہارم: صنف سخن کے لحاظ سے کیے جانے والے انتخاب جیسے ''لاکھوں سلام''۔ اس میں سلام رضا پر لکھی گئی نعتیہ تضامین جمع کی گئی ہیں۔ یہ اپنی نوعیت کا واحد اور منفرد انتخاب ہے۔

ایک انتخاب سلاموں پر مبنی ہے، اُس کا نام ''سلامِ رضا'' (۱۹۸۳ء) ہے۔

پنجم: خواتین نعت گو شعرا کے معروف کلام پر مبنی انتخاب ہے جس کی مثال ''خواتین کی مشہور نعتیں'' سے دی جاسکتی ہے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے نعتیہ انتخابات ڈاکٹر صاحب نے مرتب کیے ہیں۔ ان انتخابات میں چند تو خالص نعتیہ ادب کی روایت کو اُجاگر کرنے کے لیے ترتیب دیے گئے ہیں جب کہ ان میں سے اکثر نعتیہ انتخابات کا مقصد نعت خوانوں کو معروف کلام سے متعارف کروانا اور درست متن تک نعت خوانوں کی رسائی کو ممکن بنانا تھا جوں ہی ڈاکٹر صاحب کسی شاعر سے یا کسی محفل سے نیا نعتیہ کلام سنتے وہ اسے بیاض میں محفوظ کر لیتے۔ یوں وقت کے ساتھ ساتھ بہت سے نعتیہ انتخابات سامنے آ گئے۔ نعتیہ ادب کے فروغ میں اُن کی یہ کاوشیں اُن کے جذبۂ تحرک کی غماز ہیں اور بلاشبہ انھیں یہ تحریک عشق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملی ہے۔

ڈاکٹر شہزاد احمد نے نعتیہ صحافت کے باب میں دنیائے نعت کا تیسرا ماہنامہ ''حمد ونعت'' جاری کیا جس کا پہلا شمارہ ۱۹۹۰ء میں اشاعت سے ہم کنار ہوا۔ یہ شمارہ تسلسل کے ساتھ شایع نہ ہوسکا۔ اس کا بارہواں شمارہ فروری ۲۰۱۷ء میں سامنے آیا۔ اس شمارے میں ڈاکٹر شہزاد احمد نے ''غیر محتاط نعت گو'' کے نام سے ایک سلسلہ شروع کر رکھا تھا جس میں مختلف اہلِ فن نعت گو شعرا کی لغزشوں پر گرفت کرتے تھے۔ گویا نعتیہ تنقید کے اوّلین معماروں میں موصوف کا نام بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔

انھوں نے خود بھی تنقیدی مضامین لکھے ہیں لیکن اُن کا زیادہ تر تنقیدی سرمایہ سامنے نہیں آ سکا۔ اُن کی تنقید کے نمونے اُن کے تذکروں ہی میں شامل ہیں۔ ''لاکھوں سلام'' اُن کے اولین دور کے تذکروں میں سے ہے۔ اس میں ہر شاعر کی تضمین سے پہلے ایک آدھ صفحے پر اُنھوں نے اپنی تنقیدی آرا، شاعر کے بارے میں بیان کردی ہیں۔ اکثر اُن کے تذکروں کے حواشی میں جو اصلاحیں انھوں نے کی ہیں یا جو تصریحات پیش کی ہیں۔ وہی ان کی تنقیدی بصیرت کی عکاس ہیں۔ انھوں نے باقاعدہ طور پر عملی تنقید کی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ ''حمد

ونعت‘‘ فروری ۲۰۱۷ء کے شمارے میں انھوں نے سید محمد قاسم کے نعتیہ تذکرے ’’پاکستان کے نعت گو شعرا‘‘ کا جائزہ پیش کیا اور قاسم صاحب کی اغلاط پر نہ صرف کڑی گرفت کی ہے بل کہ سند کے ساتھ اصلاح بھی کر دی ہے۔ نعتیہ ادب کی تاریخ پر ڈاکٹر صاحب کی گہری نظر ہے، اس لیے وہ اصلاح کی پوری پوری صلاحیت رکھتے ہیں لیکن یہاں اُن کے تبصروں کی زبان جذباتیت کی لپیٹ میں آ گئی ہے اور وہ شدت جذبات سے دامن نہیں بچا سکے۔ اس سب کے باوجود انھوں نے قاسم صاحب کی تحقیق پر جو سوالات اُٹھائے ہیں، وہ درست ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ قاسم صاحب نے تحقیق کے لوازمات پورے نہیں کیے۔

شعبۂ نعت میں ڈاکٹر شہزاد احمد کی شناخت کا ایک حوالہ نعت گوئی بھی ہے جس کی طرف انھوں نے کبھی خاص توجہ نہیں کی۔ اُن کا سارا نعتیہ کلام مختلف تنظیموں کے زیر اہتمام دیے گئے مصرع ہائے طرح پر لکھا گیا ہے۔ اُن کی نعت کا انفرادی پہلو نکالا جائے تو سادگی اور روانی کے الفاظ سامنے آتے ہیں۔ انھوں نے اپنے نعتیہ کلام میں سیدھے سبھاؤ اپنے جذبۂ عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ اُن کی تمنا ہے کہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مدح نگاروں کی صف میں اُن کا نام شامل ہو جائے۔ اُن کے نعتیہ مضامین میں ’’قرآن میں نعت، آمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اثرات، تعلیمات نبوی، ختم نبوت، افضلیت، محبوبیت، امام الانبیا، قاسم نعمت، نسبت کا اعزاز، یادِ نبی، جذبۂ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، نورانیت، آداب نعت، رحمت للعالمینی، باعث تخلیق کائنات، عالم گیر شریعت، اسم نبی کی تاثیر اور فیضان نعت‘‘ نمایاں ہیں۔ اس کے علاوہ مدینے میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حاضری کی تمنا کا پُرسوز بیان بھی انھیں مرغوب ہے۔ اُن کے ہاں سیرت طیبہ کے مضامین زیادہ ہیں جب کہ کہیں کہیں سراپا مبارک کے بیان میں بھی اشعار مل جاتے ہیں۔

وہ قرآن مجید فرقانِ حمید کو نعت کا بنیادی اور مستند ماخذ تسلیم کرتے ہیں۔ اپنے اشعار میں انھوں نے قرآن پاک کو کتابِ نعت سے اور اللہ تعالیٰ کو پہلے وصافِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعبیر کیا ہے۔ اُن کے خیال میں اعجازِ قرآن کے سامنے انسان کی گویائی گنگ ہے۔ اسی

لیے اُن کے ہاں عاجزی کا نمایاں احساس دیکھنے کو ملتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

کیا اُن کی ثنا ہو گی عاجز ہیں بشر سارے
اوصاف نبی دیکھو قرآن کے پاروں میں

ڈاکٹر شہزاد احمد کی نعت میں عصری شعور کی جھلک بھی پوری شدت کے ساتھ دکھائی دیتی ہے۔ وہ اُمت مسلمہ کی زبوں حالی کو نہ صرف محسوس کرتے ہیں بل کہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم میں استغاثہ واستمداد پیش کر کے اپنی تشویش کا اظہار بھی کرتے نظر آتے ہیں۔ امت مسلمہ کا درد انھیں اپنی ذات کا درد محسوس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اُن کی نعت کی ایک خصوصیت حفظ مراتب کی پاسداری بھی ہے۔ وہ عبد اور معبود کے فرق کو ملحوظ رکھنے کے قائل ہیں۔ وہ ایک عرصے سے شعبۂ نعت سے منسلک ہیں اور نعت کے تقاضوں کو بخوبی سمجھتے ہیں۔ اس لیے اُن کے ہاں آدابِ نعت کا بھرپور اہتمام دیکھنے کو ملتا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ ڈاکٹر شہزاد صاحب حمد و نعت کے وہ خدمت گار ہیں جن کی تحقیقی کاوشوں کو تادیر یاد رکھا جائے گا۔ خاص طور پر پاکستانی نعت پر اُن کا تحقیقی مقالہ ایک انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی مستند معلومات نعتیہ ادب کی تاریخ کے سلجھاؤ میں یقیناً مددگار ہیں۔ اُن کی تدوینی خدمات فروغ نعت کے باب میں اس لیے ناقابلِ فراموش ہیں کہ انھوں نے چند اہم نعت گو شعرا کے کلیات مرتب کیے ہیں۔ وہ اپنی ذات میں فروغ نعت کی ایک تحریک ہیں۔ اللہ رب العزت اُن کی کاوشوں کو قبول فرمائے، آمین!

☆☆☆☆☆☆☆

منظوم تبصرہ

از حافظ عبدالغفار حافظؔ

ہیں جو اُردو شاعری سے بہرہ ور شفقت فرید
آ گئے ہیں سامنے با کرّ و فر شفقت فرید

میرے مشفق ڈاکٹر شہزاد کی خدمات پر
لکھ کے لائے ہیں مقالہ خوب تر شفقت فرید

ایم فِل کا یہ مقالہ قابلِ تعریف ہے
پا گئے ہیں منزلِ فتح و ظفر شفقت فرید

کیا ہی کہنا ڈاکٹر شہزاد کی خدمات کا
جائزہ لیتے نہ کیوں دل کھول کر شفقت فرید

زندہ و جاوید جیسے ڈاکٹر شہزاد ہیں
کیوں نہ ہو جاتے اُسی صورت امر شفقت فرید

جامعہ نے کر لیا منظور تھیسز آپ کا
ہو گئے اس طرح ڈگری ہولڈر شفقت فرید

دو مبارک باد بڑھ کر حافظِؔ شیریں نوا
کیوں کہ اس کے مستحق ہیں سر بہ سر شفقت فرید

قطعہ تاریخ طباعت

فکرِ تاریخِ طباعت جب ہوئی حافظ مجھے
یہ کہا ہاتف نے بحر نام ور شفقت فرید
لکھ دعا کا سر ملا کر محسنِ شیریں سخن

۴ ۱۴۳۸

۱۴۴۲ھ
تا کہ خوش ہو جائیں اُس کو دیکھ کر شفقت فرید

خراجِ محبت وعقیدت

عاشقِ نعت نبیؐ شہزاد ہیں
اک سفیر آگہی شہزاد ہیں
جو مٹائے نفرتوں کی تیرگی
ہاں وہی تو روشنی شہزاد ہیں
یہ فروغِ نعت میں سر گرم ہیں
اہلِ دل کی زندگی شہزاد ہیں
لمحہ لمحہ ذکر سرورؐ لب پہ ہے
طالبِ شہرِ نبیؐ شہزاد ہیں
جانتے ہیں اہلِ دل ، اہل نظر
چاہتوں کی چاندنی شہزاد ہیں
جن کا شیدائی ہے یہ احمد خیال
وہ بہارِ زندگی شہزاد ہیں

از احمد خیال

ارمغانِ محبت
(در صنعتِ توشیح)

شہزاد

ش　شاہِ طیبہ کی محبت کا سدا نغمہ گزار
ہ　ہر عمل اُس کا جمالِ مصطفیؐ کا عکس بار
ز　زادِ رہ اس کا فقط وصفِ حبیب کردگار
ا　ایک شاعر ، اک محقق ، اک ادیبِ زر نگار
د　دستِ فن سے نعت گوئی کا سلیقہ آشکار

احمد

ا　اس کا ہر اک نقشِ خدمت ، آب دار و تاب دار
ح　حمدِ باری ، مدحِ احمد، اُس کا عجز و افتخار
م　مدحتِ خیرالبشرؐ کے گل ستاں کا نوبہار
د　دانش و حکمت میں یکتا ، بزمِ فن کا شہریار!

از جمشید کمبوہ

منظوم خراجِ تحسین

ڈاکٹر شہزاد احمد ہیں فدائے مصطفیٰ
از ازل تا بہ ابد ہیں یہ گدائے مصطفیٰ

نعت کے شعبے میں ان کی اس قدر خدمات ہیں
عاشق سرکار ہیں! گویا نوائے نعت ہیں

ایک دن ہم نے سنی ان سے یہ پیاری سی نوید
ان سے وابستہ ہوئے ہیں حضرت شفقت فرید

دھیمی دھیمی سی مسلسل ان کی جو پرواز ہے
ان کے کاموں پر بھی اب کچھ کام کا آغاز ہے

''ایم فل'' ان پر ہوا ہے منفرداور کامیاب
کام یہ شفقت میاں نے کر دیا ہے لاجواب

ڈاکٹر شہزاد احمد کو مبارک ہو یہ کام
حضرت شفقت کو ہو اس کام پر میرا سلام

اوج پائے یہ مقالہ آپ کا شفقت فرید
ہے لب خاکی پہ اتنی سی دعا شفقت فرید

عزیزالدین خاکی

ناشرِ شانِ نبیؐ

جو ہمارے دل کو خوب اچھی طرح سے یاد ہیں ، ڈاکٹر شہزاد ہیں
جن کو حاصل نعت شہ میں قیمتی اسناد ہیں ، ڈاکٹر شہزاد ہیں

کام ان کا رات دن ترویجِ فکر نعت ہے ، خوب ان کی بات ہے
ناشرِ شانِ نبیؐ جو ماحیٔ الحاد ہیں ، ڈاکٹر شہزاد ہیں

قدر کرتا ہے زمانہ مانتے ہیں سب انھیں، سب کو ہی اچھے لگیں
فضل حق سے جو یکے از صاحبانِ داد ہیں ، ڈاکٹر شہزاد ہیں

جی نہیں لگتا فضائے غیر میں ان کا کہیں، جس قدر ہو دل نشیں
نعت کی دنیا میں جو ہر آن خوش ہیں ، ڈاکٹر شہزاد ہیں

حمد و نعت و منقبت پر ان کی ہے گہری نظر ، ہر حوالہ معتبر
اک مفید انسان ہیں جو بہتریں اُستاد ہیں ، ڈاکٹر شہزاد ہیں

زینت علم و ادب ہیں حسنِ بزم از کیا، باوفا و بے ریا
حب آقاؐ میں جو فکر دہر سے آزاد ہیں ، ڈاکٹر شہزاد ہیں

معترف عارفؔ ہے ان کی ذات با کردار کا ، ہستی شہ کار کا
ہیں کراچی میں مگر طیبہ میں جو آباد ہیں ، ڈاکٹر شہزاد ہیں

محمد عارف قادری۔واہ کینٹ

محققِ نعت: ڈاکٹر شہزاد احمد

بہت خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے شب و روز سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف وتوصیف کے بیان میں گزرتے ہیں۔ ایسے ہی خوش نصیب افراد میں ایک نام ڈاکٹر شہزاد احمد خان کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی نعت سے وابستگی نصف صدی پر محیط ہے۔ جس پر بجا طور پر انھیں فخر بھی ہے۔

شہزادؔ! میں بھی عاشقِ خیرالانام ہوں
ہاتھوں میں میرے دیکھیے دامانِ نعت ہے

فروغِ نعت کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب کی خدمات کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں۔ آپ ۱۹۷۲ء سے ثنا خوانی کررہے ہیں۔ مولانا اختر الحامدیؒ، علامہ سید محمد ہاشم فاضل شمسیؒ، مولانا عبدالقدوس قادریؒ، علامہ شمس بریلویؒ اور بابا سید رفیق عزیزی یوسفی تاجیؒ جیسے بزرگوں کے آپ صحبت یافتہ ہیں۔ ایک اچھے نعت خواں اور نعت گو ہونے کے ساتھ ساتھ نعتیہ کتابوں کے مصنف و مرتب، تذکرہ نگار، نعتیہ رسائل کے مدیر، نعتیہ ادب کے محقق، فروغِ نعت کے لیے قائم متعدد تنظیموں کے بانی اور نعتیہ کانفرنسوں اور جلسوں کے منتظم بھی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کا ایک بڑا کام ''اردو نعت پاکستان میں'' (نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ پاکستان کے خصوصی حوالے سے) کے عنوان سے وہ تحقیقی مقالہ ہے جس پر جامعہ کراچی نے انھیں پی ایچ۔ڈی۔ کی سند عطا کی ہے۔ اس سے نعتیہ ادب کے فروغ میں آپ کی محنت، تحقیق جستجو اور لگن کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

عصرِ حاضر میں نہ صرف حمدیہ و نعتیہ موضوعات پر ملکی و غیر ملکی جامعات میں ایم۔فل۔ اور پی ایچ۔ڈی کی سطح پر تحقیقی مقالات لکھے جارہے ہیں بلکہ حمد و نعت سے وابستہ شخصیات بھی تحقیقی مقالات کا موضوع بن رہی ہیں۔ فروغِ نعت کے حوالے سے ڈاکٹر شہزاد صاحب کی خدمات یقیناً اس لائق ہیں کہ انھیں تحقیقی مقالے کا موضوع بنایا جاتا۔ یہ سعادت

رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی (فیصل آباد کیمپس) کے طالب علم شفقت فرید کو حاصل ہوئی اور انھوں نے ''ڈاکٹر شہزاد احمد کی ادبی خدمات'' کے عنوان سے ایک تحقیقی مقالہ قلم بند کیا جس پر انھیں ایم۔فل۔کی سند عطا کی گئی۔اس مقالے میں فاضل مقالہ نگار نے ڈاکٹر شہزاد احمد کے احوال و آثار کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر شہزاد احمد کی مختلف جہات (بطور محقق و نقاد، بطور مدون و مدیر، بطور تذکرہ نگار اور بطور شاعر) کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا ہے اور ڈاکٹر شہزاد احمد کی ادبی خدمات کا احاطہ کرنے کی حتی المقدور سعی کی ہے۔

یہ امر خوش آئند ہے کہ اب یہ تحقیقی مقالہ زیورِ طباعت سے آراستہ ہونے جا رہا ہے۔ جس پر میں بہ صمیمِ قلب ڈاکٹر شہزاد احمد خان، فاضل مقالہ نگار شفقت فرید اور ان کے نگرانِ تحقیق محمد فاروق بیگ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ڈاکٹر محمد سہیل شفیق
صدر نشیں، شعبہ اسلامی تاریخ،
جامعہ کراچی۔کراچی

خادمِ نعت

سید صبیح رحمانی

(مدیر: نعت رنگ، کراچی)

ڈاکٹرشہزاداحمد کا نام نعتیہ ادب کے خدمت گزاروں میں کسی تعارف کامحتاج نہیں۔انڈیا ہو یا پاکستان اہلِ نعت اُن کے نام اور کام سے خوب واقف ہیں۔انھوں نے اوائل عمری ہی سے صنفِ نعت کے فروغ و ارتقا کے لیے بہت محنت کی ہے۔ابتدا میں اُن کی چھوٹی چھوٹی تالیفات سامنے آتی رہیں جو اپنے عہد میں نعتیہ شاعری کی جمع آوری اور نعت کے اشاعتی منظرنامے کو وسعت دینے کا سبب بنتی رہیں۔اُن کی ادارت میں ماہ نامہ ''حمد و نعت'' کراچی کا اجرا ہوا جس نے تفہیم نعت میں اپنا حصہ ڈالا۔ بے شمار نعت کاروں ،نعت شناسوں اور نعت خوانوں پر لکھے گئے ان کے تعارفی مضامین ایک تسلسل سے سامنے آتے رہے جو آج محققینِ نعت کی تحقیقی ضرورتوں کو پورا کرنے میں آسانیوں کا سبب بن رہے ہیں۔کراچی وحیدرآباد کے نعت گوشعرا پر مضامین کی صورت میں اُن کے تفصیلی تذکرے اپنی اولیت اورافادیت کے پہلو سے اہمیت کے حامل ہونے کی وجہ سے یادگار قرار پائے۔اُن کا کاروانِ ذوق وشوق آگے بڑھتا رہااورانھوں نے مزید کئی منزلیں کامیابی سے طے کیں۔اُن کا تحقیقی مقالہ''اردو نعت پاکستان میں'' سامنے آیا جسے اب اپنے موضوع پر کتابِ حوالہ کی حیثیت حاصل ہے اور پھر'' ایک سوایک پاکستانی نعت گوشعرا، اساسِ نعت گوئی، انوارِعقیدت اوراُردو میں نعتیہ صحافت'' جیسی اہم کتابوں کی اشاعت کے ساتھ اُردو کے کئی نامور شعرا کے کلیات نعت کی ترتیب و تدوین نے انھیں نعت شناسی کے معاصر منظرنامے میں ایک الگ تشخص عطا کیا ہے۔میں سمجھتا ہوں یہ سب اُن کے اخلاص اور مسلسل محنت کا پھل ہے۔یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ اب پاکستان میں فروغِ نعت کا کوئی جائزہ ڈاکٹرشہزاداحمد کے ذکر کے بغیر مکمل نہ ہو سکے گا۔

نعت شناسی کے باب میں ڈاکٹر شہزاد احمد کی مجموعی ادبی خدمات بجا طور پر اس اعزاز کی مستحق تھیں کہ اُن پر کوئی تحقیقی مقالہ لکھا جائے اور انھیں بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا جائے۔

مجھے شفقت فرید کے مقالے کو دیکھ کر دلی خوشی ہوئی ہے کہ اُنھوں نے اس اہم کام کو سلیقے سے سرانجام دیتے ہوئے ڈاکٹر شہزاد احمد کی تخلیقی، تحقیقی اور تدوینی کارکردگی پر اس مقالے میں ہر زاویے سے نظر ڈالی ہے اور بہت خوب ڈالی ہے۔ میں اس مقالے کی تکمیل واشاعت پر ڈاکٹر شہزاد احمد، مقالہ نگار شفقت فرید اور ان کے نگران فاروق بیگ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور برادرم نوید عاجز کا شکر گزار ہوں کہ جن کی مہربانی سے یہ مقالہ نعت ریسرچ سنٹر کی لائبریری میں شامل ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر شہزاد احمد کی ادبی خدمات کا اجمالی جائزہ

شاعؔر علی شاعؔر

حمد و نعت خوانی کا ذکر ہو یا حمد و نعت نگاری کی بات، یا پھر نعتیہ ادب کی تنقید و تحقیق، تدوین و ترتیب کا تذکرہ، بات ڈاکٹر شہزاد احمد تک پہنچتی ہے۔ اُنھوں نے حمد و نعت جیسی متبرک اصنافِ سخن سے خود کو نصف صدی سے وابستہ کیا ہوا ہے۔ یہی اُن کا اوڑھنا بچھونا ہے اور اُنھوں نے اپنی زندگی کے تمام ماہ و سال اِنھی متبرک اصنافِ سخن کو دیے ہوئے ہیں اور خود کو حمد و نعت کی تخلیق، تنقید، تحقیق، ترویج، فروغ اور اشاعت کے لیے وقف کیا ہوا ہے۔ یہی اُن کا تخصص ہے اور یہی اُن کی انفرادیت، کیوں کہ ہزارہا افراد جو حمد و نعت سے اگر وابستہ ہیں تو جز وقتی، ایک طرف وہ کوئی نہ کوئی دیگر مصروفیات رکھتے ہیں اور دوسری طرف حمد و نعت کا کام کرتے ہیں، مگر ڈاکٹر شہزاد احمد کو میں نے ہمیشہ ایک ہی کام کی طرف مائل دیکھا ہے وہ ہے حمد و نعت کا فروغ۔ وہ ذکر بھی کرتے ہیں تو حمد و نعت نگاری کا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ اُن کو محافلِ نعت میں بہ حیثیت نعت خواں، نعتیہ مشاعروں میں بہ حیثیت نعت گو شاعر اور نعتیہ ادب کے پروگراموں میں بہ حیثیت نظامت کار دیکھا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ جس قلم کار کے ہاتھ میں اللہ رب العزت نے قلم تھما دیا ہو وہ سبھی کچھ لکھ سکتا ہے اور لکھتا ہے۔ سیکڑوں افراد نے قلمی نگارشات کو اپنا ذریعۂ معاش بنایا ہوا ہے، مگر میں نے ڈاکٹر شہزاد احمد کو حمد و نعت کے علاوہ نہ تو کبھی غزل پر لکھتے پایا اور نہ کبھی کسی غزلیہ مجموعے پر مقدمہ تحریر کرتے دیکھا۔ وہ خفیہ ہو یا اعلانیہ، ہمیشہ حمد و نعت کے حوالے سے کام کرتے رہے ہیں جب کہ اُن کے ہم منصب نام تو حمد و نعت کا لیتے ہیں، واسطہ تو اللہ و رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم) کا دیتے ہیں، صدقہ تو اُن کا کھاتے ہیں، مگر در پردہ حمد و نعت کے پلیٹ فارم سے غزل، ناول اور نا قابلِ اشاعت افسانے تک بھی چھاپ دیتے ہیں۔ الامان والحفیظ......

ڈاکٹر شہزاد احمد کے دو رُخ نہیں ہیں۔ نہ وہ دو غلے پن سے کام لیتے ہیں۔ اُنھوں نے حمد و نعت ہی کو اپنا وتیرہ، زندگی کا سرمایہ، صبح و مسا کا وظیفہ اور زندگی بسر کرنے کا سلیقہ بنایا ہوا ہے۔ وہ رات دن اِسی سفینے میں سوار ہو کر زندگی بسر کرتے ہیں اور خود کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسولِ اکرم نورِ مجسم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی نعت و مدحت میں مستغرق رکھتے ہیں اور اُنھی کے خواب و خیال اور تصوّر میں کھوئے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد کا جو کارِ ادب بہ حیثیت محقق، نقاد، مدون، مرتب، مؤلف، مدیر، شاعر اور تذکرہ نگار سامنے آیا ہے اُس سے نہ صرف اُردو ادب کا دامن مالا مال ہوا ہے بلکہ وہ تاریخِ اُردو ادب کا حصہ بھی بنا ہے۔ اُن کا وقیع سرمایۂ ادب سے ایک زمانہ واقف ہے۔ قارئینِ شعر و سخن، ناقدینِ فنِ شاعری اور مشاہیرِ اُردو ادب اُن کے اِس سرمائے کا تذکرہ کرتے ہیں اور نو آموز، تازہ کار اور نئی نسل کے طالبانِ علم و ادب کو اِس سرمائے سے استفادہ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج اُن کا کام پاکستان کے گوشے گوشے میں پھیل چکا ہے اور ہندوستان کے ترجمانِ حمد و نعت رسائل میں تواتر سے شائع ہو رہا ہے بلکہ اُردو کی نئی بستیوں کے مکین اُن کی قلمی نگارشات کی تعریف کرتے ملے ہیں۔

سن ۲۰۲۰ء میں ''ڈاکٹر شہزاد احمد کی ادبی خدمات'' کے عنوان سے محقق شفقت فرید نے اپنا تحقیقی مقالہ پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ایم فل اُردو کی ڈگری حاصل کی۔ یہ مقالہ شعبۂ اُردو فیکلٹی آف سوشل سائنسز اینڈ ہومینٹیز، رفاہ انٹرنیشنل یونی ورسٹی فیصل آباد کیمپس، فیصل آباد سے زیرِ نگرانی محمد فاروق بیگ مکمل کیا گیا۔ یہ تحقیقی مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ڈاکٹر شہزاد احمد......احوال و آثار
۲۔ ڈاکٹر شہزاد احمد بہ طور محقق و نقاد
۳۔ ڈاکٹر شہزاد احمد بہ طور مدون و مدیر
۴۔ ڈاکٹر شہزاد احمد بہ طور تذکرہ نگار
۵۔ ڈاکٹر شہزاد احمد بہ طور شاعر

یہ تحقیقی مقالہ ایم فل اُردو کی ڈگری کے تقاضوں کی جزوی تکمیل کے لیے لکھا گیا تھا، مگر اِس سے جہاں ڈاکٹر شہزاد احمد کے سوانحی حالات صفحۂ قرطاس پر منتقل ہو گئے ہیں وہاں اُن کی شخصیت بھی زیرِ مطالعہ آئی ہے اور سب سے بڑھ کر اُن کی تخلیق، تحقیق، تنقید، ترتیب اور تدوین کے تمام کام بھی زیرِ بحث آئے ہیں۔ اہلِ قلم کی تعریف اُن کے کام سے ہو تو اصلیت ہے اور ہم اِسی کو اعزاز اور تعریف تصوّر کرتے ہیں۔ آیے اُن کے کارِ ادب کا جائزہ لیتے ہیں:

مقالہ برائے پی ایچ ڈی

''اُردو نعت پاکستان میں'' اُن کا پی ایچ ڈی اسلامیات کا اس موضوع پر پہلا مقالہ ہے جس میں پاکستانی نعت کی مختلف جہات عمدگی سے بیان ہوئی ہیں۔ اِس مقالے کی تکمیل پر اُنھیں ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض ہوئی۔

تحقیق

۱۔ اساسِ نعت گوئی

۲۔ اُردو میں نعتیہ صحافت

۳۔ نعت رنگ کے پچیس شمارے

۴۔ شاعر علی شاعر کی نعتیہ و ادبی خدمات مع مختصر تعارف

تذکرہ نگاری

۱۔ ''لاکھوں سلام'' سلامِ رضا کے تضمین نگار شعرأ

۲۔ کراچی میں نعت (تذکرہ)

۳۔ حیدر آباد (سندھ) کے نعت گو (تذکرہ)

۴۔ بارگاہِ رسالت کے نعت گو

۵۔ حسنِ انتخاب (خانوادۂ ریاض سہروردی کے چھے شعرأ)

۶۔ ایک سو ایک پاکستان کی نعت گو شعرأ

غیر مطبوعہ تذکرے

۱۔ شاعرات کی نعت گوئی (صاحبِ کتاب شاعرات)
۲۔ بارگاہِ رب العزت کے حمد گو شعرا

انتخابِ نعت

۱۔ زمزمۂ نعت
۲۔ نوائے رضا
۳۔ سلامِ رضا
۴۔ نوائے نعت
۵۔ لاکھوں سلام
۶۔ انوارِ عقیدت
۷۔ وہی خدا ہے
۸۔ ہمارا نبی
۹۔ اُن کا چرچا رہے گا
۱۰۔ مدینے کی تمنّا
۱۱۔ شاہِ زمنی مکی مدنی
۱۲۔ مدینے کی گلیاں
۱۳۔ آقا مدینے والے
۱۴۔ پھر مدینے چلا
۱۵۔ محمد شمعِ محفل
۱۶۔ خلق کے سرور شافعِ محشر
۱۷۔ نعمتیں بانٹتا جس سمت
۱۸۔ صرف اُن کی رسائی ہے
۱۹۔ آئی نسیم کوئے محمد
۲۰۔ آئی اجل کو ٹالنے والے
۲۱۔ میری جان مدینے والے
۲۲۔ رسولِ مجتبیٰ کہیے
۲۳۔ رحمت کا در کُھلا
۲۴۔ خوشبو ہے دو عالم میں
۲۵۔ تیرے قدموں میں آنا
۲۶۔ یا محمد محمد میں کہتا رہا
۲۷۔ یا رب ترے محبوب کا
۲۸۔ گنبدِ خضرا نظر آئے
۲۹۔ طیبہ کی زیارت
۳۰۔ درود لب پر سجا سجا کر
۳۱۔ جشنِ آمدِ رسول اللہ ہی اللہ
۳۲۔ کملی میں چھپا لو
۳۳۔ مرا دل تڑپ رہا ہے
۳۴۔ روضۂ انور دِکھایے
۳۵۔ خواتین کی مشہور نعتیں

نعتیہ کلیات

۱۔ کلیاتِ ریاض سہروردی ۲۔ کلیاتِ شاہ انصار الہ آبادی
۳۔ کلیات عزیز الدین خاکی ۴۔ کلیاتِ صبیح رحمانی

انتخاب کلام اور نعتیہ مجموعہ ہائے کلام

۱۔ قصیدہ رسولِ تہامی — حافظ عبد الغفار حافظ
۲۔ منتخب نعتیں — ستار وارثی بریلوی
۳۔ حرف حرف خوشبو — وقار صدیقی اجمیری
۴۔ مقصودِ کائنات — ادیب رائے پوری
۵۔ نزول — شفیق الدین شارق
۶۔ مشکوٰۃ النعت — ادیب رائے پوری
۷۔ ستونِ نعت — قمر انجم
۸۔ رہبرِ نعت — صوفی مسعود احمد رہبر چشتی
۹۔ جشنِ آمدِ رسول — عابد بریلوی
۱۰۔ ارمغانِ ادیب — ادیب رائے پوری
۱۱۔ ارمغانِ خاکی — عزیز الدین خاکی
۱۲۔ ارمغانِ ریاض سہروردی — مولانا ریاض الدین سہروردی

غیر مطبوعہ کلیات

۱۔ کلیاتِ ضیا القادری ۲۔ کلیاتِ عزیز الاولیا
۳۔ کلیاتِ بہزاد لکھنوی ۴۔ کلیاتِ اختر الحامدی
۵۔ کلیاتِ ادیب رائے پوری ۶۔ کلیاتِ قمر انجم
۷۔ کلیاتِ احمد خیال

نعتیہ انجمنوں سے وابستگی

۱۔ بزمِ محبانِ رسول (حیدر آباد)

۲۔ بزمِ غلامانِ رسول (حیدر آباد)
۳۔ انجمن یا رسول اللہ (کراچی)
۴۔ پاکستان بزمِ نعت (کراچی)
۵۔ بزمِ حیات النبی (کراچی)
۶۔ انجمن ترقیِ نعت [ٹرسٹ] (کراچی)

اشاعتی ادارہ

ڈاکٹر شہزاد احمد نے ۱۹۸۹ء میں نعتیہ کتب کی اشاعت کی غرض سے اُردو بازار، کراچی میں العائشہ کمپوزنگ سینٹر اور ایچ بی آرٹ پرنٹرز قائم کیا۔

ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی

العائشہ کمپوزنگ سینٹر اور ایچ بی آرٹ پرنٹرز سے جون ۱۹۸۹ء میں دنیائے نعت کے تیسرے ماہ نامے ''حمد ونعت'' کراچی کا اجرا کیا۔

حمد ونعت ریسرچ فاؤنڈیشن

حمد ونعت کے شعبے میں نئے محققین کی راہ نمائی کرنے کے لیے ڈاکٹر شہزاد احمد نے ۲۰۰۱ء میں ادارہِ حمد ونعت ریسرچ فاؤنڈیشن کراچی قائم کیا۔ اب تک سیکڑوں ایم فل اور پی ایچ ڈی اسکالرز اِس ریسرچ فاؤنڈیشن کی لائبریری سے استفادہ کر چکے ہیں۔ اِس میں ہزاروں نعتیہ کتب اور رسائل و جرائد موجود ہیں۔ یہ فاؤنڈیشن انجمن ترقیِ نعت [ٹرسٹ] کے زیرِ اہتمام قائم ہے۔

تنقیدی مضامین

ڈاکٹر شہزاد احمد نے اَن گنت تنقیدی مضامین تحریر کیے ہیں جو نعت رنگ، جہانِ حمد اور رنگِ ادب، کراچی اور پاکستان کے دیگر معروف رسائل میں شایع ہوتے رہے ہیں۔

ڈاکٹر شہزاد احمد جہاں حمد ونعت خواں ہیں وہیں حمد ونعت گو شاعر بھی ہیں۔ گو اُنھوں نے بہت کم حمد ونعت کہیں ہیں، مگر جو ہیں وہ والہانہ پن میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ چند شعر ملاحظہ فرمائیں:

حمد:

تُو ربِ دو عالم ہے معبود ہمارا ہے
تُو واحد و یکتا ہے مسجود ہمارا ہے

نعت:

آئے ہیں نبی کتنے تم سا تو نہیں آیا
تم ختم رُسل ٹھہرے اُن سارے کے ساروں میں

سلام:

خدا کی باتیں بتانے والے، درود تم پر سلام تم پر
خدا سے رشتہ ملانے والے درود تم پر سلام تم پر

منقبت:

پیمبر کے دلبر ہیں صدیق اکبر
صداقت کے پیکر ہیں صدیق اکبر

☆

یہ بابِ علم اور فضیلت مآب ہیں
شہزاؔد کیا بیاں کروں شیرِ خدا کی شان

المختصر

ڈاکٹر شہزاد احمد ایک وسیع المطالعہ فرد ہیں۔ اُردو نعتیہ ادب میں شعرائے قدیم سے لے کر تا حال حمد و نعت گو شعراؑ کا نام اور کام اُن کی نظر میں ہے۔ اُنھوں نے متقدمین، متوسطین اور متاخرین شعراؑ کا کلام پڑھا بھی ہے اور حمد و نعت کے حوالے سے لکھے جانے والی تنقید و تحقیق کو پڑھا بھی ہے۔ میں اِس تناظر میں، یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ سخن کی کلاسیک روح سے واقف ہیں کیوں کہ اُردو ادبِ عالیہ اُن کے مزاج میں رچ بس گیا ہے۔ وہ زبان کی نازکیوں

سے بھی واقف ہیں اور بیان کی باریکیوں سے بھی۔ وہ اُن حمد و نعت گو شعرا کو بھی نظر میں رکھتے ہیں جو نعت خوانی یا نعت نگاری صرف مالی منفعت کے لیے کر رہے ہیں اور اپنے اُن ہم منصب افراد سے بھی آشنا ہیں جو حمد و نعت کا کام اور اللہ و رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم) کے نام پر جائز یا ناجائز خوب کما رہے ہیں۔ مجھے یاد ہے ڈاکٹر شہزاد احمد نے مجھے پاسبانِ حمد و نعت کا ادارہ قائم کرنے سے پہلے نصیحت کی تھی کہ جو شخص حمد و نعت کے کام سے جو توقع رکھتا ہے وہ پوری ہوتی ہے۔ اب انسان کی نیت ہے کہ وہ اِس سے دولت کمائے یا شہرت، عزت کمائے یا مال بنائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم) کے نام پر سب کچھ نواز دیتا ہے، لیکن انسان کی عقل ناقص ہے جو دنیا طلب کرتی ہے اور پختہ ہے تو آخرت......

میں اُنھیں فی الحال ایم فل اُردو کے تحقیقی مقالے بہ عنوان ''ڈاکٹر شہزاد کی ادبی خدمات'' کی تکمیل اور اِس کے کتابی صورت میں شایع ہونے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، مگر اُمید کرتا ہوں کہ اُن پر پی ایچ ڈی جیسے اعلیٰ سطح پر بھی تحقیقی کام ہوں اور اُن کو اُن کی نیک نیتی کا صلہ دنیا میں بھی ملے اور آخرت میں بھی۔ آمین

•••

مصادر و مراجع

بنیادی مآخذ

۱۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: (مرتبہ) ''انوارِ عقیدت'' (انٹر نیشنل حمد و نعت فاؤنڈیشن، کراچی) ۲۰۰۰ء

۲۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''آئینہ ریاض سہروردی'' (مرکزی انجمن عندلیبانِ ریاضِ رسول، کراچی) ۲۰۱۳ء

۳۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''ایک سو ایک پاکستانی نعت گو شعرا'' (رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی) ۲۰۱۷ء

۴۔شہزاد احمد، ڈاکٹر/ ''اردو نعت پاکستان میں'' (حمد و نعت ریسرچ فاؤنڈیشن، کراچی) ۲۰۱۴ء

۵۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''اساسِ نعت گوئی'' (رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی) ۲۰۱۶ء

۶۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''اُردو میں نعتیہ صحافت'' (رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی) ۲۰۱۶ء

۷۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''عزیز الدین خاکی کی تصنیفی اور تالیفی خدمات کا اجمالی جائزہ'' (انجمن ترقی نعت، کراچی) ۲۰۰۲ء

۸۔شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''لاکھوں سلام'' (انجمن ترقی نعت، کراچی) ۱۹۸۶ء

ثانوی مآخذ

۹۔اصغر علی، سید/ شہزاد احمد، ڈاکٹر: ''خوشبوئے ادیب'' (مرتبہ) (مدحت پبلشرز، کراچی) ۲۰۱۷ء

۱۰۔انوار ظہوری، سید: ''حرف منزہ'' (ظہوری اکیڈمی، لاہور) ۱۹۹۳ء

۱۱۔آزاد، محمد حسین: ''آب حیات'' (نول کشور پرنٹنگ پریس، لاہور) ۱۹۰۷ء

۱۲۔آزاد، محمد اسماعیل، فتح پوری،: ''ہندو پاک کی اُردو نعتیہ شاعری'' (براؤن پبلی کیشنز، نئی دہلی) ۲۰۱۹ء

۱۳۔حسرت موہانی: ''نکات سخن'' (الفیصل ناشران کتب) لاہور، ۲۰۱۴ء

۱۴۔حفیظ جالندھری ابو الاثر: ''شاہ نامہ اسلام'' (مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور) ۱۹۸۵ء

۱۵۔حفیظ صدیقی، ابو الاعجاز: ''کشاف تنقیدی اصطلاحات'' (مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد) ۱۹۸۵ء

۱۶۔راجا رشید محمود: ''اقامت نعت'' (مدنی گرافکس، لاہور) ۲۰۱۲ء

۱۷۔رفیع الدین اشفاق، ڈاکٹر: ''اردو میں نعتیہ شاعری'' (اردو اکیڈمی سندھ، کراچی) ۱۹۷۶ء

۱۸۔ ریاض سہروردی: ''ارمغان ریاض سہروردی'' مرتبہ: ڈاکٹر شہزاد احمد، ۲۰۱۴

۱۹۔ ریاض سہروردی: ''کلیات ریاض سہروردی'' مرتبہ، ڈاکٹر شہزاد احمد، دسمبر ۲۰۱۳

۲۰۔ سودا، مرزا محمد رفیع: ''کلیاتِ سودا، جلد دوم'' مرتبہ، ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی (مجلس ترقی ادب، لاہور) ۲۰۰۶ء

۲۱۔ شہیدی، کرامت علی: ''دیوانِ شہیدی'' مرتبہ، سید عامر علی (بیکن بکس، ملتان) ۲۰۰۲ء

۲۲۔ صبیح رحمانی، سید: ''کلیات صبیح رحمانی'' مرتبہ، ڈاکٹر شہزاد احمد (دارالسلام، لاہور) ۲۰۱۹ء

۲۳۔ طیب ابدالی، ڈاکٹر: ''انتخاب کلام آسی غازی پوری'' (اُتر پردیش اُردو اکادمی لکھنو) ۱۹۸۳ء

۲۴۔ علم بن حجاج قشیری: ''صحیح مسلم'' (نور محمد اصح المطابع، کراچی) ۱۳۷۵ھ

۲۵۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر: ''اُردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری'' (مجلس ترقی ادب، لاہور) ۱۹۸۳ء

۲۶۔ قائم چاند پوری: ''کلیاتِ قائم، جلد دوم'' مرتبہ، اقتدا حسن (مجلس ترقی ادب، لاہور) ۱۹۶۵ء

۲۷۔ گوہر ملسیانی: ''عصر حاضر کے نعت گو'' جلد اول (کتاب سرائے، لاہور) ۲۰۱۳ء

۲۸۔ محمد متین خالد: (مرتبہ) ''مرا پیمبر عظیم تر ہے'' (علم و عرفان پبلی شرز، لاہور) ۲۰۰۹ء

۲۹۔ محمود، راجا رشید: ''نعت کائنات'' (جنگ پبلشرز، لاہور) ۱۹۹۳ء

۳۰۔ مصحفی: ''کلیاتِ مصحفی'' جلد نہم، نورالحسن نقوی، ڈاکٹر: (مرتبہ) (مجلس ترقی ادب، لاہور) ۱۹۹۹ء

۳۱۔ مظفر وارثی: ''نور ازل'' (ماورا پبلشرز، لاہور) ۱۹۸۸ء

۳۲۔ منظر عارفی: ''کراچی کے اہل قلم'' (جلد اوّل) (رنگ ادب پبلی کیشنز، کراچی) ۲۰۱۹ء،

مومن خان مومن: ''کلیاتِ مومن، مرتبہ، کلب علی خان فائق'' (مجلس ترقی ادب، لاہور) ۲۰۰۸ء

مہر اختر وہاب: ''اردو میں اسلامی ادب کی تحریک'' (پورب اکادمی، اسلام آباد) ۲۰۱۰ء

نجم الغنی، رام پوری، مولوی: ''بحرالفصاحت'' (جلد: ششم، ہفتم) مرتبہ، سید قدرت نقوی (مجلس ترقی ادب، لاہور) ۲۰۰۷ء

نوید عاجز: ''سید ریاض حسین زیدی کی نعتیہ شاعری'' (الاشرق پبلی کیشنز، لاہور) ۲۰۱۴ء

رسائل، جرائد، کتابی سلسلے، ادبی مجلّے

اوج (نعت نمبر ا)، لاہور، مجلّہ، مدیر، ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، ۹۲۔۱۹۹۳ء

جہانِ حمد و نعت، کشمیر، کتابی سلسلہ، مدیر، ڈاکٹر جوہر قدوسی، شمارہ نمبر ا، مئی، جون، ۲۰۱۹ء

حمد و نعت، کراچی، ماہنامہ، مدیر، ڈاکٹر شہزاد احمد، شمارہ نمبر ا تا ۱۲

نعت رنگ، کراچی، کتابی سلسلہ، مدیر، صبیح رحمانی، شمارہ نمبر ۲۱، ۲۲، ۲۵

انٹرویوز

ٹیلی فونک انٹرویو: ڈاکٹر شہزاد احمد، کراچی، ۷ مارچ، ۲۰۲۰ء

انٹرویو: نوید عاجز، پاک پتن، ۲ فروری ۲۰۲۰ء

ٹیلی فونک انٹرویو: غوث میاں، کراچی، ۵، مئی ۲۰۲۰ء

انٹرویو: شریف ساجد، پاک پتن، ۲ فروری ۲۰۲۰ء

لغات

وارث سرہندی: ''علمی اُردو لغت'' (علمی بک ڈپو، لاہور) ۲۰۱۲ء

سید احمد دہلوی: ''فرہنگ آصفیہ'' (اُردو سائنس بورڈ، لاہور) ۲۰۱۰ء

نور الحسن نیر، مولوی: ''نور اللغات'' (سنگ میل پبلشرز، لاہور) ۱۹۸۹ء

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆